U1380 P - 22-12 09

Title - USOOL-E-ILM INTIZAM MADAN

reator - Vimiland ; Mutarjum Pandit Dharam Narain.

Publisher - Urdu Akhbar Press (Delhi).

Date - 1846.

Pages - 202,2.

Subjects - Muaashiyaat.

Govt. School Liby.
F. J. Stoles
2 Dec 1846.
۳۰۱

The Elements of Political Economy

by

Francis Wayland D.D.

Translated into Urdoo

by

Pundit Dhurum narain

Senior Scholar

Dehlie College.

1846.

Price 3 R.

اصول

علم انتظام مدن تصنیف کی ہوئی فرانسس ویلنڈ صاحب کے

جس کو پنڈت دھرم نراین طالب علم اعلیٰ مدرسہ دہلی نے ترجمہ کیا

قیمت ۳ روپیہ

دہلی اردو اخبار پریس مکان متعلقہ امام باڑہ موقوفہ مولوی محمد باقر صاحب واقع کوچہ اعتقاد خاں

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر کے چھاپا گیا

سنہ ۱۸۴۶ع

M.A [illegible]

AZAD LIBRARY A.M.U
M.A.LIBRARY, A.M.U.
U1380

فرہنگ

		صفحہ
ابتدال	Exchange	۳
اجرت	Wages	
احتیاج	Demand	
آرکرایٹ	Arkwright	۱۵
اصل	Capital	۴
اصل منقولہ	Circulating Capital	۹
اصل غیر منقولہ	Fixed Capital	۹
افریقہ نام کسی براعظم	Africa	۱۱۳
الکٹری سٹی یعنی بجلی	~~Electricity~~	
امریکا	America	۳۱
انتظام مدن	Political Economy	۱
انجینیر یعنی کارگیران	Engineer	۶۳
انگلینڈ یعنی انگلستان ولایت انگریزاں	England	۱۰

۱۸۰	Indian rubber	انڈین ربر دوده شئی چسبنی تقشر برمه کی قلم کی شاخی است
×	Fluctuation	اوتار چڑهاو
۱۴۹	Ireland	آیرلینڈ ملکی واقع غرب انگلستان ومحکوم ملک مذکور
۲۱۶۰۰	Athens	ایتهنز نام شهری از شهرهای قدیم یونان
۳۸	Atlantic	ایٹلینٹک نام یکی از بحر اعظم واقع غرب فرنگستان
۱۵	Sir Isaac Newton	آئزک نیوٹن نام حکیمی مشهور
×	Market	بازار
۱۶۵	Premium, above par	باڑها
۱۶۵	Discount, below par	بٹا
×	Circulation	پیچ
×	Rate	بهاو
۱۱۶	Bank Note	بینک نوٹ
۴..	Production	پیدایش
۶	Product	پیداواری
×	Productive	پیداواریا پیداکرنیوالا
۷	Distribution	تقسیم

۲۷	Division of labour	تقسیم محنت
x	Paper currency	چلن کاغذ یا ہنڈونکا
x	Share	حصہ
۵	Consumption	خرچ
x	Consumption Partial	خرچ جزی
x	Do Total	خرچ کلی
۸۰	Retailer	خوردہ فروش
۱۱۹	Stock	راس المال
x۷	Supply	رسد
۱۳۸	Rent	رینٹ
۱۰۲	Sparta	سپارٹا ایک شہر یونان کا
۱۵	Sir Humphry Davy	سر ہمفری دیوی نام ایک حکیم کا
x	Capital	سرمایہ
۹	Coin, Money	سکہ
۱۳۱	Scotland	سکوٹ لینڈ ملک جانب شمال انگلستان کے واقع ہے
۱۵۳	Interest	سود

٢٩	Merchant	سوداگر
٨٠	Whole sale Merchant	سوداگر تھوک والا
٤٥	Switzerland	سوٹ زرلینڈ نام ایک ملک کا ملکوں فرنگستان میں
٣١	Sheffield	شیفیلڈ
*	Demand	طلب
٥٤	France	فرانس
*	Market	فروخت گاہ
١٥	Franklin	فرینکلن نام ایک حکیم کا
١٥	Fulton	فلٹن نام ایک شخص کا
٣٩	Feudal system	فیوڈل سسٹم
*	Productiveness	قابلیت قدر دینے کے
١	Value	قدر
٢	Intrinsic Value	قدر ذاتی
٢	Exchangeable Value	قدر استبدالی
*	Loan	قرض
	Bank	کوٹھی صرافہ

۱۱۶	Bank of deposit	کوٹھی مال امانت
۱۴۶	Canada	کنیڈا
۳۷	Gypsum	گیسم نام ایک قسم کی مٹی کا
۴۹	Government	گورنمنٹ یعنی سرکار
×	Cost	لاگت
۱۰۳	Lycurgus	لائی کرگس واضع قانون سپارٹا
×	Wealth	مال
۱۲	Labour	محنت
۱۴۳	Educated labour	محنت مع تربیت
۱۴۳	Simple labour	محنت سادی
×	Wages ✓	محنتانہ
۱۹۷	Tax	محصول
۱۹۷	Direct Tax	محصول صریح
۱۹۸	Indirect Tax	محصول غیر صریح
×	Customs	محصول چونگی
۱۳۸	Wages	مزدوری

مسیسپی نام ایک امریکا کی دریا کا	Mississippi	۱۴۳
مصالح	Materials	x
معادن طبیعی	Natural agent	۳۰
منافع	Profit	x
منڈی	Market	x
مین چسٹر نام ایک انگلستان کی شہر کا	Manchester	۵۸
نیو یورک	New York	۵۴
واٹ نام ایک شخص کا	Watt	۱۵
وٹنی	Whitney	۱۸
وساطت تبادل	Medium of Exchange	۹۴
ویسٹ انڈیز نام ایک ملک کا جو امریکا میں ہے	West Indies	۳۸
ہنڈوی یا ہنڈی	Bill	x
ہوٹن ٹوٹ نام قوم	Hottentots	۸۳
ہولنڈ نام ملک	Holland	۴۵
ہیڈلی نام شخص موجد آلہ پیمایش ارتفاع آفتاب وغیرہ	Hadley	۱۸
ہیئت عنصری	Elementary form	۱۲
ہیئت مجموعی	Aggregate form	۱۲

فہرست مطالب

A.M.U.

دیباچہ

مقدمہ

تعریفات اور تقسیم مطالب کے بیان مین

صفحہ

حصہ اول

درباب پیدائش کے

باب اول درباب اصل کے

باب دوم درباب محنت کے

حصہ دوم
درباب انتقال کے

حصہ سوم

تقسیم کے بیان میں

باب اول در باب مزدوری یا محنت کے

باب دوم بیچ بیان سود کے

حصہ چہارم

در باب خرچ کے

ھو

دیباچہ

علم انتظام مدنی اُن قوانین کا نام ہی جنکی رُو سے پیدائش اور تقسیم اور صرف مال کا انتظام کیا جاتا ہی — تحصیل اس علم کی قریب ہر فرد انسان کی اس جہت سے لازم ہی کہ اُسکے ذریعہ سے ترکیبیں حاصل کرنی اکثر عمدہ اور مفید اشیا کی بہت ہی کم مقدار مشقت سے دریافت ہوتی ہیں — ایسے حال میں غرض ہر فرد کی افراد انسانی میں سے خاص اپنے اپنے منفعت کے لئے اس علم شریف کے تحصیل میں متعلق ہی — لیکن چونکہ اس علم سے وہ اسباب جو سبب ترقی اور زوال دولت ملکوں کے ہوتے ہیں اظہر من الشمس ہو جاتے ہیں تو عیاں ہی کہ تحصیل اُسکی حاکمان وقت کے واسطے بدرجہ کمال مفید اور ضروری ہی — اس مقام سے وہ علاقہ جو درمیان تدابیر ملک داری اور علم انتظام مدنی کی ہی صاف واضح ہوتا ہی — بعض کا طریقہ یہ تھا کہ وہ اس علم شریف کے تحصیل کو نافع آتی ہی — اونکی رائے اسکی باب میں یہہ تھی بلکہ بعضوں کی اب بھی ہی کہ اوسکی تحصیل سے اصلا کچھ فائدہ نہیں نکلتا اسواسطے کہ جس شخص میں عقل اور تدبیر ہوگا وہ خود انتظام اپنے کام کا ایسے طور پر کریگا جس سے فائدہ عظیم ظہور میں آوے لیکن یہہ دلیل نافع تحصیل اس علم کا

حاصل ہو سکتی اور خصوصیات تحصیل اسی علم کی نہیں ہی بلکہ اور علوم کے
باب میں بھی یہی محنت پیش لائی جا سکتی ہی — ہونا ایک شخص کا اسقدر صاحب
قریحت اور ذہنی استعداد البتہ ممکن ہی کہ وہ اپنی محنت و مشقت سے
بہ حاصل کرے لیکن تحصیل اس علم کی اسکی قوت عقلی اور فہم اور ہوشمندی کو زیادہ
کرے گی — علم تجارت میں کیا شئی ہی وہ مجموعہ اُن اصول عامہ کا ہی جو
اور تجربات عرصہ دراز کے تحقیق ہوکر مقرر کی گئی ہیں اور جنہوں نے کہ
اُمور واقعی سے استخراج پایا ہی — مسائل مندرجہ علم انتظام مدن کے مبہم
اُمور خیالی اور ظنی نہیں ہیں بلکہ امور واقعی جو تواریخ سے حاصل ہوتی ہیں اور
تجربہ اور استقرا کی رو سے پایہ ثبوت کو پہنچے ہیں — پس حاصل کرنا اس
علم کا اسیقدر ضروری اور مفید ہی جسقدر کہ تحصیل اُمور علوم کی — اگر
تحصیل اسکی کیا جاوے تو بہت اصول مفیدہ دریافت ہو جاتی ہیں —
بیچ ہر ایک جزو اپنی کاروبار کے ہم کو نظر اوپر جزورسی کی ہوتی ہی اور وہ
فوائد معلوم ہونے لگتے ہیں جن پر بہبود اور رفاہ ملک کی منحصر ہوتی ہیں —
واقفیت اس علم سے واضعین قانون کو بہت ہی درکار ہی اسواسطیکہ
بسبب نہ معلوم ہونے مسائل ایسے علم شریف کے ممکن ہی کہ وہ ایسے قوانین
بناوے اور محصول کے محصولات مقرر کرے کہ واسطے ترویج تجارت اُنکی
ملک کی دربارہ نہایت مضر ہوں — جس شخص نے تحصیل مسائل ملک داری کی
کی ہوگی وہ خوب جانتا ہی کہ کام مقرر کرنے محصولات کا کیسا نازک اور دشوار
ہی — بعض اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ محصول ایک شے کا بہی درصورت
لیا جانے کے بیجا طریق سے بڑے اور دور دراز کی تجارت کو برباد کر دیتا ہی —

چونکہ ضرورت تحصیل اس علم کی اب خوب معلوم ہوئی تو کمترین مخلوقات و ہیچمدان اسکالر اعلیٰ مدرسہ دہلی کا کہ ایک مدت سے بیچ خدمت جناب فریڈرک بٹیلر صاحب بہادر کے کہ اپنے علم اور ہنر میں مشہور آفاق اور یکتائی روزگار ہیں اور شیدہ کے حال پر بزرگانہ شفقت مبذول فرماتے ہیں رہا تو اُسے استفادہ و شکر یا ہی خدمت میں ناظرین ان اوراق کے عرض کرتا ہی کہ جناب بوٹروس صاحب بہادر پرنسپل سابق مدرسہ دہلی کے نے یہہ دیکھکر کہ کوئی اچھی کتاب اس علم کی زبان اردو میں نہیں ہی اس عاجز کی طرف اشارہ کیا کہ اگر تو اسکو ترجمہ کرے تو مناسب ہی چنانچہ بموجب موافق اسکے فرمانے کے ترجمہ اس کتاب کا شروع کیا اور تہوڑی مدت میں بعد بہت ساخون جگر کہانے کے اتمام کو پہنچایا جب جناب سپرنگر صاحب بہادر کہ علماے روزگار سے ہیں اور زبان انگریزی اور عربی اور اردو وغیرہ میں کمال دستگاہ رکہتے ہیں ہماری خوش طالعی سے پرنسپل اس مدرسہ کے مقرر ہو کر شاہجہان آباد میں تشریف لائے میں نے اس کتاب کا ذکر انکے سامنے کیا انہوں نے از راہ قدر ذاتی علم اور محنت کے اسے پسند کر کے حکم چھپنے کا دیا چنانچہ اب یہہ کتاب چھپ کر تیار ہوئی یقین ہی کہ اسکا بہت رواج ہوگا ظاہر ہی کہ ترجمہ کرنا بہت مشکل کام ہی آدمی کتنی ہی کوشش کرے لیکن یہہ نہیں ہو سکتا کہ ترجمہ میں مضامین اُسے خوبی اور درستی کے ساتھ ادا ہوں جیسے کہ اصل زبان میں ہوتی ہیں اس صورت میں ناظرین کو چاہیے کہ اسکے غلط یا سہو پر زبان طعن نہ کہولیں بلکہ از راہ مہربانی قلم اصلاح کہینچکر مترجم کو بدعا خیر یاد کریں ۔ حتی الوسع اس کتاب کے ترجمہ میں بہت کوشش کی ہی اور

جہان کہین مثالین اصل کتاب مین لایق فہم یہان کے لوگون کے نہین انہین
دور کردیا ہی اور ایسی مثالین انکی عوض مین درج کی ہین جو مبتدیون کے قریب
الفہم ہین علاوہ اسکے اس علم کی اصطلاحون کے ترجمہ کرنے مین جہان تک
ہوسکا ہی ایسے لفظ ڈہونڈکر لکہے ہین جنکا یہان رواج ہی اور بہت الفاظ
عربی اور فارسی کی لکہنے سے پرہیز
کیا ہے

اُصول

علم انتظام مدن

مقدمہ

تعریفات اور تقسیم مطالب کے بیان میں

علم انتظام مدن وہ طریق سکھلاتا ہے جس سے اقوام اور اشخاص مال حاصل کرتے ہیں — مال کے معنی ہیں کوئی ایسی شئی جس سے ہماری خواہشیں پوری ہوں اور جس کی عوض میں کوئی اور جنس رافع ضروریات انسانی دستیاب ہو سکے — بعض اشیاء صرف قابل برلانی ہماری خواہشوں کی ہوتی ہیں لیکن ان کی عوض میں کوئی اور جنس نہیں مل سکتی — منجملہ ان اشیاء کی روشنی آفتاب اور ہوا اور اکثر اوقات پانی ہیں — بعض چیزیں صرف قابل رفع کرنے ہماری احتیاج کی ہی نہیں ہوتیں بلکہ اون کی بدلہ میں اور اجناس بھی دستیاب ہو سکتی ہیں — اس طرح کی اجناس کے قسم میں سے کپڑا اور نمک اور گیہوں اور روپیہ ہیں — اس اخیر قسم کی اجناس کو مال کہتے ہیں

بیان قدر

اُس قابلیت ایک شئی کو جس کی سبب سے وہ لائق تبادلہ [illegible] جنس کی قدر کہتی ہیں مثلاً قدر ہوائی [illegible]

حیات کی نہین اور قدر پانی کی وہ قابلیت اوس کی ہی جس کے سبب سی وہ
لایق رفع کرنی تشنگی کی ہوتا ہی اور جو اوسکی تئین مفید بہت سی فنون کے
لئی کر دیتی ہی اور قدر ایندہن کی مشتمل اوپر اوس کی قابلیت پونہچانی گرمی وغیرہ
کی ہی — جب اس قدر کو صرف قابل رفع کرنی خواہش کی خیال کرتے
ہین تب وہ قدر ذاتی کہلاتی ہی اور جبکہ قابل بہم پونہچانی کسی اور چیز کے
بدلی مین تب اوسی قدر ابتدالی کہتی ہین — جو اشیا دکھ ہر
جگہہ با فراط تمام دستیاب ہوتی ہین اور جنکو اس بات کے لایق کرنی مین کہ
اونسی احتیاجین رفع ہون محنت انسان کی صرف نہین ہوتی صرف قدر ذاتی
رکہتی ہین — بہرحال ہوا اور روشنی آفتاب اور چیزون کا ہی —
برخلاف اسکے اون اجناس کی قدر کو جو صرف مقامون مخصوص مین ملتی ہین
اور جو بغیر محنت انسان کی قابل رفع کرنی ہماری احتیاجون کی نہین ہوتین قدر
ابتدالی کہتی ہین — دلیل اس بات کی کہ کیون اخیر قسم کی اجناس
قدر ابتدالی رکہتی ہین ظاہر و عیان ہی — اگر کوئی شخص بوسیلہ
اپنی محنت کی کسی چیز کو جو پیشتر قدر نہ رکہتی تہی قیمتی بناوی تو وہ حقدار اوس
چیز کی مالک ہونی والی کا ہی اور جو کہ اوس نی صرف محنت کیا ہی تو وہ اوس
رقمت کسی شخص کو نہ دیگا اسی لئی اگر کسی شخص کو ضرورت اوس جنس کی ہو
تو چاہیے کہ وہ اوس کی عوض مین مالک مذکور کو کوئی ایسی چیز دے جسکا قیمتی بنانا
جو اوس نی بہی اتنی ہی محنت صرف کی ہو دیوی یا ایسی چیز جسکو مالک جنس
مطلوبہ تا بہ خود صرف کرنی او قیمتی ہی یا زیادہ محنت کی حاصل نہین کر سکتا —
مثلاً اگر کوئی آدمی ایک گہنٹہ مچہلی پکڑنی مین صرف کری تو وہ مچہلی کو اپنی

اپنی ہمسایہ کو مفت یا بعوض ہوا یا روشنی آفتاب کی جو اوسکو مفت دستیاب ہوسکتی ہین کبھی نہین دیویگا لیکن بعوض کسی ایسی شئی کی جسکو وہ خود بغیر صرف کرنی ایک گھنٹہ کی نہین حاصل کرسکتا ـــ اگر اوسکا ہمسایہ بعوض مچھلی کی کوئی ایسی شئی جو وہ نصف گھنٹہ مین بہم پونہچا سکتا ہی پیش کری تو وہ اولا بدلا یعنی مبادلہ نہین کریگا مگر پیش کی ہوئی شئی کی خود حاصل کرنیکو مچھلی کی عوض مین ملنے پر ترجیح دیگا

دلایل مذکورۂ بالا سی ظاہر ہوتا ہی کہ جب لوگ آپس مین اجناس کا ابتدال کرتی ہین وہ محنت سی محنت کو بدلتی ہین ـــ جبکہ ہم سونی اور چاندی کا ابتدال کرتے ہین تو سونی کے عوض مین تو زیادہ مقدار چاندی کی دیتی ہین کسواسطیکہ محنت بہم پونہچانی سونی کی چاندی کے نسبت سی زیادہ ہی اور اسی قاعدہ کو ہر وقت تبدیل کرنیکے چاندی کو لوہی سی ملحوظ رکھنا چاہئی ـــ

جب ہم آپسمین ادلا بدلا کرتی ہین تو ایک شئی کی قدر اتبدالی وہ محنت ہوتی ہی جو کہ اس کی بہم پونہچانی مین صرف ہوئی اور اسی لئی مول اصلی ہر ایک شئی کا وہ قیمت ہوتی ہی جو کہ اوسکی حاصل کرنی مین صرف ہوتی ہی ـــ

اس مول مین اکثر چند روز کی واسطے فرق آجاتا ہی مثلاً جبکہ کوئی شئی مقدار احتیاج سی زیادہ پیدا ہوجاوی تو مالک جنس مذکور اسکی قیمت اصل اوسی کم کر دیگا کہ بجای کہو دینے کی اسکو نقصان سی بیچ ڈالے اور اس حالت مین بسبب زیادہ پیدا ہوجانی کی اس چیز کی قدر اتبدالی گہٹ جاتی ہی اور جبکہ کوئی شئی مقدار احتیاج سی کم ہو ... خریدار بخوف نہ ملنی جنس مذکور کی ایکدوسرے کی ضد مین مالک کو ... کی اصلی مول سی زیادہ دینے

ہین اس صورت مین افزونی احتیاج سے اُس چیز کی قدر ابتدالی زیادہ ہوجاتی ہی مگر ایسی باعث اس فرق کی چند ہی روز رہتی ہین اور ہمیشہ ہر شئی کی قدر ابتدالی بموجب اندازہ محنت کی جو اسکی بنانی مین صرف ہوتی ہی رہتی ہی —

بیانِ پیدائش

پیدائش اُس کام کا نام ہی جس سے ہم کسی چیز کو ایک قدرِ خاص کی دیتی ہین یعنی اُسی قابل رفع کرنی احتیاج انسان کی کرتی ہین — انسان کسی شئی کو موجود اور معدوم نہین کرسکتا صرف اسکو اتنی طاقت ہی کہ اشیار کی شکل کو بدل دی مثلاً ہم لوہی کو پیدا نہین کرسکتی مگر اُسی کان سے کھود کر نکال سکتی ہین اور لوہی سی فولاد اور فولاد سی چاقو تیار کرسکتی ہین — ان مین سی ہر ایک کام کو جو لوہی پر مختلف قدر بخشتی ہین پیدائش کہتی ہین اور جو چیز کہ ان کامون سی تیار ہوتی ہی اُسی پیداوار —

بیانِ اصل

لفظ اصل کا کئی چیزون کی لئی مستعمل ہی — اول اُن چیزون کی لئی جو محنت سے پیداواری مین مبدل نہ ہوئی ہون دوم اُن آلات کی لئی جنسی یہ تبدل وقوع مین آتا ہی سیوم اون چیزون کے لیے جو خوراک مزدورون مین صرف ہوتا ہین چہارم اُس پیداوار کے لیے جو کہ کسی چیز پر محنت صرف کرنی سی بن جاتی ہی —

بیانِ ابتدال یعنی معاوضہ

ہر شخص اپنی فائدہ کو [illegible] چاہتا ہی کہ صرف ایک ہی چیز کی پیدا کرنی مین کوشش کرے [illegible] ہر ایک اپنا اپنا جدا جدا پیشہ رکھتا ہی — مگر ہر آدمی کو بہتیری [illegible] کی [illegible] پیدا کرنا ہی احتیاج ہوتی ہی مثلاً ایک

تقسیم - خرچ

ایک چار جوتون کو جو وہ خود اپنی محنت سی تیار کرتا ہی بجای ناج اور پانی اور کپڑا کی استعمال نہین کر سکتا پس با لضرور اپنی جوتونکا بدلا اُن چیزون سی کریگا جنکا وہ محتاج ہی — ایسا ہی اور اہل پیشہ کا حال ہی اور اسی باعث سی ہر روز ملکون مین ہزارون اجناس کا ادلا بدلا ہوتا ہی —

بیان تقسیم مال

یہ ظاہر ہی کہ کوئی پیداواری ایک ہی آدمی کی محنت سی تیار نہین ہو سکتی بلکہ زیادہ سے مثلاً ایک چاقو یا ایک سوئی کئی کاریگرون کی محنت سی تیار ہوتی ہی اور اس سبب وہ سب کاریگر حق دار یانی اپنی اپنی حصہ کی فائدہ پیداواری سی ہین — اُن قواعد جنکی بموجب ہر ایک کاریگر اپنا حصہ پاتا ہی تقسیم کہتی ہین —

بیان خرچ

ہر پیداواری آخر کار کسی نہ کسی کام آتی ہی یا تو وہ پیدا کرنی مین اور چیزون کے صرف ہوتی ہی جیسا کہ گیہون سی میدا بنایا جاتا ہی یا وہ واسطے رفع کرنی احتیاج انسان کی خرچ ہوتی ہی جیسا کہ ہم روٹی اپنی بھوک رفع کرنیکو کھاتی ہین — جبکہ اس طرح قدر کسی شی کی غارت ہوتی ہی اُسی خرچ کہتی ہین —

پس علم انتظام مدن چار حصون کو مشتمل ہی یعنی پیدایش ابتدال تقسیم اور خرچ

سوالات

(۱) چند ایسی اشیا کا نام لو جو تمہارے پاس ہین اور جو داخل مال کی ہو سکتی ہین —
(۲) انکو جدا جدا لیکر بتلاؤ کہ ان سی کون کونسی خواہشین رفع ہوتی ہین —
(۳) کوئی ان مین سی سوائی ایک خواہش کی کوئی اور بھی خواہش [illegible] —
(۴) اگر وہ رفع کرتی ہی تو بتلاؤ کہ آ[illegible] کی قدر ہین —

(۵) ہیلی اور جلانی کی لکڑی کی قدر مین کیا فرق ہی

(۶) تم لوہی کی قدر دون مین سی دو چار بتلا سکتی ہو —

(۷) سونی مین زیادہ قدر ہین یا لوہی مین

(۸) ہوا مین قدر ابتدالی کیون نہین ہی

(۹) پانی مین بھی کبھی قدر ابتدالی ہوتی ہی اور اگر ہوتی ہی تو کب اور کس وجہ سے

(۱۰) اگر تمنی ایک دن مین ایک منبر بنائی ہو تو تم اُسکا اُس صندوق سی جو نصف روز مین بن سکتا ہی کیون نہین بدلا کر لیتے

(۱۱) ہم سوال کرتے ہین کہ روئی اون سی کیون ارزان ہی اور روئی کا کپڑا بانات یا پشمینہ سے

(۱۲) فرض کرو کہ اصلی مول گیہون کا فی من ایک روپیہ ہی تو تم دو صورتین بتاؤ جنمین وہ دو روپیہ اور تین روپیہ فی من تک سکتا ہی —

(۱۳) حال پیدایش کا جولاہون اور آسیا کشون اور چھینٹ چھاپنی والون وغیرہ کی صورتون مین بیان کرو —

(۱۴) وہ باعث بیان کرو جس کے سبب سے آدمی اکثر آپسمین ادلا بدلا کرتی رہتی ہین دس بارہ اہل پیشہ کو لیکر بیان کرو کہ ان کا کام بدون ادلی بدلی کی کیونکر چلتا اور درصورت ادلا بدلا ہونیکی انکو کیا فائدہ ہوتا ہی

(۱۵) اُن لوگون کو تم کس نام سی پکارتی ہو جو بجز اور آدمیون کے واسطے ابتدال یعنی ادلا بدلا کرنے کے اور کوئی کام نہین کرتے —

(۱۶) فرض کرو کہ دس مرد اور پانچ لڑکون کی محنت کو کر پچاس گز بانات تیار کی ہم سوال کرتی ہین کہ آیا وہ فائدہ کو آپسمین مساوی بانٹ لینگے یا نہین لینگی

(۱۷) تم وہ قاعدہ بتا سکتی ہو جس کی موافق یہ فائدہ اُنمین تقسیم ہو سکی —

(۱۸) اوس تمام مال کا جو ایک برس کے اندر ایک آدمی کی محنت سی پیدا ہوتا ہی کیا نام ہے
(۱۹) کتنی طریق سی اس مال کو استعمال کر سکتی ہین تم انکو مثال مین بیان کر سکتی ہو

حصہ اول

درباب پیدایش کے

پیدایش اوس کام کا نام ہی جس سے ہم کسی چیز کو ایسی قدر دیتی ہین جو اوسمین پیشتر نہین ہوتی یا محنت کی صرف کرنیکو اصل پر واسطے پیداواری تیار کرنے کے پیدایش کہتے ہین — پیدایش پر بحث کرنیکے لئے اول اصل دوم محنت سوم اون قواعد کو بیان کرنا چاہئے بموجب جنکی صرف کرنا محنت کا اصل پر منحصر ہے —

باب اول درباب اصل کے

اصل اوس چیز کو کہتی ہین جو محنت کی ساتھ شامل ہوکر پیداوار بناتی ہی یا اون آلات کو جو پیدایش کی واسطے مطلوب ہین یا اون ضروریات اور آسایش کو جنپر مزدور کی تندرستی منحصر ہی — بعض اوقات مزدور چیزون کو انکی حالت اصلی یعنی اوس حالت مین جسمین کہ اللہ تعالی نی انہین بنایا ہی پاتا ہی مثلا کان کہودنیوالا لوہی اور کوئلون کو اون کی مقام اصلی مین پاتا ہی مگر اکثر اوقات وہ انہین کسی اور آدمی سی جسنی اون پر پیشتر کچھہ قدر بخشی ہی لیتا ہی اور اوسپر دوبارہ قدر بخشنی اوسکا کام ہی — صورتین اصل کی اغذیہ ... ت ہوتی ہین جنہین کہ انسان کا ...

ہین کسان کی کام کی چیزین بیج اور گہاس اور حیوانات وغیرہ ہین — دست کارون کی روئی اور اون اور چمڑا وغیرہ اور سوداگرون کی وہ مختلف اشیاء جنکی کہ وہ سوداگری کرتی ہین — آلات جنسی یہ کاریگر کام کرتی ہین بہت مختلف ہین — کسان کی آلات ہین ہل اور گاڑی وغیرہ دستکارون کے آرہ اور ہتھوڑی اور کانٹی اور بھٹی کا کلین وغیرہ — اور تاجر کی جہاز اور کشتی وغیرہ — علاوہ اس کی سب دمیون کو زیست کی لئی کہانا اور کپڑی اور مکانات اور اور آسایش کی چیزین مطلوب ہوتی ہین — جب ہم اس طرح خیال کرین تو کوئی قسم کی اصل منجملہ ان صورتون کی کسی نہ کسی صورت مین ہوگی —

بیان تبدل کا یعنی اصل کے

چونکہ محنت انسان کی اصل کو ایک صورت کی قدر سی دوسری صورت کی قدر مین تبدیل کرنی مین مصروف ہوتی ہی تو لازم آیا کہ اصل متواتر تبدیل ہووے — اگر ہر تبدیلی مین اصل کی اس قدر بڑہ جایا کری کہ اس سی اجرت محنت کی جو کہ اسکو تبدیل کرنی مین صرف ہووی وصول ہو جاوے تو کچھہ مضایقہ نہین کہ اصل کتنی ہی دفعہ تبدیل ہووی

بڑہونتری اصل کی

اگر کسی چیز کی صورت تبدیل ہووی اور اس تبدیلی سی اسکی قدر بھی بڑہ جاوے تو ظاہر ہی کہ اصل بہی زیادہ ہوگی اور یہ بڑہونتری برابر اس فرق کی ہوگی جو درمیان اول اور دوسری قدر اس چیز کی ہی — دلیل اسکی یہ ہی کہ بوقت دوسری قدر بخشنی کی کسی چیز پر ہم اسکی پہلی قدر کو غارت کرتی ہین

ہین اسی لئی ہمکو فقط اتنا فائده ہوتاہی جتنی کہ دوسری قدر بڑہتی ہی پہلی سے جو ہم نی دوسری قدر پیدا کرنی کے لئے غارت کی ہی۔ مثلا کسان فصل کی پیداوار ہی حاصل کرنی کے واسطے بیج اور کہاد اور محنت اور خوراک مزدور صرف کرتاہی یعنی ایک قسم کی اصل کو دوسری قسم مین تبدیل کرتاہی اور اسکو صرف اتنا فائده ہوتاہی جتنی کہ قدر اناج کی زیاده ہوتی ہی قدر ان چیزون سی جو کہ اسکی پیدا کرنی مین صرف ہوتی ہین۔ اُس اصل کو جسکی ایک صورت سی دوسری صورت مین تبدیل ہونی سی قدر زیاده ہوجاتی ہی یا جو سالانہ فائده دیتی ہی پیدا کرنی والے اصل کہتی ہین اور وه جو بیکار رہتی ہی یعنی جسنی نہ توکچهہ پیدا ہوتاہی اور نہ جو قدر مین زیاده ہوتی ہی اُسی نہین پیدا کرنیوالی اصل کہتی ہین۔

بیان سکّہ کا

جہانکہ آدمی ذی علم اور صاحب عقل ہوتی ہین وہان سکہ چہوٹا مگر بڑا کارآمد ہی جزو اصل کا ہوتاہی۔ سکہ سی یہ فائده ہی کہ اسکے وسیلہ سی ہم آپسمین ادلا بدلا بآسانی کرسکتی ہین۔ اور یہ دعوی کہ سکہ ایک جز صغیر اصل کا ہوتاہی اس بات سی خوب عیان ہی کہ ایک آدمی کی مال مین سکہ بہت تہوڑا ہوتاہی کیونکہ سکہ ہی کو فقط مال نہین کہتی ہین اور جب ہمارا دعوی ایک آدمی کی صورت مین صحیح ہی تو بہت سون کی بہی صورت مین صحیح ہی۔

اصل منقوله اور غیر منقوله کی بیان مین

جس اصل کی ایک مقام سی دوسری مقام مین لیجاتی ہین یا اسکو ایک صورت سی دوسری صورت مین بدلنی سی مالک اُس اصل کا فائده اٹہاتاہی اُسی اصل منقوله سمجہتی ہین اور اوزار آلات کو جسنی یہ تبدیلی مقام یا صورت کی عمل مین آتی ہی اور

اصل منقولہ اور غیر منقولہ

اور جنکو کام مین لانی سی انکا مالک فایدہ اٹھاتا ہی اصل غیر منقولہ کہتی ہین ۔ اسی
لئے گیہون اور کہات کسان کی اور روئی اور اون دستکار کی اصل
منقولہ اور ہل اور کہیت اور زمین اول کی اور کلین اور مکان دوسرے کے
اصل غیر منقولہ ہین — اُن مقامون مین جہان آدمی خوشحال
ہوتی ہین وہانکی لوگون کی توجہ تبدیل کرنی مین اصل منقولہ کو اصل غیر منقولہ
مین مصروف ہوتی ہی — کسان اناج کو فروخت کر ڈالتا ہی اور اسکی
قیمت اصل سی نئی زمین اور اچھی آلات خریدتا ہی یا اچھی باڑین گرد کہیت کے
تیار کرتا ہی اور دستکار ایک سال کی منافع کو اپنی کارخانہ کی بڑہانی مین
صرف کرتا ہی اور اسیطرح جہان جون جون آدمی ترقی کرتی ہین ہزارون روپیہ
سڑکون اور نہرون اور کارخانون وغیرہ مین صرف ہوتی ہین
اچھی نتایج جو اس توجہ سی نکلتی ہین با آسانی خیال مین آسکتی ہین — چونکہ
اصل غیر منقولہ دیر مین خراب اور بیکار اور ضایع ہوتی ہی تو ظاہر ہی کہ
مال ایک نسل کا دوسری کو پہونچتا ہی اور سال بسال ملک مین وہ اشیا
جنسی خلق کو آرام پہونچتا ہی جمع ہوتی ہین — وہ آرام کی چیزین جو کہ حال کے
باشندگان امریکا کو میسر ہین انکا باعث بجز جمع ہونی اصل غیر منقولہ کی اور
کچھہ متصور نہین ہو سکتا اور اس اصل غیر منقولہ کی جمع ہونی کی سبب سی ایک
زمانہ کی آدمیون کا [illegible] زمانہ کی آدمیون کو ملتی ہین اور
زمانہ حال کی آدمی دانا اور عقلمند ہین اُن سب سے جو اِن سی پہلی گذر گئے
ہین مستفید ہوتی ہین —

سوالات

سوالات

(۱) مثالیں پیدایش کی مختلف پیشیوں میں دو

(۲) لفظ اصل کی کتنی معنی ہیں

(۳) ہر ایک معنی کی مثالیں دو

(۴) بیان کرو کہ کون کونسی چیزیں منجملہ اصل ایک بڑھئی اور ایک دباغ اور ایک کسان کی آلات کہلاتی ہیں اور کون کونسی مصالح

(۵) چمڑا جیسے جوتی بنائی جاتی ہیں اصل کی کون کونسی صورتوں میں بدلا جاتا ہے

(۶) کون کونسی اصل کی صورتوں میں کپڑا بدلا جاتا ہے جیسے ایک انگرکھہ بنایا جاتا ہے

(۷) ان مختلف تبدیلیوں میں سب سے بڑھکر کونسی اصل کو صنعت کی کا کیا دیکھا جاتا ہے

(۸) مثالیں پیدا کرنیوالی اور نہیں پیدا کرنے والی اصلوں کی دو

(۹) فرض کرو کہ اصل بالکل کچھ پیدا نہیں کرتی تو وہ کس کام کی ہے

(۱۰) تمہاری مال میں سے کس قدر رکھتے ہے

(۱۱) اس فرق کو جو درمیان اصل منقولہ اور اصل غیر منقولہ کے ہے بوسیلہ مثال کی بیان کرو —

(۱۲) بتلاؤ کہ اصل غیر منقولہ کی بہت جمع ہونے سے کیا فائدہ ہے

(۱۳) کس لحاظ میں ہم ایک ولایت قدیم کو ولایت نوپید سے ترجیح دے سکتے ہیں

باب دوم درباب محنت کے

فصل اول بیچ تعریف اور مختلف اقسام محنت انسانی کی

انسان کی کوشش کو جو اُوسکی کسی چیز کی قیمت بنانی مین کرنی پڑتی ہی محنت کہتی ہین —
اگر ہم اُن قدرون کو جو کہ انسان چیزون کو دیکتا ہی خیال کرین تو دریافت
ہوگا کہ بیشتر تین طور سی محنت کر سکتا ہی — اول — کسان بیج بوتا ہی اور
ہوا اور روشنی آفتاب اور مٹی اور پانی اور کہات گیہون کی صورتمین
بدلجاتی ہین یعنی اجزا مادہ کی ایک نئی ترکیب پاکر ایک نئی ہیئت مین بدلجاتی
ہین اور رنگریزون اور کیمیاگرون کی صورت مین بہی یہی حال ہوتا ہی —
ایسی صورتون مین انسان کی محنت مادہ کی اجزا کی ہیئت کی تبدیل ہونیکا
باعث ہوتی ہی — دوم — ایک لوہار ایک سلاخ لوہی کو نعلون اور
کیلون اور کڑون وغیرہ مین تبدیل کرتا ہی اور نجار تختون کو میزون اور
صندوقون وغیرہ مین بدلتا ہی اور روئی کاتنی والا روئی کو تاگی کی
شکل مین تبدیل کرتا ہی اور علی ہذا القیاس اس قسم کی محنت مادہ کی ہیئت
مجموعی کو بدل ڈالتی ہی — سوم ملاح نہ تو اول قسم کی محنت کرتا ہی
اور نہ مادہ کی ہیئت مجموعی بدلتا ہی وہ جیسی چیز لیتا ہی ویسی ہی دیتا ہی الا
وہ اُسی ایک جاہی سی دوسری جاہی لیجاتا ہی اور یہی حال گاڑی بانون
وغیرہ کا ہی ان صورتون مین محنت مادہ کی جگہہ بدلتی ہی — مطلب اہم انسان
کی محنت کا جو کہ بعد ایش کیوا سطی کیجاتی ہی سوائی ان تینون مراتب مذکور
الصدر کی اور کچہہ نہین — ان اقسام ثلثہ محنت کو جدا جدا کشتکاری دستکاری
اور سوداگری کی محنت کہتی ہین — یہ تو مشکل ہی کہ ایک آدمی اتنی بیشیہ

اشتراکی محنت

پیشہ میں تکلیف ایک ہی قسم کی محنت کرتے وہ بعض اوقات دوسری قسم کی بھی کرتا ہے
مگر وہ صاحب اُسی پیشہ کا کہلاتا ہے جس پیشہ کی محنت وہ بہت کرتا ہے یعنی اگر
ایک تاجر کو بعض اوقات دستکار کا بھی کام کرنا پڑے پھر بھی وہ تاجر ہی کہلایگا
مشغلہ پیدائش مبادلہ کے واسطے زیادہ ضروری خوشحالی اور آسائش انسانی

کی یہ تینوں قسم محنت کی بہت مطلوب ہیں اور یہہ ہو سکتا ہے کہ ایک بغیر
دوسری کی بہتری اور ترقی نہیں ہو سکتی یہ آپس میں ایک دوسری کی معاون اور مددگار
ہیں — اگر کاشتکاری کی محنت نہوتی تو سب بھوکی مرجاتی اور اگر دستکاری کی
محنت نہوتی تو سب آدمی برہنہ رہتی اور جاڑے میں اکڑ جاتی ایسی ہی اگر چیز کو
ایک مقام سی دوسری مقام میں لیجانی میں کوئی کوشش نکرتا تو کیا ہوتا کہ کسی
آدمی کو سوای اُس چیز کی جو وہ اپنی ہاتھ سے بناتا ہے کوئی اور شی میسر نہوتا
یعنی اگرچہ آدمی بہت اُٹھاتی بہت مشقت اور ذلت کی پھر بھی مگر بہت ہی
مفلس ہوتی یہاں سے یہ قاعدہ نکلتا ہے کہ کسی قسم کا حسد یا بغض درمیان کاشتکاروں
اور دستکاروں اور تاجروں کی ہرگز نہیں چاہئے کیونکہ وہ ایک دوسری کی معاون
ہیں مگر بعضی آدمی نہ تو دستکار نہ تاجر اور نہ کاشتکار ہوتی ہیں مثلاً حکیم
اور طبیب اور ملا اور پنڈت اور وکیل وغیرہ جیسی ملا بدگوئی کرتی ہیں کہ کیسا
کی ہیں وہ نہ تو اناج جو ہم کھاتی ہیں پیدا کرتی ہیں اور نہ کشتی اور کاشتکاری اور
جہاز وغیرہ جن میں مال وہ ایک جگہ سی دوسری جگہ لیجایا جاتا ہے بناتی ہیں
اور نہ وہ کپڑا جو ہم پہنتی ہیں تیار کرتی ہیں تو پس ان آدمیوں سی لوگوں کو
کیا فائدہ ہوتا ہے اور ہم بغیر ان کی کیوں کاروبار نہیں کر سکتی —
ان سوالوں کی جواب دینی کی لئی اس مطلب کو دوسری طرح پر دیکھنا چاہئے

۳۳

اغراض

مثلاً ایک جہاز کو دیکھو — بنانیوالا جہاز بناتا ہے مگر اُس نے اُسکا بنانا کیونکر جانا
حال کا جہاز بہ نسبت جہاز زمانہ سکندر یا قیصر رُوم کے بہت مضبوط ہوتا ہے
اور جلد چلتا ہے اور اُسمیں بہت آرام ملتا ہے — جو کوئی فکر کریگا تو کہیگا کہ
متاخرین بنانا جہاز کا بہ نسبت متقدمین کے اچھا جانتے ہیں — لیکن یہ تو بتاؤ کہ
یہ واقفیت ہماری کہاں سے آئی — جواب اُسکا یہ ہے کہ کسی آدمی نے فن جہاز
بنانے کا سیکھا اور دریافت کیا کہ کس شکل کی کشتی پانی کو آسانی چیر سکتی ہے اور
کونسی بہت مضبوط ہے اور کسکو طوفان بہت کم آسیب پہنچا سکتا ہے —
جس آدمی نے کہ فن جہاز بنانے کا سیکھا اور قاعدے اسکی بنانے کی نکالے ظاہر ہے
کہ وہ بہ نسبت ہزاروں تجاروں کی زیادہ موجب بڑھانے تجارت کا ہوا —
یہ آدمی محقق تھا نکما نہ تھا گو اُسنے کبھی اپنی زندگی میں ایک کیل بھی نہ بنائی ہو کبھی
ہاتھ میں تیشہ اُٹھایا ہو — اب فرض کرو کہ جہاز تیار ہو گیا اور
کسی دوسری ملک کی طرف روانہ ہوا یہ ظاہر ہے کہ وہ مہینوں چلتا رہیگا اور
اس عرصہ میں کبھی زمین کو نہ دیکھیگا — اب ہم کیونکر جانینگے کہ اُسے کس سمت کو
چلانا چاہیے تاکہ وہ منزل مقصود پر جا پہنچے — متعلمین شاید یہ جواب دینگے
کہ علم جہاز رانی کی واقفیت سے ہم یہ سمت دریافت کر سکتے ہیں یہ تحقیق مگر ہم
سوال کرتے ہیں کہ لوگوں نے علم جہاز رانی کا کیونکر سیکھا — جواب اسکا یہ ہے کہ
عالموں کی مدد سے جو علم ہیئت اور ریاضیات سے واقف ہیں اور جنہوں نے ہمیں
قاعدے جنسے ہم اپنا مقام زمین یا سمندر پر دریافت کر سکتے ہیں بتائے ہیں جن لوگوں
نے ہمیں یہ قاعدے بتائے اگرچہ وہ اپنے حجروں میں مطالعہ کرتے رہتے پھر بھی وہ
لوگوں کی حق میں نکمے نہ تھے —

یہی حال کلون دُخانی کا ہے— اگر کوئی سوال کری کہ آدمی یہ کلین کیونکر بناتی ہین تو
شاید ہم جواب دوگی کہ واٹ صاحب یا فلٹن صاحب یا کسی اور نی ان کو ایجاد کیا
لیکن لوگ تحقیق کا مادہ نکمی نہ تہی بلکہ وہ لوگون کی بڑے مُربی تہی— اگر کوئی پوچھے
کہ اِن لوگون نی کیونکر دُخانی کلون کی بنانی کا خیال کیا تو ہم جواب دین گی کہ اور کسی نے
قاعدی دُخان کی دریافت کئی اور اِنہون نی لوگون کو بتایا کہ اُن قاعدون سی کیونکر
فائدہ اٹہا سکتی ہین یعنی اِنہون نے کلین دُخانی ایجاد کین— جن لوگون نی قاعدے
دُخان کی دریافت کئی نکمی نہ تہی اگر وہ انکو دریافت نکرتی تو لوگ کیونکر کلین بناتے

— پس یہ معلوم ہوا کہ لوگ تین طرح سی محنت کر سکتی ہین— اول — وہ
قواعد طبیعی دریافت کر سکتی ہین جیسیکہ فرنیک لن صاحب اور سر ہمفری ڈیوی
صاحب وغیرہ نی کیا— دُوم— وہ کلین اور آلات بنا سکتی ہین جو بوسیلہ
جنکی ہم اُن قواعد طبیعی سی فائدہ اُٹہا سکتی ہین یا وہ ایسی قاعدہ بتا سکتے ہین
جنکے وسیلہ سے ہم فائدہ حاصل کرین— سوم— وہ ایسی کام کر سکتی ہین جو ہمیشہ انسان
کی واسطی مطلوب ہین— اول گروہ مین سب فلاسفی اور صاحب تصنیف
تدبیر ملک وغیرہ داخل ہین جیسیکہ سر آئزک نیوٹن اور سر ہمفری ڈیوی و بہت سی لوگ—
گروہ دوم مین تمام ایجاد کرنیوالی کلون کی داخل ہین جیسیکہ واٹ صاحب اور فلٹن صاحب
اور آرک رائٹ صاحب اسی جماعت مین پیشہ والی بہی داخل ہین— وکیل بتاتا ہی کہ کسطرح قانون
کی رو سے ہم اپنی حقوق کا دعوی کر سکتی ہین اور اُن ظلمون کی داد چاہ سکتے ہین جو ہم پر کئے ہو ہین طبیب بتاتا ہی کہ کن قاعدہ

---

* Franklin. فرنیک لن ○ Fulton فلٹن × Watt. واٹ
* Isaac Newton سر آئزک نیوٹن 8 Sir Humphry Davy سر ہمفری ڈیوی
* Arkwright آرک رائٹ P

چلنا چاہیے تاکہ ہم تندرست و بصحت رہیں اور ہماری مرض دفع ہو جائیں
— بہ شریعت بتلاتی ہے کہ اس طرح احکام الٰہی کی اطاعت کرو تاکہ تمہیں راحت
دنیا اور خوشی حقیقی حاصل ہو — وہ سب لوگ جو اہل حرفہ ہیں یا مزدوری
کرتے ہیں جماعت سوم میں داخل ہیں — مثلاً کسان اور دستکار اور تاجر
— ہونا ان سب کا واسطے رفاہ اور بہبود لوگوں کے ضروری ہے اور جہاں آدمی
ذی علم اور صاحب شعور ہوتے ہیں ممکن نہیں کہ وہاں یہ سب لوگ نہ پائے جاویں
— اور ہمیں کوئی وجہ اس امر کی نہیں معلوم ہے کہ کوئی آدمی کسی ایک جماعت
کا دوسری جماعت کے آدمی سے حسد اور کینہ رکھے — انکو آپس میں ایکا کرنا
چاہیے کیونکہ اگر ان میں کوئی ایک جماعت جاتی رہے تو باقیوں پر خرابی عائد
ہوگی اور لوگوں کا آرام گھٹ جاویگا — پس اگر ہم کسی آدمی کو
ان تینوں میں سے کسی کام کی انجام دہی میں مشغول پاویں تو جاننا چاہیے
کہ وہ آدمی اپنے ملک کے واسطے ایک موجب فائدہ بخشی کا ہے — ہم فقط ایسے
آدمی کو جو محض بیکار رہتا ہے اور کسی نوع سے اپنے ملک کو فائدہ نہیں پہنچاتا نکما
سمجھ سکتے ہیں — اگر اول دو جماعت کے آدمی حقیقت میں کسی نوع سے اپنے ملک کو
فائدہ پہنچاتے ہوں تو لازم ہے کہ وہ بھی مثل اوروں کی اجرت پاویں اور ان کو
اسکی محروم رکھنے کی واسطے کوئی وجہ کافی نہیں معلوم ہوتی —

سوالات

(۱) روشنائی بنانے والا کس قسم کی محنت کرتا ہے اور تمہارا جواب کس وجہ پر مبنی ہے —
(۲) بتلاؤ کہ کسان کونسی جماعت میں مزدوروں کی داخل ہے اور اسکی کیا دلیل ہے —
(۳) موچی اور کرسی بنانے والے کس جماعت میں داخل ہیں اور کیوں —

[illegible]

سوالات

(۳۱) اس جماعت مزدوروں میں گاڑی بان داخل ہو سکتا ہے —

(۳۲) تم اپنی دلالت سے ثبوت [illegible] کی مزدوری کی مثالیں دو —

(۳۳) اگر ایک کسان اناج پیدا کرے اور اسی کو بازار میں فروخت کر دے [illegible] تو تم بتلاؤ کہ وہ کس قسم کی محنت کرتا ہے

(۳۴) فرض کرو کہ ایک کپڑا بننے والا کپڑا بنتا ہے اور اسی خود بازار میں لیجاتا ہے تو تم بتلاؤ کہ وہ کس قسم کی محنت کرتا ہے —

(۳۵) فرض کرو کہ ایک ملک میں سڑکیں نہیں ہیں تو ہم سوال کرتے ہیں کہ ان کسانوں اور اہل ملک کے حق میں مضر ہے یا مفید اور کیوں —

(۳۶) فرض کرو کہ ایک قصبہ میں اچھی سڑک نہیں ہے تو بیل گاڑی والوں اور ملاحوں کے حق میں ایک سے فائدہ ہے یا نقصان کا اور وجہ اس کی کیا ہے

(۳۷) فلسفی اور عالم کسانوں اور باغبانوں اور مزدوری کرنے والوں اور لوہاروں کے لیے کیا کام کرتے ہیں —

(۳۸) [illegible] کیا کام کیا ہے —

(۳۹) [illegible]

(۴۰) [illegible] اور [illegible] سے ایک [illegible]

اسی لوگوں کو کیا فائدہ [illegible] —

(۴۱) [illegible] بات کہا کہ اگر اس سے ہوا کی گرد لوہے کی تاروں کی جالی [illegible] آگ کی ساخت چھونے سے لگ جاتی ہے تو وہ [illegible] نہیں ہو گیا —

[illegible] سے کیا فائدہ ظہور میں آیا

X الکٹری [illegible]   [illegible]

استعمال معاون طبیعی کا

(۱۸) گلیلیو صاحب نے ایک آلہ ایجاد کیا جس کے وسیلے سے ملاح اپنا مقام کشتی کی ہر وقت دیکھلائی دینے آفتاب کی دریافت کر سکتا ہے بیان کرو کہ اُس سے عوام الناس کو کیا فائدہ پہنچا ـــ

(۱۹) [illegible] صاحب نے ایک ایسی کل بنائی جس سے ایک آدمی اسقدر روئی کو [illegible] پیدا کر سکتا ہے جتنی کہ پہلے سو آدمی کی محنت سے پیدا ہو سکتی تھی ـــ تو بتاؤ ایسی کل کا [illegible] کارخانہ داروں اور اُن لوگوں کے حق میں جو روئی کا کپڑا پہنتے ہیں کس فائدہ کا ہے

(۲۰) اگر ایک پنڈت کسی قصبے کے باشندوں کی نسبت فہمائش ہونے مستعمل اور [illegible] اور دیانت دار اور کفایت شعار کی دیوی جو بے شمار اعتدال نہیں رکھتی تھی اور سست اور [illegible] ایمان اور فضول خرچ تھی تو بتلاؤ کہ اُسکی اس کام سے کوئی فائدہ خلق کو ہوتا ہے یا نہیں اور ہوتا ہے تو کس لحاظ میں ـــ

(۲۱) تین آدمیوں مفصلہ ذیل سے کون بہت فائدہ بخش خلق ہے آیا وہ جو قواعد طبیعی دریافت کرتا ہے یا وہ جو ایک کل ایجاد کرتا ہے یا وہ جو بعد از مشتہر ہونے [illegible] کام کرنے کا اُس کل کو چلاتا ہے ـــ

فصل دوم ـــ بیچ بیان اسباب کی کہ معاون طبیعی کی استعانت سے انسان کی محنت میں قدر دینے کی قابلیت زیادہ ہو جاتی ہے

محنت کی قدر دینے کی قابلیت کا اُس پیداوار سے اندازہ ہو سکتا ہے جو کہ آدمی ایک [illegible] وقت میں ایک خاص مقدار محنت سے تیار کر سکتا ہے مثلاً اگر ایک کسان [illegible] کی محنت سے اسقدر گیہوں پیدا کر سکے تو اسکی محنت میں قدر دینے کی قابلیت اسقدر

ایکمن کی برابر ہے اور اگر اتنی ہی محنت سے وہ دو من پیدا کرسکے تو قابلیت مذکور دو من
کی برابر ہوگی — اگر ایک روئی کاتنے والا ایک دن میں آدھ سیر روئی کاتے
تو اس کی محنت میں قدر دینے کی قابلیت آدھ سیر کی برابر ہوگی اگر اتنی قدر محنت سے
وہ پانچ سیر کاتے تو قابلیت مذکور پانچ سیر کی برابر ہے — اب یہ بات ظاہر ہے کہ جتنی
محنت میں قدر دینے کی قابلیت زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی مزدور کو اور اور لوگوں کو فائدہ
ہوتا ہے — سب جانتے ہیں کہ زرخیز زمین میں قابلیتیں ہوتا کسان کی واسطے زیادہ مفید ہے
بہ نسبت بنجر زمین کے — کیونکہ ایک سال زرخیز زمین میں محنت کرنے سے وہ فصل میں
بہت زیادہ اناج پیدا کریگا بہ نسبت کہ وہ اُسی قدر محنت کو بنجر زمین میں صرف
کرے — اور علاوہ ازیں اُسکی حق میں یہ زیادہ تر مفید ہے کہ اوسکی گرد نواح کے
مزارعین کی پاس بھی زرخیز زمین ہو — کیونکہ جسقدر اُن کی زمین زیادہ زرخیز
ہوگی اسیقدر وہ زیادہ مقدار اپنی پیداواری کی عوض میں اُس کی پیداواری
کو دے سکینگی — لیکن زرخیز اور بنجر زمین میں صرف اتنا فرق ہے کہ اول میں بہ
قدر محنت سے زیادہ پیداواری ہوتی ہے بہ نسبت دوم کی — یہی حال اور قسم کی
محنت کرنے میں بھی ہے — وہ شخص جو بدون استعانت کسی کل کی ناخون کاتتا ہے
اسکی محنت بہت تھوڑی قدر دیتی ہے یعنی ایک دن میں وہ بہت تھوڑا سوت
کاتتا ہے برعکس اس کی جو شخص کہ چرخی سے کاتتا ہے اسکی محنت بہت قدر
دیتی ہے یعنی وہ ایک دن کی محنت سے بہت سوت کاتتا ہے — اور اُس شخص کی
محنت سے بھی زیادہ قدر دیتی ہے جو کسی اور آلہ سے یا چرخی سے بہتر ہو
یعنی جیسا کہ کسان کو بنجر زمین کو زرخیز زمین کی بدلنے میں فائدہ ہوتا ہے ویسا ہی
ہر صورت میں جیسا کہ انسان کی محنت میں قابلیت قدر دینے کی زیادہ ہو فائدہ ہے

[illegible] ان لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہے ان دو فوائد [illegible]
[illegible] آدمی [illegible] زیادہ [illegible]
اور [illegible] اسی [illegible] لوگوں [illegible]
جو [illegible] ثابت کی ہیں [illegible]
لوگ سلف سے واسطے دریافت کرنے ایسی ترکیبوں کی جن سے انسان کی محنت
میں قابلیت قدر دینے کی زیادہ ہو جاوے کوشش کرتے آئے ہیں اور جس قدر کہ
انکی یہ سعی کارگر ہوتی رہی ہے لوگوں کی حالت بہت بہتر ہوئی ہے لوگ خوب
جانتے ہیں کہ امریکا کی محنتی کاریگر کو بہ نسبت جاہل کاریگر ہندوستان کی بہت
زیادہ آرام اور آسایش پر دسترس ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ ایک کی
محنت بہ نسبت دوسرے کی محنت کی زیادہ قابلیت قدر دینے کی رکھتی ہے۔ دو
طور سے انسان کی محنت میں قابلیت قدر دینے کی زیادہ ہو سکتی ہے۔ اول معادن
طبیعی کے استعمال سے اور دوم بانٹ کے محنت کرنے سے۔ اس فصل کے باقیات
میں ہم معادن طبیعی کے فائدے بیان کرینگے۔ معادن طبیعی سے مراد کوئی ایسی
خاصیت اجسام کی جسکو [illegible] مطلب برآری کر سکیں مثلاً [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خاصیت [illegible]
کر سکتی ہیں جو واسطے چلانے کشتی اور کلوں کی مطلوب ہے [illegible] حاصل پانی

ام

استعمال معادن طبیعی کا

پانی کی خاصیت کا ہی یعنی جب وہ بلندی سی گرتا ہی تو اسمین ایک زور پیدا ہوتا ہی اور یہہ زور ایک معادن طبیعی ہی جسکی وسیلہ سی ہم پن چکی چلاتی ہین علی ہذا القیاس خاصیت مخصوص مقناطیس کی جو اسمین ہی ایک معادن طبیعی ہی — مختلف خواص بوٹیون کی بہی معادن طبیعی ہین گو کہ ہم انکو ان کامون مین جو کامون مذکورہ بالا سی مختلف ہین استعمال کرتی ہین — اس شی کو جسکے وسیلہ سی ہم ان معادن طبیعی سی فائدہ اوٹہا سکتی ہین آلہ یا کل کہتی ہین — مثلا کلہاڑی ایک آلہ ہی جسکی وسیلہ سی ہم لوہی کی کاٹنی کی خاصیت سی فائدہ اوٹہاتی ہین — کل دخانی ایک آلہ ہی جسکی مدد سی ہم بہاپ کی پہیلنی اور سکڑنی کی خاصیت سی فائدہ اوٹہاتی ہین — علم انتظام مدن مین معادن طبیعی کی استعمال کرنی سی یا تو یہہ منظور ہوتا ہی کہ قوت جسے بعض اوقات محنت کہتی ہین پیدا کرین یا قوت سی کچھہ کام لین — اگر ایک آدمی کشتی کہینچنی یا لکڑی چیرنی چاہی تو اسکو ان کامون کی انجام دینی کی لئی قوت مطلوب ہی — جتنی اسمین زیادہ قوت ہوگی اتنا ہی وہ زیادہ کام کر سکیگا — ایک جوان آدمی بہ نسبت ایک لڑکی کی زیادہ کام کر سکتا ہی کیونکہ اسمین لڑکی کی نسبت سی زیادہ قوت ہی — یہہ قوت معادن طبیعی کی وسیلہ سی میسر ہو سکتی ہی اور بوسیلہ کلون کی اس زور سی فائدہ اوٹہا سکتی ہین —

معادن طبیعی دو قسم کی ہین جاندار اور بیجان — تمام تیرا انکا

جانداری کی معادن طبیعی جاندار ہین جیسی بیل اور گہوڑی اور خچر اور ہاتی اور اونٹ وغیرہ — یہہ بات عیان ہی کہ ان کی وسیلہ سی انسان کی محنت مین قابلیت قدر دینی کی زیادہ ہو جاتی ہی — ہر شخص جانتا ہی کہ

کیا ان باستعانت ایک جوڑی بیلون کی کتنی زیادہ زمین جوت سکتا ہی
نسبت خالی ہاتون کی اور ایک آدمی بوسیلہ بیلون اور چھکڑے کے
ایک مقام سی دوسری مقام کو کتنا بہت بوجھ اوٹھا سکتا ہی بہ نسبت اوسکی
جو وہ فقط کندہون ہی پر اوٹھا وی

بیان معادن طبیعی

جب کہ پہلی ذکر ہو چکا ہی اون خواص چیزون کو کہتی ہین جنسی ہم اپنی مطلب
براری کرتی ہین اور ان معادن مین سی بارود اور ہوا اور بلندی سے
گرنی والا پانی اور دُخان بہت کار آمد ہین — بارود — لڑائی اور
شکار اور پہاڑون اور ٹیلون کی اُڑانی مین کام آتی ہی — یہہ وقت نہر
کہودنی اور سڑک بنانی کی پہاڑون اور ٹیلون کی اُڑانی مین جو بہت حارج
کرتی ہین بارود بڑا کام کرتی ہی — ہوا یہہ وقت بہرانی ہوا کی
چکی کی ایک معادن غیر متحرک ہوتی ہی اور جب اوسکی وسیلہ سی کشتی چلتی ہی تو وہ
معادن متحرک کا کام کرتی ہی — یہہ مفت ہاتھ لگتی ہی اور بہت سی کامون کی انجام
دینی مین بہت مفید ہی — روان اور بلندی سی گرنیوالا پانی اون کامون
کی انجام دینی کی واسطی جنکی لئی بہت زور مطلوب ہی معادن غیر متحرک کا
کام کرتا ہی — پانی کی استعانت سی کلین بنائی جاتی ہین اور گیہون پیسا
جاتا ہی اور ہزارون روئی کاتی اور بُنی جاتی ہی — لیکن اس زمانہ مین
دُخان بہت کامون کی انجام دینی مین کام آتا ہی کیونکہ اسمین بسبب اورون کی
زیادہ فائدی ہین — دخان سی تہوڑی سی تہوڑا اور بہت سی بہت زور
پیدا ہو سکتا ہی — وہ معادن متحرک اور بہی غیر متحرک ہی — اوسی خشکی اور
تری مین جہان جہان چاہین وہان کام لی سکتے ہین اور وہ بالکل انسان کی مرضی کا

کا مستطیع رہتا ہی سوائی اسکی کہ اسمین زیادہ زر صرف ہوتا ہی اور کچھہ نقصان
نہین — اس زمانہ مین باستعانت دخان کی باریک سی باریک تاگا اور مضبوط
اور موٹی سی موٹا رسّا تیار کیا جاتا ہی — اسکی مدد سی کلین چلتی ہین اور گاڑیان چلانی
ہین — قصہ کوتاہ سب کام جنکے کرنے مین بڑی سی بڑا زور مطلوب ہوتا ہی دخان
کی استعانت سی انجام دئی جاسکتی ہین — معادن بیجان کو اکثر کامون
کی انجام دینی مین معادن جاندار پر ترجیح دیتی ہین اور باعث اسکی یہ ہین —
اول انمین خرچ کم ہوتا ہی مثلاً تیاری مین ایک کل دخانی کی جسمین سو گھوڑون
کا زور ہو دنی تھوڑا روپیہ بہ نسبت اُس روپیہ کی خرچ ہوتا ہی جو کہ اُتنی گھوڑون
کی خریدنی مین جتنی کا کام اُس کل سی انجام پاتا ہی صرف ہووی اور جب کہ اُس
کل کو استعمال کرتی ہین تب اسکا بہت ہی تھوڑا خرچ رہتا ہی — دوم
اُسی بلا توقف کام لیا جاسکتا ہی برعکس اسکی جانورون کی آرام اور دم لینی کی
لئی عرصہ دراز مطلوب ہوتا ہی — سیوم — انمین کچھہ خوف نہین ہی کیونکہ
بسبب انکی جاندار نہونی کی ہم اون پر بموجب قواعد مقررہ کی حکمرانی کر سکتی
ہین — دخانی کلونمین خوف فراری ہونی اور ڈر کر ٹھہر نیکا نہین ہی جیسا کہ
جانورون کی صورت مین — چہارم ہم انسی بدون مارنی یا اذیت
دینی کی کام لی سکتی ہین مگر ایسا جانورون کی صورت مین نہین ہو سکتا کیونکہ انکو
ضرور تکلیف اور اذیت ملتی ہی — پنجم انسی نہایت تیز حرکت پہونچ سکتی
ہین اور اسی لئی صرف اوقات کم ہوتا ہی — علاوہ ان فائدون مذکورہ
بالا کی اور بہی بہت فائدی ہین — بوسیلہ وسائل مذکور الصدر کی صرف زور ہی
نہین پیدا ہو سکتا ہی بلکہ کلین بہی بنائی جاسکتی ہین جنسی اُس زور کو کسی امر کی انجام

استعمال معادن طبیعی کا

دینی ہین کام مین لاسکتے ہین — مثلاً جب استوانہ اور وہ ظرف کل دخانی کا جسمین پانی جوش ہوتی کو رکہا جاتا ہی تیار ہو جاین تو ہم بوسیلہ بخار کی زور پیدا کرسکتی ہین مگر تب بہی ہمین احتیاج پیرم اور پٹرون وغیرہ کی ہوتی ہی تاکہ ہم اُس زور سے فائدہ اوٹہاوین — جب ہم گہوڑونکو بوجہہ کہینچنی کی واسطی صدہا لیتی ہین تو ہمکو گاڑی اور چہکڑون وغیرہ کی بوجہہ اوٹہانی کی لئی ضرورت ہوتی ہی — یہہ سب کلین بوسیلہ جنکی واسطی سرانجام کسی امرکی زور لگایا جاتا ہی مختلف صورتین اُن آلات کی ہین جنکو حکمت مین قوای عملی کہتی ہین اور بوسیلہ اِن کلون کی ہم اُس زور کو جو معادن طبیعی کی استعانت سی حاصل ہوتا ہی جس طرحسی چاہتی ہین استعمال کرسکتے ہین —

علاوہ اِن معادن کی جنسی زر پیدا کیا جاتا ہی بعضی چیزون مین اور مختلف خواص ہین جنسی فوائد عظیم کارہای روزمرہ کی انجام دینی مین حاصل ہوتی ہین — مثلاً بعضی فلزات ایسے ہین کہ جب انہین زیادہ گرمی پہونچتی ہی تو وہ پگہل جاتی ہین اور اس حالت مین اگر انکو سانچی مین ڈال دین تو وہ ٹہیک ویسی ہی شکل جو سانچی کی ہوتی ہی حاصل کرلیتے ہین — اس طور سی بہت محنت انسان کی بچتی ہی یا ایک خاص مقدار محنت مین قدر دینی کی قابلیت بہت زیادہ ہو جاتی ہی — اگر وہ دہات جسسے چہاپہ کی حروف بنتی ہین نہ پگہل سکتی تو ایک ایک حرف ہاتون سی بنانا پڑتا اور اس سبب سی حروف اور کتابین بہت گران ہو جاتین — لیکن اب ہمکو صرف ایک سانچا کسی حرف کا جو ہم چاہین بنانا پڑتا ہی اور اگر اس سانچی مین پگہلی ہوئی دہات ڈالی جاوی تو شکل حرف کی ہو [illegible] ہو جاتی دہات کی ٹہیک ویسی ہی بن

سوالات

بن جاویگی جیسی کہ سانچی کی تہی — اس طور سی ایکہی کاریگر کئی سو حروف ایک گہنٹہ مین بنا سکتا ہی — علیٰ ہذا القیاس چیزون مین اور بہت مختلف خواص جنکو ہم اپنے کام مین لاتی ہین ہوتی ہین لیکن وہ شمار مین اتنی ہین کہ بیان انکا اس مقام پر نہین کیا جا سکتا — ہر آدمی غور کرنی سے اپنی آپ بہت مثالین پا سکتا ہی —

سوالات

(۱) اپنی دل سی بنا کر مثالین اُس طور کی بیان کرو جنمین قابلیت قدر دینے انسان کی محنت کے زیادہ ہو سکتی ہی

(۲) جبکہ انسان کی محنت مین قابلیت قدر دینی کی بہت کم ہوتی ہی تب انکی کیا حالت ہوتی ہی

(۳) کبہی تمنی اس حالت کی آدمی دیکہی ہین — بتلاو کہ آیا وہ روزبروز دولتمند ہوتی ہین یا مفلس —

(۴) بہ نسبت زمانہ حال کی چار یا پانسو سال پیشتر محنت انسانی مین قابلیت قدر دینی کی زیادہ تہی یا کم —

(۵) سبب زیادتی قابلیت قدر دینی کی محنت کی کیا نتایج ظہور مین آئے ہین —

(۶) ایک اپنی دل کی بنائی ہوئی مثال مین فائدہ معادن طبیعی کا بیان کرو

(۷) بعضی کامون کے نام لو جنمین حرارت جو منجملہ معادن طبیعی کی ہی کام لیا جاتا ہی

(۸) بعضی کامون کی نام بیان کرو جنمین پانی سی مدد لیجاتی ہی

(۹) بعض فوائد لوہی کے جو ایک معادن طبیعی مین سی ہی بتلاو

سوالات

(۱) کونسی معادن طبیعی کا استعمال ایک جہاز کے چلانے مین ہوتا ہی

(۲) اُس طور کو بیان کرو جسمین گہوڑون اور بیلون کے وسیلہ سی قابلیت قدرتی محنت انسانی کے زیادہ ہوجاتی ہی

(۳) منجملہ حیوانات کی جنکو انسان محنت کیواسطی استعمال مین لاتاہی کون سب سے زیادہ قیمتی ہی

(۴) علاوہ اُن حیوانات کی جنکا ذکر اوپر متن مین ہوچکاہی کوئی اور بہی ہین جنکے زور سی انسان اپنی کام کرتاہی

(۵) کونسی حالتون مین زمین پر ہوا سب سی زیادہ سود مند معادن طبیعی ہی

(۶) ہوا اور دُخان مین سی کون پانی پر کشتی چلانی کی واسطی اچہاہی اور دلیل اسکی کیا ہی —

(۷) ریل رود یا سٹرک آہنی کی بنانی مین بادُخان کس کام کی ہی

(۸) واسطے دستکاری کی پہاڑی یا بسیط ممالک مین سی کون قسم زیادہ لائق اور موافق ہی اور کیون —

(۹) آیا دُخان یا بلندی سی گرنے والا پانی زیادہ طاقتور ہی —

(۱۰) کس سبب سی دُخانی گاڑی چہکڑے سے بہتر ہی

(۱۱) چکی مین کونسی حصے زور پیدا ہوتاہی اور کونسے حصے سے اُس زور کا فائدہ اُٹہاتی ہین —

(۱۲) بعض اشیاء کی اور خواصون کو بیان کرو جنکے وسیلہ سی انسان کی محنت مین قدرتی کی قابلیت زیادہ ہوسکتی ہی

(۱۳) مقناطیس کی کونسی خاصیت کو کپاس کی بنائی مین کام مین لائی ہین —

(۳۳) آتشی شیشہ کی بنانی مین کون خواص لفیز کا کام آتا ہی
(۳۴) جا دان کی بنانیمین کونسا خواص لوہی کا کام آتا ہی
(۳۵) گیشم مین کون کونسی اچھی خواص ہین اور اسکی کیونکر انسان کی محنت مین قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہوسکتی ہی

فصل سیوم تقسیم محنت کی بیان مین

فصول گذشتہ مین بیان ہوا ہی کہ انسان کی محنت مین دو طور سی قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہوسکتی ہی اوّل دریافت کرنے خواص چیزون کی سی اور خصوصًا وہ خواص جنسی زور پیدا ہوسکتا ہی اور دُوم ان مختلف حکمتون سی جنکی وسیلہ سی زور کسی کام کی انجام دینی مین استعمال کرسکتے ہین لیکن ابھی ذکر کرنا ایک اور چیز کا جسی محنت مین قدر دینی کی قابلیت بہت ہی زیادہ ہوسکتی ہی باقی ہی یعنی ابھی تقسیم محنت کا بیان کرنا رہ گیا ہی اور اسکی نتایج ہی بعض اوقات اتنی ہی عجیب ہوتی ہین جیسا کہ اوپر بیان ہوئی ہین — واضح ہو کہ تقسیم محنت سی مراد ہی معین کرنا ایک آدمی کا ایک قسم کی محنت پر سیکھی مقرر کرنیکی اُسی آدمی کو کئی قسم کی محنت پر — اگر ہم غور کرین تو ہمین دریافت ہوگا کہ یہی ایک امر بڑا باعث اُس فرق کا ہی جو درمیان وحشی اور دانا قومون کی ہوتا ہی — ایک وحشی آپ ہی اون سب چیزونکو جنکی اُسی احتیاج ہوتی ہی تیار کرتا ہی — وہ آپ ہی خیاط اور قصاب اور جیار اور نان بائی اور کسان اور نجار وغیرہ کا کام کرتا ہی اور نتیجہ اسکا یہہ ہی کہ وہ جاہل اور بہوکا اور ننگا اور بری مکان رہتا ہی اور مدت دراز تک بغیر کرنی کسی قسم کی ترقی کی اُسی وحشی حالت مین

---

* [illegible] ایکقدر کم کہا اور کم [illegible] ہی جو کہ جانون کی عوض مین کام آتی ہی

اوقات بسر کرتا ہی برعکس اسکی عقلمند اور دانا آدمی آپسمین ایک ایک پیشہ بانٹ لیتے
ہین یعنی ایک ایک آدمی فقط ایک ایکہی کام کے انجام دینی مین محنت کرتا ہی
— انجام اسکا یہہ ہوتا ہی کہ وہ بدون اُسقدر محنت کرنیکی جتنا کہ وحشی
کرتے ہین بآسانی تمام آرام دار مکان اور کپڑی اور کہانا وغیرہ جو ممد حیات
انسانی ہین حاصل کرتی ہین — جو شخص کسی چیز کی بنی کی ترکیب پر
غور سی دیکہیگا اُسی معلوم ہوگا کہ اُسمین کئی حصّی ہوتی ہین — مثلاً ایک قلمتراش
تیار کرنیکے واسطے ضرور ہی کہ ہم اوّل ایک پہلا تیار کرین اور بعد ازان اُسکو
جلا دین تب ایک دستہ کئی ٹکڑون مین بنا دین اور ان ٹکڑون کی جوڑنے کے لئے
کیلین تیار کرین اور جب یہہ سب اجزا کیلون سے جوڑے جا دین تب ایک
قلمتراش تیار ہو — پس معلوم ہوا کہ علم انتظام مدن مین تقسیم محنت سی یہہ
مراد ہی کہ اس کام کو اسطرح انجام دینا چاہئی کہ ہر ایک حصہ اُسکا ایک
ایک آدمی کی محنت سی انجام پاوی — اس طرح ہمکو دریافت
ہوتا ہی کہ انسان کی محنت مین قدر دینی کی قابلیت پر تقسیم محنت بہت زیادہ اثر
رکہتی ہی بہ نسبت کہ کبہی خیال مین بہی آسکتا ہی — جو کوئی کسی حرفہ کو
اختیار کرتا ہی وہ اس طریقہ پر ضرور عمل کرتا ہی — مثلاً اگر ایک مستری کو
بارہ میزین بنانی ہون تو وہ ایکدفعہ سب میزون کی پائی بنائیگا اور ایکدفعہ
سب کی ڈہکنی اور علی ہذا القیاس اور اجزا اور جب یہہ سب اجزا تیار ہو
جاوینگی تب وہ سبکو ایکدفعہ جوڑیگا اور اگر بہت آدمی ملکر فقط میزین ہی
بنائین اور ایک ایک آدمی انکی ایک ایک جزو کی بنانی مین محنت کری تو وہ ایک
وقت معیّن مین بہت میزین بنائینگی بہ نسبت کہ وہ الگ الگ بنانی یعنی فرض کرو کہ

تقسیم محنت

کہ ایک آدمی ایکدن مین ایک میز بناتا ہی اب اگر بارہ آدمی میزین بناوین اور ہر ایک
اُنمین سی فقط ایکہی حصہ کے بنانی مین کوشش کری تو بجائی بارہ میز بنانی کی شاید
بیس یا چوبیس بناوین گی — یہہ کچھہ ضرور نہین کہ وہ بیس یا چوبیس ہی بناوین مگر وہ
بارہ سی بالضرور کچھہ زیادہ تیار کرین گی — دلیلین اسباب کی کہ
تقسیم محنت کی وسیلہ سی انسان کی محنت مین قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہو سکتی
ہی بہت ہین — اوّل — اُسی نقصانِ وقت او رحکمت جو ایک کام کو چہوڑکر دوسرے
کام کو اختیار کرنے سی ہوتا ہی عائد نہین ہوتا کیونکہ جب ایک آدمی کسی کام کو
دیر تک کرتا ہی تو اسکو اسکی کرنی مین مہارت ہو جاتی ہی اور وہ اسکو آسانی
اور حکمت سی کرتا ہی — اگر وہ اُس کام کو چہوڑکر دوسرے کی طرف متوجہ ہووے
تو اُسی اُسمین مہارت نہین ہوگی اور اسی لئی وہ تمام وقت جو اوّل کام سے عادی
ہونے مین صرف ہوا تہا مفت رائگان جاویگا — دوم — جبکہ ایک آدمی مختلف
کام کرتا ہی تو اُسی مختلف آلات کی احتیاج پڑتی ہی یعنی وہ ایک کو دہرتا ہی اور دوسرے کو
اُٹہاتا ہی اور ظاہر ہی کہ اِس دہرنے اُٹہانے مین کسقدر وقت رائگان ہوتا ہی — ایک
کام کو ہمیشہ کرنی مین ایک ہی آلہ کی احتیاج پڑتی ہی اور اوسکو ایک طرح پکڑنے
اور درست کرنی سی سب کام نکل آتا ہی — یہہ خصوصًا ان پیشون مین حالت
ہوتی ہی جہان آلات کی درست کرنے مین وقت ہی نہین صرف ہوتا بلکہ زر بہی — مثلاً اگر
لوہار اپنی بہٹی کو گرم کری اور اُسی کسی اور کام کے کرنیکو چہوڑ دی تو ظاہر ہی کہ تمام
ایندہن جو اُس کی گرم کرنی مین صرف ہوا اور جو اُسی پہر اُسی حالت گرمی مین لانے
کو مطلوب ہی مفت رائگان جائیگا — سیوم — جب آدمی ایکہی کام کرتے نہین
مصروف رہتا ہی تو اُسی چالاکی اور چستی حاصل ہو جاتی ہی اور نہ یہہ باتین

تقسیم محنت

ہرگز کسی اور صورت مین میسر نہین ہو سکتی — ایک آدمی جو کبھی کبھی کیلین بناتا ہو
وہ ایکدن مین قریب آٹھہ یا نو سو کیلون کی بنائیگا لیکن ایک لڑکا جسنی کبھی کوئی اور
کام بجز کیل بنانی کی نکیا ہو وہ غالب ہی کہ ایکدن مین قریب تین چار ہزار کیلون کی
تیار کرلیگا — چہارم — تقسیم محنت کے سبب سے ایک نوع کی سہولت واسطی دریافت
کرنی کلون اور آلات کی جنکی استعانت سی محنت انسانی مین قدر دینی کی قابلیت
زیادہ ہو جاتی ہی حاصل ہوتی ہی — جب ایک کام کو کئی حصون مین تقسیم کرڈالو
تو ہر ایک جزو کی بنانیکے واسطے کلین بہت آسانی سی اختراع ہو سکتی ہین —
اگر کیل بنانی کی ترکیب کو مختلف حصون مین منقسم نکرتی تو کبھی کیل بنانی کی کل ایجاد
نہوتی — اگر کیل بنانی کی ترکیب کی تین حصے کئی جاوین یعنی ایک آدمی سلاخ بناتی
اور دوسرا اسکی ٹکڑی کری اور تیسرا ان ٹکڑون کی سری بنائی تو ظاہر ہی کہ ان مختلف
کامون کی واسطے ہر ایک ایک کل اختراع کرلیگا — لیکن اگر ایکہی وقت مین
کیل گول ہوتی اور کٹ جاتی اور اسکا سر بنتا تو اسکی بنانی کی واسطے کل بہت مشکل
سے اختراع ہوتی — پنجم — ایک چیز کی مختلف اجزا کی بنانی کی واسطے مختلف درجہ
شعور اور حکمت چاہئی — بعضے کامون کی کرنی کیواسطی بہت چالاکی اور تعلیم
مطلوب ہوتی ہی — بعضی کامون کی واسطے چار پانچ روپیہ روزینہ کی مزدور مطلوب
ہوتی ہین اور بعضی کام آٹھہ آنہ یا ایک روپیہ روزینہ کی محنت سی سرانجام پاسکتی ہین
— اب اگر طریقہ تقسیم محنت کا جاری نہو تو یہہ سب کام محنت گران بہا سی انجام
دئی جاوینگی — لیکن بسبب تقسیم محنت کی اہل حرفہ جس قسم کی محنت ادا جتنی کہ ضرور
ہوتی ہی کر داتی ہین اور اسطرح خرچ پیدایش کا گھٹ جاتا ہی —
نتائج تقسیم محنت کی اُن چیزون کے سستی قیمت ہو جانی سی جو ہر روز کام مین آتی ہین بخوبی

بخوبی عیان ہوتی ہین — مثلاً ایک عورت کو سوئیان مطلوب ہین اگر وہ کسی جوہری یا سنار یا کسی اور آدمی سی جسمین سوئی بنانی کی عادت نہو وی ان کی بنا دینی کی درخواست کری تو ظاہر ہی کہ فقط بڑی ہی نہین بنین گی بلکہ انکی بنانی مین زر بیجا خرچ ہوگا — لیکن اگر وہ شیفیلڈ* یا کسی اور خاص جگہ مین افراط سی بنین اور انکی ہر جزو کی بنانی مین مختلف آدمی مصروف ہو وین تو وہ صرف کرنیوالون کو صرف دو چار پیسی فی سیکڑا ہی نہین ملین گی بلکہ وہ تمام ولایتون مین لیجائی جاوین گی اور باوجودیکہ بسبب خرچ باربرداری اور فائدہ سوداگر اور دوکاندار کی جو انہین فروخت کرتا ہی انکی قیمت مقام تیاری کی قیمت سی زیادہ ہو جاوی گی مگر پہر بہی وہ تمام ممالک مین بہت ارزان بکین گی —

لیکن اسبات تقسیم محنت کی ایک حد ہوتی ہی اور یہہ حد چند باتون پر منحصر ہی — اوّل — فرض کرو کہ ایک چیز کی بنانی کی ترکیب چند حصّون پر منحصر ہی اگر ہم اسکو اُن حصّون مین تقسیم کر دین اور ایک ایک کام ایک ایک آدمی کو سپرد کرین تو ظاہر ہی کہ اس صورت مین محنت زیادہ تقسیم نہین ہوسکتی اور اگر ہم اسکو اور تقسیم کرین تو کچھ فائدہ نہوگا —

دوم — تقسیم ہونا محنت کا منحصر ہی اوپر کثرت اصل ایک آدمی یا ایک ملک کی — کیونکہ پہلی آدمی کو چاہئی کہ بہت روپیہ جمع کرلی تاکہ وہ کسی کام کو تقسیم محنت سی انجام دلواسکی — مثلاً فرض کرو کہ ایک کام کی بابت کر کہ تی ہین دس آدمی کی محنت مطلوب ہی — تو ضرور ہی کہ جو آدمی اسکام کو انجام دلوادی اسکی پاس استعداد مصالح اور ہتیار ہون کہ وہ اُن سب آدمیون سی محنت لی سکی — فقط یہی نہین

---

* شیفیلڈ [illegible] نام ایک شہر انگلستان کا ہی وہ لندن سی قریب ڈیڑھسو یا ستر انگریزی میل کا فاصلہ رکھتا ہی اور جسمین لوہی کا کارخانہ ہی

چاہئی بلکہ فرض کرو کہ وہ کام دس دن میں تیار ہوویگا تو اُس آدمی کی پاس لازم ہی کہ اتنا مصالح ہو کہ وہ ان آدمیوں کو اس عرصہ میں ہر دن یا کسی عوض کی مصروف رکھ سکی — اگر پیداواری جو اس کام سی تیار ہوئی ہو بیس روز تک نہ بکی تو چاہیے کہ اوسکی مالک کی پاس اتنی اصل ہو کہ ان بیس دن میں بہی وہ مزدوروں کو کام میں مصروف رکھ سکی — اسی باعث سی بقدر آبادی ایک ملک کی وہاں کارخانجات دستکاری کی مقرر نہیں ہوتی لیکن چاہئی کہ وہ اُس وقت تک نہیں بنائی جاویں جب تک کہ بہت سی اصل وہاں جمع ہو جاوی اور اُن کارخانجات سی فائدہ اسی وقت حاصل ہوگا جب کہ اصل بافراط موجود ہوگی — سوم جہانکہ احتیاج چیزوں کی اسقدر ہو کہ جو ہیں وہ تیار ہو دیں وہیں بک جایا کریں تو البتہ وہاں محنت منقسم ہو سکتی ہی — اگر دس آدمی تقسیم محنت سی سو شئیں بنا سکیں مگر انکی اُسقدر احتیاج ہو جتنا کہ ایک آدمی بنا سکتا ہی تو ظاہر ہی کہ اس صورت میں محنت تقسیم نہیں ہو سکتی — اور احتیاج بہی کئی باتوں پر منحصر ہی — مثلا احتیاج منحصر ہی اوپر عدد اور دولت لوگوں کی — ایک شہر میں جسمیں دس ہزار آدمی ہوں وہاں ٹوپیوں کی زیادہ احتیاج ہوگی بہ نسبت اس گاؤں میں جہانکہ کل سو آدمی ہوں یا ایک ہزار امیروں میں بہ نسبت ایک ہزار فقیروں کی زیادہ احتیاج ہوگی — اور یہ ایک اور دلیل ہی واسطی اثبات اسبات کی کہ دستکاری اور تقسیم محنت اسقدر بڑہتی ہیں جتنا کہ ملک بڑا ہوتا جاتا ہی اور اسمیں اصل زیادہ ہوتی ہی

بیان مذکورہ بالا سی دریافت ہوتا ہی کہ شہر کیوں اور نہریں اور سڑک آہنی لوگوں کی محنت کی واسطی کیوں سود ہیں — یہہ چیزیں بسبب گہٹائی خرچ باربرداری کی قیمت چیزوں کی سو کوس کی فاصلہ پر انکی

تقسیم محنت

اُنکی بیتی کی مقام سی اُنکی سستی کر دیتی ہین جتنا کہ وہ دس کوس کی فاصلہ پر
ہوتی تہین — پس ان چیزون سی عدد صرف کرنیوالونکا زیادہ ہوجاتا ہی
اور بسبب اسطرح زیادہ ہوجانی احتیاج کی اُن مقامون مین جہان
پہلی محنت تقسیم نہین ہوسکتی تہی اب ہوسکتی ہی —
یہہ بات ظاہر ہی کہ کسی شئی کی لاگت یا اُسکی پیدا کرنی کی خرچ سی اسکی احتیاج
اثر ہوتا ہی یعنی اگر اُس شئی کی لاگت بہت ہوگی تو اُس کی احتیاج کم ہوگی ورنہ
خلاف اسکی — اشیاء بیش قیمت فقط امیر ہی خریدتی ہین مگر دولتمند بمقابلہ
ساری آبادی کی بہت تہوڑی ہوتی ہین اور اسی لئی احتیاج اشیاء بیش قیمت
کی بہت تہوڑی ہوتی ہی — وہی اشیاء جنکو سب استعمال مین لا سکتی
ہین اور جنکی خریدنیکا مقدور سبکو ہوتا ہی بہ سبب زیادہ مطلوب ہونی کی بہت
سستی تیار ہوسکتی ہین — یہانسی ظاہر ہوتا ہی کہ تقسیم محنت اور اسکی سبب سستی
گہٹ جانا قیمت چیزونکا غریبونکی حق مین زیادہ مفید ہوتا ہی بہ نسبت کہ دولتمندون
کے — جواہرات اور زیور اور قیمتی لیس وغیرہ انگلستان مین بہ نسبت تیس
یا چالیس برس پہلی کی اب کچہہ بہت سستی نہین ہین لیکن روئی اور اون کی
کپڑی اور اشیاء مصنوعی جو مدحیات انسانی ہین اندنون مین وہان نصف
یا تین چوتہائی قیمت کو قیمت سابق سی دستیاب ہوتی ہین اور یہہ اُن لوگونکی واسطے
بہت فائدہ کی جو روپیہ اشیاء لابدی کی خریدنی کی واسطے بہت مشکل سے فراہم
کرتی ہین اور جنکی پاس زر واسطے خریدنی جواہرات کی نہین ہی یعنی یہہ ایک بڑا
فائدہ یہی رہ مفلسون کی واسطے ہی — ابہی ذکر کرنا ایکسا ور تقسیم
محنت کا باقی ہی اور وہ تقسیم ہونا محنت کا ہی درمیان ملکونکی — سبب اسمات کی ذکر

سوالات

ہیں کہ رنگپور اور ہگلی اور بردوان اضلاع شمالی ہیں اور گیہوں اور اُون اور سن اور ریشم وغیرہ اضلاع جنوبی میں نہیں پیدا ہو سکتی — بعضی ضلعوں میں کوئلہ پیدا ہوتی ہیں اور بعضوں میں نمک بعضوں میں لوہے کی کانیں ہوتی ہیں اور بعضوں میں تانبے کی — بعضی ملک ہموار اور قابل زراعت کی ہوتی ہیں اور بعضی ناہموار اور پہاڑی اور لائق چرائی مویشی کی بعضی ملک لائق پیدا کرنی اشیاء دستکاری کی ہوتی ہیں اور بعضی لائق زراعت کی — ہم جب یہہ حال پاتی ہیں تو ظاہر ہی کہ مرضی اللہ تعالی کی یہہ ہی کہ ہر ملک حتی الوسع صرف انہیں چیزونکی پیدا کرنیمیں کوشش کری جنکے پیدا کرنیکی قابلیت اُسی قضا و قدر سی حاصل ہی اور اور چیزونکو غیر ملکونسی جہانکہ وہ آسانی پیدا ہو سکتی ہیں بذریعہ ابتدال کی اپنی چیزونسی بہم پونہچاوی — ایک ملک کو گیہوں اور دوسری کو سن بہت سستی بہم ہو سکتی ہیں اگر وہ دونو بجاے پیدا کرنی گیہوں اور سن کی صرف وہی چیزیں پیدا کریں جنکی پیدا کرنیکی انکو بہت سہولت حاصل ہی — اسطرحکی ملکوں کی نظم اور نسق سی مرضی الہی خوب عیاں ہی یعنی مشیت ایزدی مقتضی اسبات کی ہی کہ ملکوں اور لوگوں میں آمد و رفت اور اتحاد ہو جاوی اور وہ اسقدر خوش اور کامیاب ہوں جسقدر کہ اُنسی ایک دوسریکو فائدہ پہونچی —

سوالات

(۱) اپنی دل سی کوئی ایسی مثال دو جسمیں معلوم ہو کہ تم تقسیم محنت سی کیا مراد لیتی ہو
(۲) کوئی ایسی مثال دو جسمیں تقسیم محنت نئی بات کی دریافت کرنی اور ایجاد کرنی اور کسی ہنر کی کہ نہیں ظاہر ہو —
… سی تھوڑی پیشونکا نام لو جنمیں جوتی بنانی کی محنت تقسیم ہو سکتی ہی

(۴) تہوڑی ایسی پیشینہ بتاؤ جنہین الگ گھر بنائی کی محنت تقسیم ہو سکتی ہی—
(۵) تم کیل بنائی کی محنت کو کئی حصوں مین تقسیم کر سکتی ہو—
(۶) سوئی بنائی کی محنت کو کئی حصوں مین تقسیم کرو—
(۷) فرض کرو کہ کسی آدمی نی تمہین پچاس کرسی بنانی کو تعین کیا اگر تم انکو اپ ہی بناؤ تو بتاؤ کہ تم اس کام کو کیونکر کروگی تاکہ تمہین تہوڑی محنت کرنی پڑی اور وقت بہی کم خرچ ہو—
(۸) فرض کرو کہ تم اسقدر کرسیاں بیچ سکتی ہو جتنی کہ تم تیار کر سکو اور فرض کرو کہ تمہنی بیس کاریگر نوکر رکہی تو اب بتاؤ کہ تم انسی کسطرح کام لوگی تاکہ تمہارا کام تہوڑی محنت سی انجام پا دی—
(۹) کونسی صورت مین دس ہزار کرسئین بہت سستی دستیاب ہونگی ایا جبکہ وہ ایک نمونہ کی ہین یا مختلف کی اور اس فرق کا کیا باعث ہی—
(۱۰) اسباب کا کیا باعث ہی کہ اگر تم ایک میز خرید و تو ہمکو زیادہ قیمت دینی پڑتی ہی اور اگر بہت میزین خرید و تو فی میز بہ نسبت پہلی کم قیمت دینی پڑتی ہی
(۱۱) اسباب کا کیا باعث ہی کہ کارخانون مین لڑکی بعضی کاموں کی کرنی مین بہت چالاک ہو جاتی ہین—
(۱۲) بیان کرو کہ کیونکر کارخانون مین لڑکون اور عورتون کی رکہنی سی کفایت ہوتی ہی
(۱۳) اگر تم یہان ایک قلمتراش کسی کاریگر سی بنواؤ تو اسکی کیا قیمت ہوگی اور اگر تم ایک چاقو جو کہ شیفیلد مین بنا ہی خرید و تو اسکی کیا قیمت ہوگی اور کس سبب سی ان دو قیمتون مین فرق آتا ہی اور وہ سب باتین بیان کرو جن پر ہونا اس فرق کا منحصر ہی—
(۱۴) بتلاؤ کہ انگلستان اور ممالک متفقہ امریکا مین سی کونسا ملک قابل پیدا کرنی ان

اشیاء مصنوعی کی ہی جو کارخانون مین تیار ہوتی ہین اور اسکا کیا باعث ہی

(۱۵) کس قسم کی دستکاری کی اشیاء ابتدائی آبادی کسی ملک مین تیار ہو سکتی ہین اور اسکا کیا باعث ہی —

(۱۶) کوئی مثال دیکر بتلاؤ کہ تم اُن فایدون سی آگاہ ہو جو کہ ایک آدمی کو ایکہی کام پر تعین کرنی سی نکلتی ہین —

(۱۷) اُن فائدون کو بیان کرو جو روئی کی کام کو تقسیم محنت سی کرنیمین حاصل ہوتی ہین —

(۱۸) فرض کرو کہ ایک گانو مین ایک مقام پر پانی بلندی سی گرتا ہی اور اُس مقام مین کپڑا اسی قدر سستا تیار ہو سکتا ہی جتنا کہ اور مقامون مین مگر فرض کرو کہ بسبب خراب ہونے راہون کی خرچ باربرداری کا اتنا تہا کہ قیمت کپڑی کی مقام فروخت پر پہونچنی کی وقت دوگنی ہو جاتی تو اب بتاؤ کہ اُس گانو کی رہنی والی کو واسطی اپنی بہبودی کیا کرین —

(۱۹) اگر خرچ چیزون کی پیدا کرنیکا یا اُنکی لاگت بہت کم ہو جاوی تو بتاؤ کہ اس سی دولتمند کو زیادہ فائدہ ہوگا یا غریبون کو —

(۲۰) وہ باعث بیان کرو جنسی معلوم ہوتا ہی کہ حکمت ایزدی مقتضی اس بات کی ہی کہ ہر ملک خاص چیزون کی پیدا کرنیمین کوشش کری

فصل چہارم متعلق اوپر اُن فوائد کی جو محنت مین قدر دینی کے قابلیت کے زیادہ ہو جانی کے سبب نکلتے ہین

محنت کرنی سی مقصود بہم پہنچانا وسیلون آرام اور آسایش کا ہوتا ہی — کسان ... ہون اور اناج پیدا کرنیکی محنت کرتا ہی اور درزی کا نتیجہ ... اور ... واسطے ... پوشاک کی اور موچی واسطے موجود کرنی جوتون کی محنت کرتا ہی اور علی ہذا القیاس

ہذا القیاس اور بھی اہل پیشہ — اس صورت میں جسقدر انسان کی
محنت مین قدر دہی کی قابلیت زیادہ ہو وتنی ہی وسیلہ آرام اور اسایش کی جو
ایک متنفس ایک مقدار معین محنت سی بہم کرتا ہی زیادہ ہونگی — اگر ایک
کسان سال بھر کسی زرخیز زمین پر محنت کری تو اسکی محنت مین قدر دہی کی
قابلیت زیادہ ہوگی بہ نسبت اس صورت کی کہ وہ اسی محنت کو کسی بنجر زمین پر
صرف کری یعنی دسی قدر محنت سی ایک صورت مین تو وہ سو من گیہوں پیدا
کرتا ہی اور دوسری مین صرف دہی من — سب جانتی ہین کہ یہہ ایک فائدہ
ہی اور یقین ہی کہ ہر شخص زیادہ تر نفع بخش زرخیز زمین لینا چاہیگا بہ نسبت سوکھی
بنجر کی — اب اگر بنجر زمین کہات ڈالنی یا کسی اور ترکیب سی زرخیز
ہو جاوی تو ویسا ہی نتیجہ نکلتا ہی جیسا کہ اگر کسان بوسیلہ بہتر اور مستعدتر آلات
کی ایکدن کا محنت سی بہ نسبت پہلی کی دگنی چیز پیدا کر سکی — یہہ فائدہ
جتنا کہ کسان کی حالت پر صادق آتا ہی ویسا ہی دستکاروں اور اور قسم کے
مزدوروں پر بھی — ایک نجار جسکو اپنی پیشہ کو پہلی پہلی سیکھتا ہی تو ہفتہ مین
ایک میز سی زیادہ نہین تیار کر سکتا اور اسی لئی اسکی محنت مین قدر دہی کی
قابلیت بہت نہین ہوتی مگر جتنا کہ وہ ہوشیار ہوتا جاتا ہی ویسا ہی وہ میز کو کم
وقت مین تیار کرتا ہی — لیکن آخر کار جب وہ ایک دن مین ایک میز بنانی لگتا ہی
تو اسکی محنت مین پہلی کی نسبت سی چھہ دفعہ زیادہ قدر دہی کی قابلیت ہو جاتی ہی
اور وہ اسی قدر محنت سی چھہ دفعہ زیادہ وسیلہ آرام اور آسایش کی بہم کرنی کی
قدرت رکھنی لگتا ہی — اگر وہ بوسیلہ اوزار یا کل کی اور نیز بالتقسیم محنت کی ایکدن
مین دو میزین بنا سکی تو ظاہر ہی کہ اسکی محنت مین اور بھی زیادہ قدر دہی کی

قابلیت بڑہ جائیگی اور وہ قابل بہم کرنی زیادہ اشیاء آرام کی ہو جائیگا— ایسی ہی اگر انسان ہات سی بن استعانت آلات کی کات اور بُن سکتا تو ایک آدمی بہت تہوڑا سوت اور کپڑا کات اور بُنتا اور اسکی محنت مین قدر دینی کی قابلیت بہت ہی کم ہوتی— اگر وہ چرخا اور منسج بناتی ایجاد کرے تو اوسکی محنت فی الفور بہت قیمتی ہو جاتی ہی اور وہ بہ نسبت پہلی کی دس یا بیس دفعہ زیادہ چیز تیار کرسکتا ہی اور مقدور بہم کرنی بہت سی آرام دینی والی اور ضروری چیزون کا رکہتا ہی اگر ہم اسکو کاتنی اور بُننی کی کلین دین تو اسکی محنت مین قدر دینی کی قابلیت بہت ہی زیادہ ہو جائیگی اور چونکہ وہ ایک مقدار معین محنت سی زیادہ وسیلہ آرام اور آسایش کی بہم کرتا ہی تو اسکی حصہ مین بہی بہت سی آرام دینی والی چیزین آوینگی یعنی وہ بہ نسبت پہلی کی زیادہ خوش اور دولتمند ہو جائیگا— کوائف اور واقعات روزمرہ سی دریافت ہوتا ہی کہ فی الحقیقت ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہی— محنت مین باشندگان امریکا[1] شمالی اور اہل ہند کی جو بدون کلون اور بغیر تقسیم محنت کی کام کرتی ہین بہت ہی کم قدر دینی کی قابلیت حاصل ہی— انسان بدون آلات کی بہت تہوڑی قدر دے سکتا ہی یا بہت تہوڑی وسیلہ آرام اور آسایش کی بہم کرتا ہی اور اسی لئی وہ بہت مفلس ہوتا ہی— تمام مال اہل جزیرہ ویسٹ انڈیز[2] کا ایک کمل اور ایک کمان اور تیرون مین مشتمل ہوتا ہی اور مال اہل ہند کا مشتمل ہی دو چار کہانی کی برتن اور روئی کی کپڑون پر بر عکس انکی حالت مزدوران انگلستان کی دیکہنی چاہئی انکی پاس مکانات صاف و سترے کہانا پینا اور پوشاک

---

[1] امریکا — ایک بر اعظم جو غرب کو بحر اطلانٹک کی واقع ہی America. Atlantic

[2] ویسٹ انڈیز — نام چند جزائر کا جو شرق کو امریکا کی واقع ہین West Indies

وغیرہ سب مہیا ہیں علاوہ ازیں انکو مقدور اپنی اولاد کو تربیت کروانی کا ہے — اسی طرح یہہ بات تجربہ سے ہمیشہ دریافت ہوتی ہے کہ جتنی کہ محنت میں قدر دہی کی قابلیت زیادہ ہوتی ہے وتنی ہی مزدور کی اجرت بھی زیادہ ہوتی ہے اور اتنا ہی سب آدمیوں کو کیا امیر کیا غریب فایدہ ہوتا ہے — فقط یہی بات مفید نہیں کہ ایک شخص کی محنت میں قدر دہی کی قابلیت زیادہ ہو جاوے بلکہ چاہیے کہ جہان تک ممکن ہے سب آدمیون کی محنت میں قدر دہی کی قابلیت زیادہ ہو — کیا یہہ ایک فایدہ نہیں ہے کہ فصل گیہون اور روئی اور چاول وغیرہ کی اور محاصل کانون کلون اور مکانون کا ہے گر اگلا سال آیندہ میں دوسی قدر محنت سے دوگنا بہ نسبت اس سال کی ہو جاوے تاکہ ہم ایک دن کی محنت سے دوگنی مقدار روٹیون اور کپڑے اور اسباب اور اور ضروریات وغیرہ پر قابض ہون — بسبب استعمال کلون اور بانٹ کر محنت کرنیکی انسان کی محنت میں قدر دینے کی قابلیت کی زیادہ ہو جانی سے بعینہ یہی نتیجہ نکلتا ہے جو کہ اوپر مذکور ہوا — اس تبدیلی سے خصوصًا مزدورون کو بہت فایدہ ہوتا ہے — فرنگستان میں جہانکہ اب کوئی چیز بدون کل اور تقسیم محنت کی نہین بنتی امیر زمانہ حال کا بہ نسبت اپنے بزرگون کی اتنا بہتر حالت میں نہیں ہے جتنا کہ ایک مزدور اب کی زمانہ کا بہ نسبت اُن مزدورون کی جو کہ محکوم ظلم اور جہالت فیوڈل سسٹم* کی تھی ہے — ہر ملک کی امیرون کو جنکی پاس اشیاء لابدی اور عیش اور آرام کی چیزین بافراط تمام ہوتی ہیں محنت میں قدر دہی کی قابلیت کی زیادہ ہو جانی سے بہت کم فایدہ ہوتا ہے مگر اسی مزدور اور محنت کشون کو بہت فایدہ پہونچتا ہے کیونکہ یہہ ایک...

* فیوڈل سسٹم Feudal system یعنی نظام اقطاعی اور مراد اس سے وہ زمانہ ہے جبکہ ... بادشاہوں سے جاگیر پاتی تھی اور انہیں اپنی متوسلونکو اسی شرط پر دیتی تھی کہ ہر وقت ضرورت کی وہ اُن کا ...

اصلاح سے اسمین انہین کچھہ نہ کچھہ ارام پونہچتا ہے جس سے پہلے اونہین دسترس نہ تہی — ایک آدمی جسکے ایک لاکھہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہو اسے کیا فرق معلوم ہوتا ہے اگر اُسے کوئلے دس یا چالیس روپیہ من اور رسید آٹھہ یا بیس روپیہ اور کپڑا دو یا سات روپیہ گز اور بانات پانچ یا بیس روپیہ گز بانات لگی وہ ان چیزونکو دونون قیمتون پر خرید سکتا ہے — لیکن اُس شخص کو جسکی تین چار سو روپیہ سالانہ کی آمدنی ہو ان قیمتون کے فرق سے بڑا فایدہ ہے — اسمقام سے ظاہر ہے کہ اصلاحین یا کلون کا جنکے وسیلہ سے محنت مین قدر دینے کی قابلیت زیادہ ہو جاتی ہے خصوصًا انکے حق مین مفید ہے جنکو روزی بہم کرنے کے واسطے محنت کرنی پڑتی ہے — اس نتیجہ پر یہہ اعتراض منقول کیا جاتا ہے کہ محنت مین قابلیت قدر دینے کی زیادہ ہو جانے کے سبب سے احتیاج محنت کی کم ہو جاتی ہے اور بیچارے مزدور بیکار رہتے ہین — اس پر ذرا فکر کرنا ضرور ہے کیونکہ اس اعتراض کو بعض لوگ اپنے خیال مین فقط صحیح ہی نہین جانتے تہے بلکہ اسکی صحت جاننے کے سبب سے ایسے [illegible] ہوئے یعنی بعضے آدمیون نے اس غلطی کے سبب جا بجا کارخانون کو خراب کر ڈالا اور کلون کو توڑ دیا — واسطے انکے سمجہانے کے [illegible] کے سمجہانے کو [illegible] کہ ہم واقعات روزمرہ پر غور کرین — اگر کسی طالب سے یہہ سوال کیا جاوے کہ ہندوستان مین وہ کونسے کارخانے ہین جنمین بہت سے کاریگر کام کرتے ہین اور [illegible] بہت کاریگر جیسے [illegible] تو [illegible] کہ وہ یہہ جواب دینگے کہ وہ روئی اور لوہے کے کارخانہ ہین — لیکن اگر اس [illegible] کہ محنت بچانے والی کلین کن کارخانون مین بہت کام آتی ہین تو [illegible] مین بہی انہین کارخانون کا جو ابہی مذکور ہوئے ہین نام لینگے اور اگر ململ اور [illegible] کارخانون کو مقابلہ کرکے دیکہین تو ہم یہی نتیجہ نکالینگے جسکو پاتے ہین کہ ایک

کہ ایک کارخانہ مین تو کلین بہت تہوڑی کام مین آئی ہین اور دوسری مین بہت افراط
سی اور اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ململ کی کارخانون مین مزدورون کو بہت تہوڑی
اُجرت ملتی ہی اور روئی کی مین بہت زیادہ اور یہ کہ اول مین روز بروز مزدور
گہٹتے جاتے ہین اور دوسری مین روز بروز زیادہ ہوتی ہین —
یہہ واقعات واسطے بنائی اسباب کی کہ کلون کی کام مین لانی سی کیا نتیجہ نکلتا ہے
کافی اور شافی ہین — فرض کرو کہ کسی ضلع مین دس ہزار گز روئی کا کپڑا صرف
ہوتا ہی اور یہ کہ اس کپڑی کے بنانی کی لئی سو آدمی مطلوب ہین — اب اگر یہہ دس
ہزار گز کپڑا پچاس آدمی بنا دین تو ظاہر ہی کہ پچاس باقی بیکار ہو جاوین گی لیکن
فرض کرو کہ اس تبدیلی سی کپڑا جو کہ پہلی روپیہ گز بکتا تہا اب آٹھہ آنہ گز بک
سکتا ہی اور اب دو چند کپڑا بہ نسبت پہلی کی استعمال مین آ سکتا ہی یعنی بیس ہزار گز
کپڑی کی احتیاج ہوگی تو احتیاج کاریگرون کی اتنی ہی ہوگی جتنی کہ پیشتر تہی [illegible]
اور حالت ہر کاریگر کی ویسی ہی رہیگی لیکن اب فرض کرو کہ جب ایک روپیہ گز بکتا
تہا تب وہی خرید سکتی تہی جنکی سالانہ آمدنی دس ہزار روپیہ تہی لیکن جب قیمت
کپڑی کی آٹھہ آنہ فی گز ہو گئی تب وہی خرید سکتے ہین جنکی آمدنی پانچ ہزار روپیہ
سالانہ ہی — ایک ملک مین پانچ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی والی دو چند سی بہی
زیادہ ہین بہ نسبت دس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی والون کی ہوتی ہین اس لئی
یہہ سمجہنا چاہئی کہ لوگ احتیاج کپڑی کی زیادہ کرینگی اور مزدورونکو اپنی پہلی جگہ حاصل
ہین کر دینگی — اسی احتیاج کپڑی پر احتیاج اُن لوگونکی جنکی سالانہ آمدنی چہہ
سات آٹھہ اور دس ہزار روپیہ کی ہی اور جو زیادہ کپڑا اسی [illegible] دس ہزار
والون کی استعمال کرنی مین جمع کرتی چاہئی اسی نتیجہ یہہ اسبابات کو کہ سبب گہٹ

جانے قیمت کے کپڑا اُن کاموں میں جنہیں وہ پہلے بسبب گرانی کی استعمال نہیں ہو سکتا
تھا کام میں آتا ہی جمع کرو — جب ہم اِن سب باتوں کا خیال کریں تو ہم دریافت
کر لینگے کہ کیونکہ جتنا کہ محنت میں قدردہی کی قابلیت زیادہ ہوتی ہی اور جتنی کہ
محنت بچانی والی کلیں استعمال میں آتی ہیں وتنی ہی احتیاج مزدوروں کے زیادہ
ہوتی ہی — صرف یہی فایدہ نہیں ہی جبکہ کلیں مستعمل ہوتی ہیں اور مزدوروں
کو بسبب اُنکی اُجرت زیادہ ہو جانے کے فایدہ ہوتا ہی اُسی اثنا میں اور لوگونکو
ایک اور طرح سی فایدہ ہوتا ہی — مزدور بلکہ اور سب آدمیوں کو بسبب مستعمل
ہونی کلوں کے سب چیزیں بہت سستی ملنے لگتی ہیں — سب جانتی ہیں کہ انگلستان
میں رُوئی اور اون کا کپڑا اور اور اشیاء آرام کے اور کتابیں اور قالین
وغیرہ اب کتنی زیادہ سستی بہ نسبت پہلے کے دستیاب ہوتی ہیں — یہہ اشیاء
کچھہ اب سستی ہی نہیں ہیں بلکہ سابق کی نسبت سی اب بہت خوب بنتی ہیں — چھینٹیں
اور چینی کے برتن اور اور اشیاء انگلستان میں بہت سستی اور خوبصورت
دستیاب ہو سکتی ہیں ان چیزوں سی مزدور معہ اور لوگوں کے مستفید ہوتا ہی
اسلیئے اسکو دو چند فایدہ ہوتا ہی یعنی ایک تو اسکی اجرت زیادہ ہو جاتی ہی اور
دوم قیمت ان چیزوں کی جو کہ وہ معہ اور لوگوں کی خریدتا ہی سستی ہو جاتی ہی
لیکن مہاجن کی روپیہ کا سود نہیں بڑھتا ہی یعنی اسکی اُجرت وتنی ہی رہتی ہی
اسکو صرف اتنا ہی فایدہ ہوتا ہی کہ وہ اُن اشیاء کو جنکی اُسی طلب ہوتی ہی
سستا خریدتا ہی — بیان مذکورۂ بالا سی ظاہر ہی کہ لوگوں کو خواہ
امیر خواہ غریب خواہ پیدا کرنے والی خواہ خرچ کرنیوالی کوئی ہوں سب کو کلوں
کو استعمال ہونی سی فایدہ ہوتا ہی — اُسی ذکر سی یہہ بھی ظاہر ہی کہ موجد کلوں کے

سوالات

کلون سے لوگون کی بڑی مربی ہوتے ہین — یہان سے یہہ بات عیان ہی کہ تعصب اُن لوگون کا جو کلون کی بنی کو بُرا کہتے ہین کتنا بیجا اور زبون اور ناشایستہ ہی — جب کوئی چیز ایسی ایجاد کی جاوے جسسی حالت لوگون کی بہتر ہوسکے تو ہمکو یہ لازم ہی کہ ہم بہت خوش ہون اور یہہ بہی ظاہر ہی کہ اگر ایک شخص کو فایدہ ہووے تو سب کو فایدہ ہوگا اور کوئی مثال ایسی نہین ہی جسمین جب اور لوگونکو فایدہ ہووے تو ہم کو نہو —

سوالات

(۱) فرض کرو کہ ایک ملک مین سب کلین جاتی رہین اور کوئی آدمی تقسیم محنت سے کام نہین کرتا تو بتاؤ کہ اس ملک کی کیا حالت ہوگی

(۲) فرض کرو کہ اب جوتی پانچ روپیہ کو بکتی ہین اگر کوئی ترکیب ایسی نکلے کہ دو دو ہی روپیہ کو بکنی لگین تو ہم تو سمجھتے ہین کہ کیا اسمین سب لوگون کو فایدہ نہین ہوویگا — اور فرض کرو کہ سب قسم کی کاریگر کسی ترکیب سے اپنی اشیا کی قیمت اسی نسبت سے گہٹا دیوین یعنی نصف کر دین تو اسکا کیا نتیجہ نکلیگا

(۳) انگلستان مین اگر قیمت کوئلون کی گہٹ جاوے تو کن آدمیون کو بہت فایدہ ہوگا یعنی ایا امیرون کو فایدہ ہوگا یا غریبون کو یا مزدورکو یا سرمایہ والی کو اور [illegible] فایدہ ہونی کی کیا وجہ ہی —

(۴) محنت بچانی والی کلون کی مستعمل ہونی سے احتیاج مزدورون کی کم ہوجاتی ہی یا زیادہ اور اپنی جواب کو مع دلایل بیان کرو —

(۵) دلیل دیکر بیان کرو کہ محنت بچانی والی کلون کی مستعمل ہونی سے تنخواہ [illegible] گہٹ جاتا ہی یا بڑہ

(۶) انگلستان مین کلون کے مستعمل ہونے سی روئی کی کارخانون مین محنتانہ مزدورون پر کیا اثر ہوا ہی —

(۷) اکثر انگلستان اور فرانس مین اُن مزدورون نی جو ہاتھ سی وقت کی کلون پر کام کرتی ہین مجتمع ہوکر نئی کلون کو توڑ ڈالا تم بتاؤ کہ یہہ کیا بات مناسب عقل کے تہی اور کیا انکی توڑنی سی انکو فایدہ ہوتا —

(۸) فرض کرو کہ مزدور مذکورہ سوال ہفتم نئی کلون کو مستعمل نہونے دیتی تو اسکا کیا نتیجہ نکلتا اور تمہارا جواب کس وجہ پر مبنی ہی —

(۹) فرض کرو کہ روئی کی کارخانہ توڑ دئی جاتی اور کہ روئی فقط ہاتہون سے کاتی اور بُنی جاتی تو اسی روئی کاتنی والون اور جولاہون اور تجار اور ملاحون اور کپاس بونی والون اور قصبہ کو نا سب لوگون کی حالت پر کیا اثر ہوتا —

باب سوم

بیچ بیان اُن حالتون کی جنسی محنت کرنیکی واسطے بہت ترغیب ہوتی ہی —

فصل اول — بیان مطلب کا عام طور پر

اب تک ہمنی ذکر اصل اور محنت کا کیا ہی اور اسی اثنا مین یہہ بھی بیان کیا ہی کہ مال اور آرام کی چیزین محنت کی سبب سی حاصل ہوتی ہین — پس ضرور ہوا کہ لوگ ایسی حالت مین رکھی جاوین کہ اُنسی خوب محنت ہوسکے کیونکہ محنت ہی پر فرد انسانی کی تمام عیش و آرام کا مدار ہی — اگر ہم غور سے دیکہین تو یاد رہیگی کہ اشخاص اور اقوام مین درجہ محنت اور لیاقت کی بہت مختلف ہین — یعنی بعضی آدمی بہت محنت کرتی ہین اور بعضی بہت نہو تی ہی — مثلاً ترک اپنی کاہل

حالتین پیدایش کی

کاہل ہین کہ وہ سستی کی واسطے ضرب المثل ہین علی ہذا القیاس اکثر ان ملک کی رعایا کا بھی ایسا ہی حال ہوتا ہی جہانکہ بادشاہ اختیار کل رکھتا ہی اور اکثر غلام بھی کاہل اور کام چور ہوتی ہین برعکس انکی رعایا ملکہای آزاد کی بہت محنتی اور جفاکش ہوتی ہی — جیسیکہ اہل انگلنڈ٭ اور اہل ہولنڈ اہل سوٹزرلینڈ اور اہل امریکا کا حال ہی — بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ ایکہی ملک مین ایک زمانہ مین تو لوگ بہت محنت کرتی ہین اور دوسری مین کم — ایام نااتفاقی ملک اور انقلاب حکمرانی مین لوگ بہت کم محنت کرتی ہین کیونکہ ان ایام مین وہ اس بات امر سی مطمین نہین ہوتی کہ وہ اپنی محنت سی ثمرہ حاصل کرین گی — ان اختلافو مین بخوبی غور کرنی چاہئی کیونکہ اس امر پر فکر کرنی سی ہمین باعث ترقی اور تنزل سلطنتون کی بخوبی دریافت ہو سکتی ہین اور کیونکہ ہر شخص کو چاہئی کہ وہ ان باتون سی واقف رہی جنپر اسکی اور اسکی ملک کی بہبود منحصر ہی — اگر ہم سی کوئی سوال کری کہ کونسی باتین اور حالتین کسی شخص خاص کو زیادہ محنتی کرنی کی لئی مطلوب ہین تو ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہم فی الفور چند امور مفصلہ ذیل کو شمار کرین گی اول یہہ کہ ہر شخص اپنی محنت سی بہرہ مند ہو کیونکہ کوئی آدمی بدون ترغیب انعام کی محنت نہین کریگا اور جتنا کہ یہہ ترغیب انعام کی زیادہ ہوگی اتنی ہی وہ زیادہ محنت اور مشقت اپنی اوپر اٹھاویگا — دوم یہہ کہ ہر شخص سزائین تن دزدی اور کاہلی کی بھی حکیم حقیقی نی وجود انسانی مین سست رہنی کیواسطی سزائین مقرر کردی ہین اور وہ ایسی شدید ہین کہ انکی خوف سی انسان کم سی کم اپنی وجہ قوت کی واسطے تو محنت

٭ انگلنڈ England ہولنڈ Holland

شوٹزرلینڈ Switzerland

کرتا ہی — سیوم یہہ کہ بعضی آدمی اتنی جاہل ہوتی ہین کہ وہ یہہ بہی نہین جانتی کہ محنت کس طرح کرتی ہین اور اُسکی کیا فایدہ حاصل ہوتا ہی بیچاری وحشیون کا اکثر یہی حال ہوتا ہی یہانسی ظاہر ہی کہ ہر ملک مین اس امر کی لئی کہ وہان لوگ بہت محنت کرین ہونا عقل کا بہت ضرور ہی — مرد دانا بہ نسبت جاہل کی فقط ہوشیار ہی نہین ہوتا بلکہ محنتی بہی ہی — اگر حالتون مذکورۂ بالا مین ایک متنفس بخوبی محنت کری اور بہت سی اشیاء آرام کی بہم پونہچا دی تو ظاہر ہی کہ یہی حالتین بہت سی لوگون کی واسطے بہی ضرور رہین تاکہ وہ فایدہ کی ساتہ محنت کرین اور آرام اور آسایش دینی والی اشیاء پر قابض ہون — جس اندازہ مین کہ حاکمان ملک لوگون کو حالتون مذکورۂ بالا مین رکہین گی اسی قدر وہ خوشحال اور فارغ البال رہین گی — لیکن لوگ اُن حالتون مین جبہی رہ سکین گی جبکہ قوانین مجاریہ اچہی ہون اور عامل اُن پر بدیانت اور راستی عمل کرین — اگر قوانین تو اچہی ہون مگر عامل انکو دیانت اور راستی سی عمل مین نہ لاوین تو ظاہر ہی کہ جان اور مال لوگون کی محفوظ نہونگی — یہانسی ضرورت اچہی قوانین اور منصفون دیانت دار کی بخوبی عیان ہی کیونکہ بدون انکی کوئی ملک خوشحال نہین رہ سکتا — اُن اصول کو جنکا لحاظ آئین طرازی مین رکہنا ضرور ہی اسباب کی باقیات مین بیان کرین گے —

فصل دوم — تاکہ آدمی محنتی اور جفاکش ہوون یہہ بات ضرور ہی کہ ہر شخص اپنی محنت کی فایدہ سی بالکل مستفید ہو یعنی تمام فایدی جو اُسکی محنت سی حاصل ہوو وہ اُسیکو ملے

اس بات کی لئی کہ ہر آدمی اپنی محنت کے فایدی بالکل حاصل کرسکی اوّل یہہ ضرور ہی کہ اُسی اختیار لینی اسقدر فایدہ کا ملنا چاہیے جتنا کہ وہ ایماندار سی لی سکے دوم یہہ کہ اُسی اجازت حسب اسکی خواہش کی اُس چیز کی صرف کرنی کی جو اس نی اپنی قوت بازو سی حاصل کیا ہو باین شرط ملنی ئی کہ وہ اسکی صرف کرنیمین کسی شخص کو ایذا نہ پہونچاوے

اوپر جو یہہ بیان ہوا کہ اوّل یہہ ضرور ہی کہ ہر شخص کو اختیار لینی اسقدر فایدہ کا حاصل ہو جتنا کہ وہ دیانتداری سی لی سکی اس بات کی لئی یہہ باتین ضرور ہین — اوّل یہہ کہ تمام مال لوگومین تقسیم ہو — اس سی یہہ مراد ہی کہ ہر ایک شئی کسی ایک آدمی کو علاقہ رکہی مثلا اس ملک مین تمام زمین اور مکانات اور شہر اور دکانین اور مویشی اور اسباب وغیرہ کسی نہ کسی شخص کے قبضہ مین ہین — ایک شخص بازار سی گذرتا ہوا کسی چیز کو جو وہ دیکہی بدون خریدنے یا مانگ لینی یا چورا لی نی کی نہین لی سکتا — اور علی ہذا القیاس ہر آدمی جانتا ہی کہ فلانا مال میرا ہی اور فلانا غیر کا — دریا باشندون شمالی امریکا کی اب حال نہین ہی — انمین ایک قوم دو چار سو اشخاص کی ایک اتنی بڑی ٹکڑی زمین پر جتنا کہ ریاست ہای متفقہ امریکا مین شامل ہی بس سکتی ہی لیکن وہ زمین اُس قوم مین منقسم نہین ہی وہ سب کی ملک ہی وہان کوئی یہہ نہین کہہ سکتا کہ فلانا قطعہ زمین کا میرا ہی اور فلانا غیر کا کسی کو انمین سی کوئی بہتر حق بہ نسبت دوسری کی اوپر کسی خاص قطعہ اُس بڑی علاقہ کی نہین ہی سوائی جہونپڑون اور تیر اور کمان اور شکار کی جو کوئی ان مین سی حاصل کرتا ہی اور کوئی مال انکا ایکدوسری سی علیحدہ نہین ہی — اب ہر شخص دریافت کریگا کہ ان دو حالتون انسان کی مین مختلف ترغیب محنت کشی کے واسطی ہین ایک صورت مین ہر شخص

یہہ جان کر کہ فلانی چیز میری ہی اُسکی بچائی اور بڑھانی مین کوشش کریگا اور صورت
دوم مین ہر ایک یہہ جان کر کہ مجکو کوئی شئی علاقہ نہین رکہتی کسی چیز کی بچانے
اور بڑھانی مین ذرا بہی فکر اور تردد نکریگا — یہانسی یہہ ظاہر ہی کہ ا..
صورت مین توجہ طرف بربادی اور ویرانی کی ہوتی ہی اور لوگ انجام سال یا
صدی مین ذرا بہی نسبت سابق کی دولتمند نہین ہوتی اور صورت دوم مین
ہر سال ہر شخص کی دولت مین زیادتی ہوتی ہی اور چند سال مین سب لوگون کو
وہ سب چیزین عیش اور آرام کی جو پُرانی لسنیول کو حاصل ہوتی ہین میسر ہوجاتے
ہین — چند آرام اور اشیاء ضروری جو اہل ویسٹ انڈیز کو حاصل ہین ثمرہ
تقسیم ملک کا ہی تیر اور کمان اُسکی ملک سی ہین اور اگر یہہ اُسکی ملک سے
نہوتے بلکہ مانند اسکی زمین کی ساری قوم کا مال تصور کئی جاتے تو سب لوگ
بالکل بہوکی مرتی — یہانسی ہم نتیجہ نکالتی ہین کہ ترغیب واسطے محنت کشی اور
سرانجام کرنی آرام زندگی کی اوپر منقسم ہوتی مال کی لوگون مین منحصر ہی اور
جتنا کہ مال لوگون مین تقسیم ہو وتنا ہی انکی حق مین بہتر ہی —

دوم — صرف یہی ضرور نہین کہ مال لوگون مین تقسیم ہو بلکہ حق مال کا لحاظ کیا جاوے
یعنی کوئی کسی کے حق پر غصب نکری اور مال مالک کی قبضہ مین رہی — اور حق
مال سی ہم وہ حق مراد لیتی ہین جو کہ اشخاص اپنی چیزون پر رکہتے ہین یعنی اگر
کوئی آدمی اپنی لکڑی وغیرہ سی ایک میز بناوی تو وہ آپ ہی تنہا متصرف ہوتی اور
بیچ ڈالنی اور استعمال کرنیکا رکہتا ہی اور کسی غیر شخص کو یہہ حق نہین ہی کہ
وہ اُس میز کو لی لی یا اُسکی متصرف کا کسی طور سی ایسا امر کا مانع ہو کہ وہ اُسکو
استعمال مین نہ لا سکی — یہہ انکہی بات ہی کہ آیا اُس میز کو مول لیا یا کسی بانٹ و..

دیانتدارطور سے اسکو بدلے مین کسی چیز کے بہم پہونچایا — اب ہرشخص کو لازم ہے
کہ وہ اس بات پر لحاظ کرے کہ کوئی آدمی کسی مال پر دست اندازی نکرے اور
اس نگہبانی کو محفوظ رکھنا حق مال کا کہتے ہین — سب لوگون نے یہہ اختیار نگاہبانی کا
واضع قانون اور حاکمون وغیرہ کے ہاتھون مین رکھا ہے اور انکو گورنمنٹ کہتے
ہین — یہان سے یہین معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ذمہ دار اس کار خاص کی ہے
کہ وہ لوگون کو غصب کے ظلم سے محفوظ رکھے — حق مال کو لوگ غصب کرسکتے ہین
جسکی صورتین چوری اور ڈاکہ اور نقب زنی مین ہوتا ہے اگر یہہ باتین جایز
رکھی جاتین تو کوئی آدمی محنت نکریگا کیونکہ کوئی آدمی اسبات کے لیے مشقت نہ
اُٹھائیگا کہ اسکا مال چورون کے ہاتھ سے برباد ہو دے یہی صورت اُس حال
مین ہے جبکہ بہت آدمی ملکر لوگون کے مال کو لوٹین کیونکہ اگر آدمی بخوف اسبات
کے کہ ایک چور اسکے مال کو لوٹ لیجائیگا محنت نکرے تو وہ اسصورت مین جبکہ ویسے
یہہ خوف ہے کہ پانچ آدمی اسکے مال کو لوٹ لینگے ہرگز محنت نکریگا — اس
مقام سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ محنتی اور جفاکش ہونا کسی ملک کا اوپر ہونے اچھے قوانین
اور دیانتدارطور انکے اجرا ہونے کے منحصر ہے — اگر قوانین غصب کرنا مال کا
جایز رکھین تو سب آدمی بجائے محنتی ہونے کے بہت جلد چور اور ڈاکو بن جاینگے
اور چونکہ چوری سے کچھہ پیدا نہین ہوتا ہے تو بہت جلد ملک مین کوئی چیز چورانے کے
لیے نرہیگی اور سب آدمی بہوکے مرینگے اور اگر قوانین بنکر جاری نہون تو انکا ہونا
نہونا یکسان ہے اور اسسے وہی نتیجہ نکلیگا جیسا اوپر مذکور ہوا ہے —
مگر بعض اوقات گورنمنٹ خود حق مال کا لحاظ نہین کرتی ہے اور یہہ حال ...

گورنمنٹ Government

ہوتا ہی جبکہ گورنمنٹ حسب اپنی مرضی کی کسی آدمی کی مال کو واسطی کسی کام کے لی لیتی ہی   اُن بہت سی گورنمنٹون مین جہانکہ ایک آدمی کُل اختیار رکہتا ہی اور بی لینا مال کا بی رضا مالک کی جایز ہی آدمی بی عزم اور کاہل ہوجاتی ہین — کون آدمی اُس صورت مین زمین پر تمام موسم بہار مین محنت کریگا جبکہ وہ جانتا ہی کہ موسم خزان مین جب اُسکا کہیت پک کر تیار ہوگا کوئی ظالم اسی دست برد کریگا — اسی باعث سی ہم پاتی ہین کہ بہت زرخیز اور قابل زراعت کی قطعات زمین کی اُن ملکون مین جہانکہ ایسی حکمرانی ہی ویران اور بی کشتکار پڑی رہتی ہین اور کہ وہان چند باشندی ہوتی ہین اور وہ بہی بہت مفلس یہان سی ضرورت اچہی ترتیب گورنمنٹ کی عیان ہی اور ہماری مراد ترتیب گورنمنٹ سی وہ اتفاق درمیان اشخاص کی ہی جسسے طاقت حاکمون کی مقرر ہوتی ہی اور یہہ بات بہی درستی قرار پاتی ہی کہ انکو کس بات کی کرنی کا اختیار ہی اور کسکا نہین اور یہانتک سبب اسبات کا ہی کہ لوگون کو حاکمون کی افعال پہ کیون ہنوز اور ہوشیاری تمام نگاہ رکہنی چاہئی اور کیون وہ یہہ بات دیکہتی رہین کہ آیا حاکم پابند ترتیب گورنمنٹ کی ہین یا نہین کیونکہ اگر وہ پابند نہین ہونگی تو ضابطہ گورنمنٹ کا کسکام کا ہی اور اگر حاکم ایک شرط ضابطہ کو توڑدین یا ایک آدمی پر آج ظلم کرین تو کل وہ تمام شرایط کو توڑ سکین گی اور ہر ایک آدمی پر ظلم کرین گی — فرض کرو کہ ہر ایک آدمی کو یہہ اجازت مل گئی کہ جتنا مال اُسی حاصل ہوسکی وہ حاصل کری مگر اُسکو یہہ بات کی بہی اجازت ملنی چاہئی کہ وہ اُس مال کو حسب اپنی خواہش اور مرضی کی استعمال کری کیونکہ کوئی

کوئی آدمی ہنیک مال کی حاصل کرنی مین محنت نکریگا جب تک کہ اسکو یہہ اجازت
نہو کہ وہ اُس مال کو حسب اپنی مرضی کی اپنی آرام کی حاصل کرنیمین صرف کری —
خواہی جسمانی اور عقلی لذت کی بمنزلہ اُسکی مال کی ہین یا آنکہ وسیلے محنت کی اور اسکا
مال یا سرمایہ — واسطی محنت کش کرنی آدمیون کی ضرور ہی کہ وہ خواہی مذکورہ
الصدر کو جسطرح چاہین کام مین لاوین بشرطیکہ وہ کچھہ قباحت وقوع مین نلاوین
— مثلا مزدورکی واسطی یہہ ضرور ہی کہ ان چیزون کی اجازت ملجاوی کہ وہ
ایک پیشہ مین یا اُنھون مین جنمین کہ وہ چاہی مصروف ہووی اور کہ وہ
جہان چاہی وہان کام کری اور جب کبھی تبدیل کرنا اپنی کارکا مناسب اور
مفید مطلب جانی اُسی بدل ڈالی اور کہ جب تک تبدیل کرنا اپنی کارکا وہ اپنی
حق مین مفید نجانی کوئی اسکی بزبردستی تبدیل نکروادی یہہ بات فرض
کرنی چاہئی کہ ہر ایک آدمی اپنی کام کو بہ نسبت غیر کی خوب سمجھتا ہی اور وہ
اگر اسکی بزبردستی کار کو تبدیل کروا دو تو اُسی مضرت پہونچیگی اور
کوئی وجہ کافی اس مضرت دینی کی لئی نہین ہی — بیان مذکورہ بالا اصل سی
بہی صادق آتاہی کہ یہہ شخص جسکی پاس کوئی شئی ہی اُسکی ملک ہی وہی حق اُسکی استعمال
کرنیکا حسب اپنی خواہش کی رکھتا ہی — نکوئی آدمی اور نہ کوئی گورنمنٹ
اس بات کا اختیار رکھتی ہی کہ اہل اصول کو کہا کہ تمھی اسطرح اپنی مال کو صرف
کرنا چاہئی — کسانکو یہہ اختیار ہی کہ وہ جتنا کہ اُتنا اناج بووی اور جسقدر اگر کو یہہ اختیار ہی
جو چیز چاہی خریدی اور جو چاہی بیچی اور انکی وہی قیمت رکھی جتنی کہ وہ مناسب سمجھی — وہ تاجر
اپنی اشیاء کی زیادہ طلب کی ہی اور خریدارون کو فریب دیوی لیکن اگر وہ حقیقت
مین ایسا کریگا تو وہ اپنی حق مین بہت جلدی مضرت پہونچاویگا — اگرچہ

اس صورت میں وہ شرارت کا کام کرتا ہے مگر ہم بدون مداخلت کرنے کے حق مال میں اسکو اس امر میں منع نہیں کر سکتے — یہہ بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدمہ میں اسسے کچھہ نہ کہیں بہ نسبت کہ اسکو سزا دینے اور درست کرنے سے اور لوگوں پر رعایا میں سے ظلم اور تعدی کریں اور واسطے سزا دینے ایک آدمی کی سو نیک لوگوں کو تکلیف دیں —

پس ہمکو دریافت ہوا کہ ایک آدمی کو محنتی کرنے کے لئے یہہ ضرور ہے کہ ہم اسکو یہہ اجازت دیدیں کہ جتنا وہ اپنی محنت سے فایدہ اٹھا سکے اٹھاوے اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ یہی قاعدہ بہت سے لوگوں پر بھی صادق آتا ہے اور ہم یہہ بھی دیکھتے ہیں کہ بدون اچھے اور آزاد عملداری اور با انصاف قوانین اور انکی دیانت اور امانت اجرا ہونے کے لوگ یہہ فایدہ نہیں حاصل کر سکتے — یہاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ محنتی آدمی پر واجب ہے کہ وہ اس بات کا لحاظ رکھے کہ اچھے قانون بنکر جاری ہوا کریں اور یہاں سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر آدمی اپنے شہر کو اور ملک کو دیانتدار کرنے میں کوشش اور مدد کرے کیونکہ جب آدمی نیک اور دیانتدار ہونگے تب ہی اچھے قانون بنینگے اور جاری رہینگے

سوالات

(۱) کیا آدمی اپنی مقتضائے طبیعت سے محنت کشی کو پسند کرتا ہے یعنی کیا وہ بدون امید فایدہ کے اتنی قدر محنت کریگا جتنا کہ جب وہ جانتا ہے کہ اسسے اسکو کچھہ فایدہ ہوگا اور کوئی ایسی مثال دو جہانکہ ایسا ہوتا ہے —

(۲) اگر ہمکو یہہ دریافت ہووے کہ آدمی بمقدار فایدہ کے جتنی امید رکھتا کہ اسسے انتفاع ہو محنت کرتا ہے تو ہم کیا کریں تاکہ وہ بہ دل محنت کشی اختیار کرے

(۳) فرض کرو کہ ایک شہر میں مال لوگوں میں تقسیم نہیں ہے یعنی اُس شہر کا مال بطور لغا سب لوگوں کی مال کی تصور کیا جاتا ہے اور اُس میں سے جو کوئی جو چیز چاہے لے سکتے کرکے لے لیوے تو بتلاؤ کہ اسی اصل سے لوگوں کی محنت پر کیا اثر ہوگا —

(۴) اور صورت مذکورۂ سوال سوم میں اصل پر کیا اثر ہوگا یعنی آیا اصل بڑھ جاتی گھٹتی یا قایم رہے گی —

(۵) اور اسی صورت میں دو تین برس کے بعد غریبوں کی حالت پر کیا اثر ہوگا

(۶) اگر کوئی آدمی ایک بڑی دوکان تجارت کی امریکا شمالی میں کھولے تو کیا باشندوں اس مقام سے وہ بخوبی لین دین کر سکیگا اور اپنے جواب کو معہ دلائل بیان کرو —

(۷) فرض کرو کہ مشہور کسان اور مزدور باشندوں مذکورۂ سوال سابق کے اس واسطے تلاش روزگار کی جاویں تو ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا وہ لوگ انہیں کاموں اور محنتانہ دے سکیں گے اور بیان کرو کہ تمہارا جواب کن دلیلوں پر مبنی ہے —

(۸) بتلاؤ آیا ایک سوداگر اور مشہور دور اندیش اور ترتیب یافتہ شہروں یا ملکوں میں بہت کام اور محنتانہ کافی پاویں گے یا کہ ویرانہ دیہات امریکا یا ہندوستان میں اور تمہارا جواب کن دلیلوں پر قایم ہے —

(۹) اگر ہم طریقہ تقسیم ہوئی مال کا چھوڑ کر موافق اہل ولایت کے تقسیم کریں کہ یہہ میرا مال ہے اور یہہ تیرا تو ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا یہہ بات مناسب تقسیم کی ہوگی اور بتلاؤ کہ کن دلیلوں پر تمہارا جواب قایم ہے —

(۱۰) اگر چوری جایز رکھی جاوے تو مال اور محنت پر لوگوں کی کیا اثر ہوگا اور مثالیں دیکر اپنے جواب کو مشرح طور پر بیان کرو —

سوالات

(۱۱) ایک دفعہ جب آٹا بہت گراں ہوگیا تھا نیو یورک میں بہت سی آدمیوں نی جمع ہوکر آٹی کی ذخیرہ کو لوٹ لیا اور قریب آٹھ ہزار پیپون کی دست برد کی بتلاؤ کہ اسباب سی کیا قیمت آٹی کی سستی ہو جاتی —

(۱۲) فرض کرو کہ ایسا ظلم نیویرک میں جایز رکھا جاوی تب وہ آٹا بیچنی والی جو اُس مقام سی فاصلہ پر ہوں کیا کریں —

(۱۳) فرض کرو کہ تم ایک شہر میں آٹا بیچتی ہو اگر ایسی بات وہاں جایز رکھی جاوے تو بتلاؤ تم کیا کروگی —

(۱۴) اور اس بات کی جایز رکھنی سی نیویورک میں آٹی کی قیمت پر کیا اثر ہوگا —

(۱۵) قوانین کی جاری ہونی سی امیروں کو زیادہ فایدہ ہی یا غریبوں کو —

(۱۶) عملداری ترکوں کی بہت سی قطعات فرنگستان اور ایشیا پر تھی اور وہ قطعات بہت آباد اور زرخیز تھی تم بتلا سکتی ہو کہ وہاں اب کیوں آبادی کم ہوگئی ہی اور کیوں وہاں کی لوگ مفلس ہیں —

(۱۷) فرض کرو کہ حاکم کسی قاعدی عملداری کو توڑ ڈالی یا کوئی محصول لوگوں سی ایسا لیوی جسکی لینی کا اُسی اختیار نہو تو ہمیں اسباب پر کیوں حجت اور تکرار کرنی چاہیئی اور اپنی مال پر لوگوں کی کیا اثر ہوگا —

(۱۸) بعضی ملکوں میں آدمی کوئی پیشہ نہیں اختیار کرسکتا جب تک کہ سات برس تک اُس پیشہ والی کی شاگردی نکری اور وہاں ایک پیشہ سی زیادہ اختیار کرنیکی اجازت نہیں ہوتی بتلاؤ کہ یہہ بات اچھی ہی یا بُری ہی اور اُسکی اچھی یا بُرائی کی کیا باعث ہیں —

New York نیویارک

سوالات

(۱۹) فرانس مین بروقت انقلاب عملداری کی سانون پر گورنمنٹ کی طرف سی
یہہ حکم تہا کہ تم فلانی چیز کی سوا اور کچہہ نہ بواؤ اور جو کوئی اس حکم سی انحراف
کرتا تہا اُسکو سزائی سنگین ملتی تہی بتلاؤ کہ آیا یہہ حکم اچہا اور بجا تہا یا بُرا اور بیجا

(۲۰) فرض کرو کہ ایک آدمی اپنی مال کو بڑی طور سی استعمال کرتا ہی اور اپنی
اسباب کو باین ارادہ کہ اسکی قیمت زیادہ ہوجائی روک رکہتا ہی یعنی اسکی
بیچنی مین ڈہیل لگاتا ہی تو بتلاؤ کہ یہہ اچہا ہی یا برا —

(۲۱) خرابی سوال مذکورہ بالا کو ہم کیونکر دفع کرسکتی ہین

فصل سوم تاکہ آدمی محنتی ہوجاوین یہہ ضرور ہی کہ انہین نتیجہ سستی کا سمجہا دین

نتیجہ ارادہ ہماری خالق کا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ انسان واسطے اپنی وجہ قوت کی کام کری — ارادہ اصلی یہی تہا کیونکہ پیش از اس زمانہ کی جبکہ انسان نی اپنی معبود کی حکم کو نہ مان کر طرف گناہ کی قدم رکہا اللہ تعالی نی اُسی باغ عدن مین بہیجا تاکہ وہ اُسی آراستہ کری اور اپنی قبضہ مین رکہی اور بعد اُسکی گناہ سرزد ہونی کی اسکی حق مین حکم ہوا کہ وہ بہت محنت اور جانفشانی کرکی وجہ قوت حاصل کری اسی معلوم ہوتا ہی کہ بوساطت محنت اور جفاکشی کی ہمکو جمیع فواید جسمی اور عقلی اور خلقی حاصل ہوتی ہین — تمام نظام دنیوی نی اسطرح ترتیب پائی ہی کہ اگر انسان محنت کشی کی قاعدہ کو جسپر اسکا وجود منحصر ہی لحاظ نکری تو وہ سزائین سخت پاتا ہی — اگر انسان اپنی نفس امارہ کو نہ مارے اور تہذیب اخلاق کا حاصل کرنی تو وہ جلد بد ہوجائیگا

France.

فرانس

اور اگر وہ تحصیل علم نکرے اور اپنی عقل کو جو ایک جوہر لطیف ہی باتون کی سمجھنی
اور اُن پر غور کرنی سی باز رکھی تو ظاہر ہی کہ وہ جاہل رہیگا اور تمام تکلیفین جو
جہالت سی عائد ہوتی ہین اُٹھائیگا — اللہ تعالی نی انسان کو اِن حالتون مین پیدا
کیا ہی — یہہ تدبیر خالق کی یعنی بنانا دنیا کو عالم اسباب جسمین بدون محنت
کرنی کی کوئی شئی نہین ہات آتی ہی نہایت ہی رحیم اور قابل شکر ہی — صحیح اور
سالم رہنا ہماری قوائی جسمی اور عقلی کا بدون انکو کام مین لانی کی متعذر ہی
مثلاً درمیان عقل اس طالب علم کی جو بدل اور جان اور شب اور روز تحصیل علم
مین مصروف رہتا ہی اور اُس شخص کاہل کی جو اپنی اوقات عزیز کو قصہ خوانی مین
صرف کرتا ہی کتنا فرق ہی — اور ایسا ہی فرق درمیان جسم ایک محنتی اور مشتاق
کسان اور ایک نامرد اور کم زور عیاش کی ہی — محنت بنفس خود اگر اسکی
واسطے انعام بہشتی سی بہت بہتر ہی اور اسی لئی کوئی قاعدہ جو آدمی سے
محنت کرواوی بہت اچھا اور راحم ہی — اگر یہہ صحیح ہی تو اسباب مین کچھہ
سختی اور بی انصافی نہین کہ ہم لوگون مین اسطرحکا ربط دین کہ ہر ایک شخص
انمین سی اُن چیزون کی واسطی جنپر وہ قابض ہونا چاہتا ہے محنت کری — تحقیق
اگر اسطرحکا ربط دیا جاوی کہ آدمی کو یہہ اختیار حاصل ہو کہ یا وہ محنت کری
یا نتائج سستی سی تکلیف اُٹھاوی تو اسکی حق مین کوئی بی انصافی نہین ہی —
مگر یہہ خلاف اسکی اس صورت مین بڑی بی انصافی ہی جبکہ ہم کسی آدمی سی اسکا
مال جسکی واسطے اس نی محنت کی ہو لیکر کسی اور شخص کو جو سست اور کاہل
ہو سپرد کر دیوین — چونکہ خوف احتیاج اُن باعثون مین سی ایک باعث ہی
جو اللہ تعالی نی واسطے انسان کی محنتی کرنی کی بنائی [illegible]

اسباب کی لئی نہیں ہی کہ ہم اسباعث کو مانند امید انعام کی اپنا اثر کرنے
دیں — اگر اللہ تعالی نی اس باعث کو ارادتاً اسی لئی بنایا تو یہہ بہت مناسب
ہی کہ وہ اپنا اثر کری یعنی انسان خوف احتیاج سی محنت کشی اختیار
کری — اور یہہ تحقیق ہی کہ اس باعث کی اثر سی بہت آدمی زیادہ نیک
اور زیادہ خوش اور زیادہ محنتی ہونگی — تاکہ یہہ باعث لوگوں پر بخوبی
اثر کری کچھہ اسکی سوا اور ضرور نہیں ہی کہ اصول جو فصل گذشتہ میں بیان
ہوئی ہیں استعمال میں لائی جاویں وہ اصول یہہ ہیں — اول تمام مال
لوگوں میں تقسیم ہونا چاہئی دوم حق مال محفوظ رہی یعنی کوئی کسی کی مال کو
زبردستی نہ چھینی — اگر مال تقسیم ہووی تو ہر ایک چیز کسی نہ کسی سی علاقہ رکھی
گی اور ہر ایک شخص اس شئی پر جسی وہ محنت سی کما دیگا قابض رہیگا اور
اگر اسنی محنت نکی ہوگی تو وہ کسی چیز کا مالک نہوگا — اور اگر حق مال محفوظ
رہی تو آدمی نہ تو چور اور نہ لوٹ سکیگا اور اسی کوئی وسیلہ قوت حاصل کرنیکا
بجز محنت کشی کی نہ رہیگا — یہاں سی ظاہر ہی کہ اچھی قوانین سی جو بہ بابت تقسیم
میں آویں دو طرحکا فائدہ ہوتا ہی اول تو انکی سبب سی محنتی اور دیانتدار
لوگ اپنی ثمرہ محنت کشی اور کاریگری سی بخوبی مستفید ہوتی ہیں دوم کاہلوں
کو انکی سبب سی ناچار محنت کرنی پڑتی ہی کیونکہ جب قوانین بہ بابت عمل میں
آویں تو کوئی آدمی کسی شئی کو اگر وہ پہلی اسکی حاصل کرنی کی [illegible]
نکری نہیں لی سکتا — یہاں سی یہہ بھی دریافت ہوتا ہی کہ تقاضا دیانت داری [illegible]
نیک اور محنت کش آدمی ہمیشہ خواہان احتیاط قوانین کی ہوتی ہیں [illegible]
اور سست اور چور اور بد آدمی ان کی [illegible]

کاروبار مین مصروف رہتی ہین اور جو بدل واسطی ہم پونہچانی وجہ قوت کے
محنت کرنی کو مستعد ہین مال کی لوگون مین تقسیم ہونی سی تاوان نہین ہوتی اور اُن
فوائد کی جو واسطی حفاظت حق ملکیت کی معین ہین شکایت نہین کرتی — ایسی
[illegible] ہمیشہ رہی کیا کرتی ہین جو بہت سست ہوتی ہین اور جو بہ نسبت محنت
کرنی کی باتین گہڑنی کو بہت آمادہ ہوتی ہین اور جنکی دانست مین کوٹہون کو توڑ
ڈالنا اور اناج کو جو کسان بہت سی محنت سی زمین کو بو اور جوت کر بہم کرتا ہی
لوٹ لینا بہ نسبت خود بونی اور جوتنی کی ایک بہت آسان امر ہی — لیکن اس
پر یہہ اعتراض کیا جاویگا کہ اگر اُس بات کو جو اوپر مذکور ہوئی ہی تسلیم کرلین
تو غربا کا کیا حال ہوگا — بیشتر اسکی کہ ہم اس سوال کا جواب دین ہمکو یہہ
دریافت کرنا چاہیی کہ باعث غریب ہوجانی اُن لوگون کا کیا ہی آیا یہہ بات بہ
سبب انکی بیماری کی واقع ہوئی یا کہ شخص مفلس ایک یتیم اور تنہا ہی یا وہ
ایک بیوہ عورت ہی جسکی ساتھ خورد سال بچی ہین اور قصہ مختصر آیا وہ شکستہ
حال [illegible] جسپر افلاس نی غلبہ پایا ہی اس مصیبت مین بسبب مرضی الہی یا اپنی کاہلی
کی پایا ہی — اگر مصیبت مذکور بسبب باعث اول کی اُسپر عاید ہوئی ہی تو اُس
حالت مین لوگون کو چاہیی کہ طریقہ فیاضی اور بخشش کا جاری رکہکر اُسکی دستگیری
کرین لیکن صرف اتنی ہی دستگیری جیسی وہ حصہ اُسکی تکلیفون کا جو بسبب مرضی
الہی کی اُسپر عاید ہوا ہو رفع ہو وی — اگر کوئی شخص صرف نصف اشیاء
ضروری کو اپنی محنت سی پیدا کر سکتا ہو تو یہہ ہوسکتا ہی اور مناسب معقول بہی
ہی کہ باقی نصف کوئی اُسکو بطور بخشش کی عطا کری لیکن اسکا اور شکستہ [illegible]
[illegible] اسکا کوئی دلیل نہین ہوسکتا — اگر شخص مذکور [illegible]

اُسی کوئی شغل بتلانا چاہیں اور اگر اُسپر بھی وہ محنت نکرے تو اُسکا بھی بڑا
علاج ہے کہ اُسی مورد اُس سستی کی نتایج کا کرنا چاہیے اُسحالت میں چھوڑنا
اُس شخص کا ایک تدبیر معقول اور اُسکے واسطے اُسکی محنت کرنے کی ہے کیونکہ
جسوقت ایک آدمی خوب واقف ہے کہ اُسکی زندگی بے محنت کئی نہیں رہ
سکتی یعنی اُسی بغیر محنت کرنے کی خوراک میسر نہیں ہوتی تو ضرور بالضرور
وہ اپنی توجہ کو اُسطرف پھیریگا — بموجب بیان مذکورۂ بالا کی یہہ رواج
کیسا بُرا ہے کہ مفلسوں کو بدون محنت کرنے کی خلق اللہ کی طرف سے کچھہ ازوقہ
ملے اور قوانین درباب مفلسوں کی انکی خوراک کی واسطے کچھہ تدبیر کر دیں —
اُسی محنت کشوں کو بہت بیدلی ہوتی ہے کیونکہ انکو کاہلوں کی پرورش کیواسطے
محنت کرنی پڑتی ہے — اور جاری ہونا اس رواج کا مفلسوں کی حق میں بہت
ہی بُرا ہے کیونکہ جب ایک آدمی خود محنت کرکر اپنی روٹی کماتا ہے تو وہ اُسحالت میں
بہ نسبت اُسکی جبکہ وہ محلہ میں دروازے دروازے بھیک مانگے یا مسافروں
کی آگے تنگ کاسۂ گدائی کا اپنی اُدہر دہرے اور کہیں زیادہ معزز اور خوش
اور تندرست اور نیک ہوتا ہے ذکر مذکورۂ الصدر ہر ایک شخص کو جو ممالک
بیگانہ میں سیر کرتا ہے بخوبی راست معلوم ہوتا ہے کیونکہ منجملہ بلاد فرنگستان کی
بعضوں میں ہزارہا ایسے آدمی ہوتے ہیں جو گدائی کرکر اپنی تمام خوراک بہم
کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی یہی پیشہ سکھاتے ہیں جیسا کہ ہندوستان میں
بہاٹ اور ڈوم وغیرہ کا حال ہے — ایسے آدمی غیر محتاط و کم محنت اور
بدحال ہوتے ہیں — وہ خود تو کچھہ نہیں کماتے مگر عمر دلوں کی کمائی کو گھٹاتے ہیں —
کیسی بہت خوب یہہ بات ہوتی اگر اُن لوگوں کا کوئی دستگیری کرتا اور وہ

سوالات

خوب واقف ہو کر کہ بغیر محنت کرنے کے انکی زیست محال ہی محنت کشی اختیار کرتے اور سُود مند اور معزز اور دیانت دار اور نیک ہو جاتی —

سوالات

(۱) کوئی ایسی مثال تمہاری قیاس میں آسکتی ہی جسمیں کہ آدمی بدون اپنی یا اُسکی مُربی کی محنت کی کوئی قیمتی چیز حاصل کرسکتا ہی —

(۲) کیا بات اچھی ہی کہ ایک آدمی اپنی اوقات کو بدون کرنی کسی قسم کی محنت کے صرف کرے —

(۳) بعضی آدمی محنت کرنیکو بی حرمتی خیال کرتی ہیں اور بعضی سستی کو عین آسایش اور آرام تمہاری دانست میں کیا ہی —

(۴) اگر کسی آدمی کو امور کی لئی مجبور کریں کہ تو اپنی خوراک کو اپنی محنت سے کما تو کیا اسمیں درحقیقت کچھ سختی ہی —

(۵) اگر ایک آدمی مضبوط اور تندرست ہو تو کیا یہہ بعید از انصاف ہی کہ وہ اپنی روٹی اپنی محنت سے مہیا کرے جیسا کہ دولتمند اپنی روپیہ سے کرتی ہیں —

(۶) جب لوگ مخالف اُن قوانین کی ہوں جو حفاظت حق ملکیت کے کرتی ہیں تو وہ کونسا باعث ہی جسکو ہم کہتی ہیں کہ اسکی سبب سے وہ یہہ مخالفت کرتی ہیں —

(۷) فرض کرو کہ ایک شہر میں جہاں چالیس ہزار آدمی کی آبادی ہی اور جہاں اُجرت یا محنتانہ مزدورکا دو روپیہ فی یوم اور مصارف روزمرہ ہر ایک کا ایک روپیہ ہی پانچ ہزار آدمی گدائی کرتی ہیں اگر یہہ لوگ مجبور ہوکر اپنی زور بازو سے اپنی قوت حاصل کریں تو بتلاؤ کہ سالانہ آمدنی اُس شہر کی کسقدر زیادہ ہو جائیگی —

(۸) اور اس تبدیلی سے اُنکی حالت بہتر ہو جائیگی یا خراب
(۹) فرض کرو کہ ایک تندرست آدمی بیکسی اور محتاجی سے نالان ہو کر ہمارے آگے لب بسوال آشنا کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے کہ اُسکے حق میں بہتر ہو—

فصل چہارم ایک آدمی بموجب اپنی عقل اور فہم کی محنتی ہوگا یعنی جسقدر اسمیں عقل اور فہم زیادہ ہوگی اُسی قدر وہ محنت بھی زیادہ کریگا

ایک باشندہ امریکا شمالی کا مجہول مطلق ہوتا ہے — جب تک کہ اُسکی جھونپڑے میں ذخیرہ کانی خوراک کا ہوتا ہے تب تک وہ دن دھوپ میں پڑا سوکھا کرتا ہے اور اپنی اوقات کو خواب غفلت میں بسر — جب تک کہ وہ بھوک کی غلبہ سے مجبور نہیں ہوتا تب تک وہ بارہ گرشکار کرنے کو نہیں جاتا اور بوقت جانے کے صرف اُتنا ہی شکار بہم کرتا ہے جسسے اسکی حال کی ضروریات رفع ہو جاویں اور بعد ازاں پھر اُسی پہلی حالت سستی اور بے حسی میں گر پڑتا ہے — ایک وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ کوئی اَیسی ترکیب نہیں جانتا کہ محنت کرنے سے اپنی حالت کو درست کرے — وہ کسی آلہ سے جو اُسکی تیر و کمان سے بہتر ہو واقف نہیں اور نہ وہ کسی ایسی پوشاک سے آگاہ ہے جو کھال حیوانات سے جنہیں وہ شکار کرتا ہے بہتر ہو اور اُسی سبب سے اُسے کوئی ترغیب زیادہ محنت کرنیکو بہ نسبت اُس محنت کی جو واسطے بہم رسانی سید ہی سادی اشیاء لابدی اور ضروری کی مطلوب ہے نہیں ہے — اگر کوئی فیاض آدمی اسکو اوزار میں جا دے اور اُن لوگوں کو بتادے کہ زیادہ محنت کرنے سے زیادہ فایدے ہوتے ہیں تو انکو محنت کرنے کیلئے ایک ترغیب ہو جائیگی — اگر ایک باشندہ کو

اُس مقام کی یہہ معلوم ہو جاوی کہ اگر وہ نسبت سابق تینتیس یا چالیس پونڈ
اُدھیلا دکی زیادہ بہم کری تو وہ ایک بندوق خرید سکیگا اس حالت میں ہم
اُسکو یا ساتھی اُنکی بہم کرنی کو محنت کرنی کی لئی خواہش کرسکیں گی اور اگر انکو
یہہ معلوم ہووی کہ اُسکو اور زیادہ محنت کرنی سی ایک تیر یا ارّہ یا مسالہ تعمیر
مکان کا یا کتابیں واسطے پوشاک ہر ایک کی خریدنی کی قدرت ہو جاویگی تو ان سب
باتون اسکو ترغیب کافی واسطی ہر سال زیادہ محنت کرنی کی ہوگی — یہہ تبدیلی
بسبب علم اور آگاہی کی وقوع میں آویگی — اہل ویسٹ انڈیز کو زیادہ علم ہی
اور اسی سبب سی وہ زیادہ محنت کش ہیں — علم نی انکی رائی پر یہہ روشن
کر دیا ہی کہ محنت کرنی سی کیا کیا فایدی حاصل ہوتی ہیں اور اب وہ انکی حاصل
کرنی میں کوشش کرتی ہیں — لیکن جو حالت کہ اہل ویسٹ انڈیز کی مذکور ہوئی ہی
ویسا ہی سب کا حال ہی — جسقدر کہ انسان کو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ محنت
کرنی سی کتنی زیادہ فایدی حاصل کرسکتا ہی اُسیقدر ہم یہہ امید کرسکتی
ہیں کہ وہ زیادہ محنت کش بہی ہوویگا — علم اور آگاہی سی محنت کرنی کی
اغراض معلوم ہوتی ہیں جو کہ ایام جہالت اور بےعلمی میں ہرگز ذہن میں نہ آتی تہیں
— اور جسقدر کہ یہہ اغراض مستحکم ہونگی اُسی اندازہ میں محنت بہی جو انکی
سبب سی انسان کرتا ہی افزون ہوویگی — لیکن فرض کرو کہ ایک آدمی بدل
محنت کرنی چاہتا ہی مگر تب تک وہ ہرگز نہیں کرسکتا جب تک اُسی کوئی
... محنت کشی کی معلوم نہووی اور فرض کرو کہ اُسی بڑی طرح محنت کرنی
کی ترغیب معلوم ہوئی یعنی وہ اسطرح محنت کرنی چاہتا ہی کہ اُسی نہووی اچہی
... تو وہ اسقدر محنت میں اتنا سرگرم ہوتی سی محنت نکریگا جتنا کہ اسوقت جبکہ

جبکہ وہ بدانائی اور کاریگری محنت کرنی جانتا ہو اور اُتنی ہی محنت سی زیادہ
مقدار وسیلہ آرام اور خوشی کی بہم پہنچائی مثلا فرض کرو کہ ایک آدمی کی پاس
ایک کھیت ہی اور وہ اُن تمام آسایش زندگی سی جو اُس کھیت کی محاصل
کی وسیلہ سی دستیاب ہوسکتی ہین واقف ہی تو اب عیان ہی کہ اُسی بہت
غرضین محنت کشی کی لئی ہینگی۔ اگر وہ کشت کاری کرنی نہ جانتا ہو تو بہت ہی
ایک مشکل مین گرفتار ہوگا کیونکہ اگرچہ وہ اُن تمام اشیاء آرام کو جنکی بہم پہنچانی کی
اسی طاقت ہوسکتی ہی حاصل کرنا چاہی اور اُنکے واسطی بدل محنت کرنی کو
مستعد ہو مگر ہنوز وہ محتاج ہی کیونکہ اُسی یہہ علم نہین کہ وہ کسطور پر محنت کرے
اس مقام سی ضرورت اس امر کی کہ لوگونکو وسیلہ علم تحصیل کرنی کی حاصل ہو جاین
عیان ہی — کسان کو لازم ہی کہ وہ قسمون اور خاصیتون زمین اور نباتات
اور حیوانات سی واقف ہو اور جانتا ہو کہ کونسی طور کھیتی کرنی کی بہتر ہین اور
کونسی بہتر اور سستی کھاد ہین اور ایسی ہی اور باتین جو اسکی کار سی علاقہ
رکھتی ہون — اہل حرفہ کو ان سب امور سی جو اُس مصالح سی علاقہ رکھتی
ہون جسپر وہ محنت کرتا ہی واقف ہونا ضرور ہی — دباغ کو اُن کیمیائی
اُصول سی جس پر دباغت چمڑی کی منحصر ہی واقف ہونا لازم ہی معمار اور
راج کو چاہئی کہ وہ اصول فن عمارت سازی سی آگاہ ہون — دستکار
اور کارخانہ والونکو اُن سب باتون سی جو کلونسی جنکی وسیلہ سی وہ اپنا
کار کرتی ہین متعلق ہون واقف ہونا ضرور ہی اور تاجر کو لازم ہی کہ وہ ان اشیاء
سی واقف ہو کہ وہ اشیاء جنمین وہ تجارت کرتا ہی کیونکر پیدا ہوتی ہین
اور کتنی مدت تک کونسی سمتونکی طرف لگ سکتی ہین اور کونسی اشیاء اُن چیزون

کی بدلی کیواسطے بہیجی جاتی ہین — علاوہ ان سب باتون کی اشخاص مذکورہ الصدر کو خوشخط ہونا چاہیئے اور حساب اور بہی کہاتی مین کامل عیار — اس علم کے سبب سے آدمی اپنی مخطورات خاطر کو غیر شخص پر جو اُسکی فاصلہ بعید پر ہو اظہار کر سکتا ہے اور اپنی خیالات کو بہ نظر اپنی ہی فائدے کے قلم بند اور حسابات سے مطلع ہوتا ہے کہ وہ اور لوگون سے بدیانت لین دین کرتا ہے اور کہ اور بہی اُسکی اُسی طور سے پیش آتی ہین — ناظرین اوراق ہہذہ خیال کرین کہ دولتمندکسان اور بڑی بڑی تاجرون کو فقط جاننا اشیاء مذکورہ بالا کا ہی کافی ہے کیونکہ ایسا خیال باطل ہے — ایک فرد ورکو جو کہیت پر کام کرے واسطے ہوشیار ہونے اور کار مفوضہ اپنی کو بخوبی سمجھنی کی لئے زیادہ مختاج ملتا ہے اور یہی حال منصدیان دستکار اور سوداگر اور اشخاص کا ہوتا ہے — علاوہ ازین کسی کارکو بخوبی سمجھہ بوجھہ کر کرنی سے انسان کی فہم اور فکر زیادہ ہوتی ہے برعکس اسکی جب کوئی آدمی کارکو جاہلانہ اور بن سمجھی کرے تو ذرا بہی تمیزی عقل نہین ہوتی — ایک مدرس درسگاہ مین اپنی طلبا کو کام کل دخانی کا بوسیلہ ایک نمونہ کی جو ایک بالشت کا ہو دیتا ہے اور انہین اُن اصول سے جس پر یہہ کل کام کرتی ہے آگاہ کرتا ہے ایسی کام مین مصروف ہونی کو بہت خوب اور باعث ازدیاد عقل انسان کا تصور کرتی ہین لیکن اگر ایک انجینیر یعنے کلکپتان جوکشتی دخانی پہ سوار ہو اور تمام اُن نذاکب اور اصول کو جنپر بنا اور چلنا کشتی مذکور کا منحصر ہو سمجھی تو وہ بعینہ وہی تجربہ کرتا ہے جو کہ مدرس مذکورہ بالا کرتا ہے — لیکن اگر وہ ان اصول کو نہ سمجھی تو وہ فی الحقیقت اُس آدمی

عقل کا بڑھنا

اُس آدمی سی اچھا ہی جو بہت سی کتابین چہونکنی کو مقرر ہو یعنی وہ اُس آدمی سی کچھہ تھوڑا ہی عقل کا کام کرتا ہی ایسا ہی وہ کسان جو قواعد اناج کی طریقی اور اگنی کو سمجھتا ہی وہ ہمیشہ علم نباتات مین تجربہ حاصل کرتا ہی — اور ہر ایک تجربہ کی استعانت سی اپنی دل کو علم سی لبریز — اسطرح جو کوئی سمجھہ اور عقل کو کار فرما کر کام کرتا ہی وہ اپنی تئین لائق حاصل کرنی بڑی فایدون کا کرتا ہی — جو کوئی کہ کشتکاری کی کام سی بالکل واقف ہوگا وہ چند روز مین اپنی لئی ایک کہیت بہم کرلیگا — اگر ایک گماشتہ بہت چالاک اور ہوشیار ہو تو وہ جلد ساجھی بننی کی لائق ہو جائیگا — ایک کاریگر اور چالاک دستکار دو چند روز مین مہتمم یا گماشتہ مقرر ہو سکتا ہی یہان سی دریافت ہوتا ہی کہ علم کا تحصیل کرنا کسی خاص فریق لوگون کی واسطی پسندیدہ نہین بلکہ سب کی لئی — تاکہ آدمی اس علم کی حاصل کرنی کی لائق ہو جاوین ہر ایک کو لکھنا پڑھنا اور حساب کرنا سکھلانا چاہئی — جس کسی نی کہ اسقدر علم حاصل کرلیا ہوگا وہ بعد ازان آگاہی اور امور جو اسکی کار سی متعلق ہون کی حاصل کرلیگا اور [illegible] وہ اس لائق ہوگا کہ وہ اپنی تئین ایک کام سی دوسری کام کی سرانجام دہی کی واسطی مستعد کرلیوی اور دانشمند اور عالم اور ماہر ہو جاوی — اسیطرح فرینکلن چھاپی خانا کی لڑکی سی ایک بڑا حکیم اپنی عصر کا اور علامہ دہر ہوگیا اور سر آرکرایٹ جو حجام کا لڑکا تہا انگلستان مین یکتائی روزگار اور بڑا آدمی ہو گیا — اسیطرح سب بڑی آدمی جنہون نی اپنی زور بازو سی دولت حاصل کی ہی [illegible] بلند مرتبہ پہنچ گئی ہین — یہان سی [illegible]

ہمکو سب مقامون مین مدارس واسطے سکھانی ان علوم کی کیون مقرر کرنے
ضرور ہین جن اشخاص مین اپنی تئین تربیت کروانی کی استطاعت نہو اُنہین
بن کچھہ لئی تربیت کرنا چاہیئی اور واسطی سرانجام اس امر کی لوگون کی طرف
سی مقرر ہونا اسقدر مدارس کا جتنی مطلوب ہون لازم ہی اسطور پر ہر
آدمی بقدر اپنی بضاعت اور سرمایہ کی اخراجات مدارس مین مدد کرتا ہی
اور سب اشخاص کو مساوی حق پہنچتی اپنی لڑکون کو ان مدارس مین
تربیت پانی کی لئی حاصل ہوتا ہی — یہہ ترکیب غریب اور اوسط درجہ کے
سرمایہ والون کی لئی بہت بہتر اور مفید ہی — امیر اپنی اولاد کو آسانی
تربیت کروا سکتی ہین مگر غریب علی الدوام روپیہ واسطی تربیت مذکورہ
الصدر کی نہین دی سکتی اور اگر دی بھی سکین گی تو وہ آسانی
اسطور پر متفق نہو سکین گی کہ ایک لئق مدرس بہم پہنچا دین — جب لوگونکی
طرف سی مدارس مقرر ہوتی ہین تو ہر آدمی نہایت ہی کم خرچ سی تربیت پا سکتا ہی
اور اسکی حاصل کرنے مین کچھہ دقت نہین پڑتی — کچھہ اسی فقط یہی فایدہ
نہین — ہم اوپر ذکر کرائی ہین کہ اگر کسی آدمی کو لکھنا پڑھنا اور حساب
کتاب آتا ہو تو وہ پہر اپنی تئین تربیت کر سکتا ہی اور تمام علم جو اوسی
واسطی اجراء اپنی کار و بار کی مطلوب ہو حاصل — یہہ سچ ہی کہ وہ ایسے
حاصل کر سکتا ہی — اگر اُسی عالم خورد سالی مین اصول علوم سکھائی
گئی ہوگی تو غالب ہی کہ وہ بعد ازان واسطی اجراء اپنی کار کی جو کچھہ
علم مطلوب ہوگا حاصل کر لیگا — اگر اُسی اصول علم ریاضی سکھائی گئی
ہون تو یہہ غالب ہی کہ وہ بہت اچھا کل ساز ہو جائیگا اگر اُسی خواص

خواص نباتات اور حیوانات اور اچھا طور کاشتکاری کا اور وہ اصول جن پر
یہہ چیزین منحصر ہین سکھلائی گئی ہون تو یقین ہی کہ وہ بہت کاریگر کسان
ہو جاوینگا — جس کسی نی ایام خورد سالی مین علم جغرافیہ سی آگاہی حاصل
کی ہوگی اور پیداواری زمین سی واقف ہوگا تو غالب ہی کہ وہ ہوشیار تاجر
ہو جاویگا پس یہہ بہت ضرور ہی کہ یہہ علم ایام خوردسالی مین حاصل کیئی جاوین کیونکہ
جب آدمی جوان ہو جاتی ہین تو وہ تحصیل کرنا نئی علم کا نہین اختیار
کرتی ہین اور نہ انکو فرصت ہوتی ہی کہ وہ تحصیل علم مین مصروف ہون —
یہانسی علاوہ مدارس مذکورہ بالا کی ضرورت اور اچھی مدارس کے
جہانکہ وہ لوگ جو تحصیل کرنا علوم مذکورہ الصدر کا چاہتی ہون درس پاوین
اور ان سی کچھہ بہرہ حاصل کرین عیان ہی — وہ خورد سال آدمی جنہونے
مدارس ادنی مین تربیت پائی ہو اور جو مشتاق حاصل کرنی زیادہ علوم
کی ہون ان مدارس مین تحصیل کر سکتی ہین — برعکس اسکی وہ لوگ جو
زیادہ تحصیل علم کی پروا نہین کرتی اسی قدر علم سی جو انہون نی حاصل
کیا ہی اپنی پیشون مین مصروف ہووین مگر آگاہی اور علوم سی ایک انعام
سزاوار واسطی ہوشیار اور محنتی اور نیک چلن طلبا کی ہی اور انکو اسکے
وسیلہ سی سرانجام کرنی امور دنیوی مین بہت تقویت ہوگی یہہ آگاہی
مستحق لوگونکی اوپر دروازہ عزت اور دولت کا کھول دیگی اور بہت سی
اشخاص خواہ امیر ہون خواہ غریب اسکی سبب سی مدارج علیہ پر فائز ہونگی
یہانسی سمجھہ دریافت ہوتا ہی کہ مقرر ہونی مدارس مین خواہ اشخاص
علوم سکھائی جاوین یا فقط چیزدہی چیزین غرض سب اونہون کی خاص لیے

غریبون کی متعلق ہی — اور کہ ان سب کو موافق اپنی مقدور اور قدرت کے
واسطی تقرر ہی اور قیام ایسی مدارس کے مدد کرنی چاہئی — کمال محتاج ہی کو
چاہئی کہ وہ بھی کچھہ دی مانند اپنی خوراک کی تحصیل علم کی ہر آدمی بسبب دینی
اسقدر زر کی جتنا کہ اُسکی مقدور ہو مانند امیرون کی فواید تربیت سے مستفید
ہوتا ہی اور لطف یہہ ہی کہ ویسی امیرون کی نسبت خرچ تھوڑا اٹھتا ہی اور وہ
اور ایسا وہی فواید حاصل کرتی ہین — وہ شخص بڑا نادان ہی جو کہ
خواہ امیر ہو یا غریب یہہ چاہتا ہو کہ اسکی ملک کے آدمی بموجب اپنی اپنی مقدور
کی حصول علم سے بی بہرہ رہین اور اسکو بڑا نادان اور کمینہ اور خود غرض
اور کوتہ اندیش سمجھنا چاہئی اگر وہ واسطے ترقی اور شایع کرنی علوم کے
واجبی صرف مین کسی طرحکا دریغ اور اغماض کری — اگر ہم بیان
مذکورۂ الصدر پر پہر نظر کرین تو ہمین دریافت ہوگا کہ اصول مذکورہ بالا
سی نتایج مفصلہ ذیل نکلتی ہین اوّل کوئی شئی جو روئی زمین پر کچھہ قدر رکھتی
ہوگی بدون محنت کی دستیاب نہین ہوگی دوم اگر محنت سی کچھہ فایدہ حاصل
کرنا منظور ہو تو چاہئی کہ اپنی علم کو اسکی کرنی مین صرف کرین — اگر ایک
آدمی کیسا ہی جلدی سی مکان بنانی مین محنت کری مگر جب تک کہ وہ تعمیر کرنا
مکان کا نہ جانیگا تب تک وہ کبھی کامیاب نہوگا یہانسی ضرورت ترتیب کی
تا کہ محنت کرنے سی فایدہ حاصل ہو عیان ہی — سوم منعم حقیقی نی ہزارون
نعمتین روبرو انسان کی رکہی ہین تا کہ اسی محنت کرنی کی واسطی ترغیب ہو
اور واسطی سست رہنی کی ہزارون سزائین مقرر کی ہین ہم بدلیل یہہ
تصور کر سکتی ہین کہ اگر ان سزاون اور انعامون کو اپنا اثر کرنی دیوین تو وہ

تو وہ انسان کو بخوبی محنتی کر دینگی چہارم تاکہ یہہ انعام اور سزا اپنا اپنا اثر کریں یہہ باتیں ضرور ہیں کہ ہر ادمی کو یہہ اجازت ملی ہی کہ جتنا وہ دیانت واری سے کما سکے کما دے یعنی وہ اپنی حالت کو جس نہایت بہتر طور سے کہ اُس سی ہوسکی اچھا کرے اور یہہ کہ جب اُسنے اپنی حالت کو اچھا کرلیا تو اُسی اجازت استعمال کرنے اُس شئی کی جیسی اُسنے بدیانت کمایا ہی ایسی طور پر جسمیں اسکی خوشی متصور ہو ملجاتی یعنی اُسی یہہ اختیار ملجاتی کہ وہ اپنی مال کو ایسی طرح صرف کرے کہ اسمیں اسکو نہایت ہی خوشی حاصل ہو مگر ایسا نہو کہ وہ کسی اور کی حق میں دست اندازی کرے — پنجم جب یہہ بات ضرور ہوئی کہ ہر آدمی اُس شئی پر جسی اُسنے کمایا ہی تمام وکمال متصرف ہو تو یہہ بھی ضرور ہی کہ کوئی آدمی کسی شئی کو بدون کمانی کی اپنی قبضہ میں نہ لاوے — ششم تاکہ ہر آدمی یہہ جان لی کہ کیونکر محنت کرنی سے اپنی حالت کو جہان تک کہ ممکن ہی اچھا کر سکتے ہیں یہہ ضرور ہی کہ وہ جہان تک کہ اُس سی ہوسکی تربیت پاوے جسقدر کہ لوگ اصول مذکورۃ الصدر کو اختیار کرینگی وہ نتنا ہی وہ خوش اور محنت کش ہو جاینگی یہانتک ضرورت نیک اور ہوشیار ہونی ہر ملک کی لوگون کی عیان ہی —

اگر آدمی نیک ہوں تو ضرور ہی کہ وہ دیانتدار بھی ہوں یعنی جو چیز کہ کسی غیر کی ہوگی اسکی لینی میں پرہیز کرینگی اور بیشک جس چیز کی کہ انہوں کو ضرورت ہوگی اسکی بہم رسانی کی واسطے محنت کرنیکو راضی اور آمادہ ہونگی یہانتک فائدے اُن سب کوششوں کی جو واسطی دینداربنانی سب آدمیوں کی کیجاتی ہیں بخوبی عیان ہیں کیونکہ اگر وہ حقیقت میں دیندار ہوں تو وہ بیشک دیانتدار اور نیک بھی ہونگی اور اگر آدمی ہوشیار اور عاقل اور تمیزفہم ہوں تو وہ

سوالات

جان لینگی کہ کس طور محنت کرنی سی بہت فائدہ منتصور رہی یعنی بہت تھوڑی محنت اور بہت ہی کم خرچ سی کیونکر بہت وسایل آرام اور خوشی کی حاصل ہو سکتی ہین

سوالات

(۱) فرض کرو کہ تم اتفاق سی کسی ایسی جزیرہ مین جا پڑو جہان کہ باشندہ وحشی اور غریب اور پست ہون تو تم اول کیا تدبیر کروگی کہ وہ محنتی ہو جاوین

(۲) فرض کرو کہ یہہ وحشی بد اور جنگجو اور شوریدہ پشت اور بد دیانت ہین تو بتاؤ کہ انکی ان خصلتون سی انکی ترقی اور عروج شان اور بہبودی پر کیا اثر ہوگا تم اس اثر کو کوئی مثال دیکر بخوبی واضح کر سکتی ہو —

(۳) بتاؤ کہ تم ان لوگون کی حالت کو بہتر کرنی کی لئی کیا وسایل اختیار کرتی —

(۴) فرض کرو کہ تم ایک شہر مین رہتی ہو اور وہانکی لوگ بد اور بد دیانت اور بی اعتدال اور بہت مفلس ہین اور فرض کرو کہ تم یہہ چاہتی ہو کہ وہ آزاد اور آسودہ اور خوشحال ہووین تو تم کن وسیلون سی یہہ بات وقوع مین لاؤگی — اور تم ان وسایل اور اطوار کو جنسی وہ لوگ اپنی حالت تبدیل کر سکتی ہین بیان کر سکتی ہو —

(۵) اُن مختلف اطوار کو بیان کرو جنمین آگاہی علم سی شاگردان اہل حرفہ اور کم قدر ملاح اور ادنی کاریگرون اور منصدیون کی حق مین بہتر اور مفید ہو سکتی ہی —

(۶) اگر ایک آدمی کسی پیشہ کی باتون سی بخوبی آگاہ ہو کر اور اسکی اُصول کو سمجھہ کر اُسی کری اور دوسرا بغیر جانتی سی اُصول کی جسمین یہہ پیشہ مذکور رہتی ہو تو بتاؤ کہ ان دو آدمیون مین کیا فرق ہی —

سوالات

(۷) سوائی اشخاص مذکورہ کتاب ہذا کی تم کسی اور ایسی آدمیون کا نام بتا سکتے ہو جو فقط بوسیلہ علم اور اپنی کوشش ذاتی کی مسکنت اور گمنامی سی مدارج علیہ پر فایز ہوئی ایسی لوگون مین سی کوئی تمہارا بھی آشنا ہی —

(۸) امیر اور غریبون مین سی کون خصوصاً تقرری مدارس سی زیادہ فایدہ حاصل کرتے ہین —

(۹) ان مدارس سے کسی طرحکا فایدہ امیرون کو بھی ہوتا ہی یا نہین اور اگر ہوتا ہی تو بتاؤ کہ وہ کیونکر نکلتا ہی —

(۱۰) اگر غریب اور درجہ اوسط کی آدمی تقرری مدارس کی برخلاف ہون تو تم انکی چلن کو نیک خیال کرین —

(۱۱) فرض کرو کہ قوائے جسد دو آدمیون کی مساوی ہین مگر ایک انمین سی بہت عالم اور تیز فہم ہی اور سرانجام دہی سی بہت سی امور کی آگاہی رکھتا ہی اور دوسرا جاہل اور بجز ان آلات محنت کرنی کی اور کچھہ کام نہین کرسکتا تو بتلاؤ کہ ان دونون مین سی کون زیادہ محنتانہ کماویگا اور اسکا کیا باعث ہی —

(۱۲) روزانہ محنتانہ ایک کا انمین سی دوسری کی محنتانہ کی نسبت سے کتنا زیادہ ہوگا

(۱۳) اور انکی سالانہ محنتانہ مین کیا فرق ہی —

(۱۴) کیا یہہ دانائی نہین ہی کہ ایک لڑکا چند برس ایام خوردسالی کی پڑہنی لکھنی مین صرف کری تاکہ ایام جوانی مین زیادہ محنتانہ کماوی —

(۱۵) جاہل آدمی کو کونسا قابو ہی جسکی وہ اپنی پیشہ مین نام آور ہو جاوے اور دولت حاصل کری —

(۱۶) اگر ایک تیز فہم اور ہوشیار آدمی نیک اور محنتی ہو تو اسکی دولتمند ہو جانے مین

سوالات

کونسی شئی حارج ہی—

(۱۷) کیا خرد سال آدمی کی حق مین یہہ بہتر نہین کہ اس فایدہ کی حاصل کرنی کے
لئی وہ تحصیل علم کری—

(۱۸) فرض کرو کہ ایک آدمی بدرجہ کمال تیز فہم اور ہوشیار ہی مگر اسکی سات
یہہ بہی ہی کہ وہ بددیانت اور بداعمال ہی تو ہم سوال کرتی ہین کہ کیا وہ
اپنی کاروبار مین فتح مند ہوگا اور خوش رہی گا—

(۱۹) وہ کونسی قاعدی ہین جنکی ہدایت اور رہنمائی سی ایک صغرسن آدمی
دولت اور نیک نامی اور خوشی اور ادب حاصل کرسکتا ہی—

حصہ دوم

استبدال کی بیان مین

یہان تک ہمنی بیان پیدایش کا کیا ہی اور بتایا ہی کہ ایک مقدار معین محنت سی کن تدبیرون اور وسیلون کی سبب سی پیدایش زیادہ ہوسکتی ہی لیکن اگر پیدایش ہی زیادہ ہوتی اور کچھہ نہوتا تو آرام اور خوشی انسان کی بہت ہی کم زیادہ ہوتی — اگر ایک آدمی ہر چیز آپ ہی بناتا یعنی بجز اُس شئی کے جو وہ خود پیدا کرتا ہی اور کسی چیز پر متصرف نہوتا تو اسکی محنت مین گرچہ نتیجہ کچھہ قدر دینی کی قابلیت ہوتی یعنی اُس سی کتنا کچھہ پیدا ہوسکتا مگر اُسسی بہت تھوڑا آرام حاصل ہوتا — اگر ایک کسان ایسا ہی سو من گیہون پیدا کرنے کی بدلی سو من پیدا کرسکی مگر کیا فایدہ اگر اسکا سو من سی زیادہ صرف نہو یا اُسسی اسکی دو سو من ناج کی عوض مین اور کوئی شئی نہ مل سکی اگرچہ وہ دو سو من ناج زیادہ پیدا کرسکتا ہی مگر نسبت سابق کی کچھہ اسکی حالت بہتر نہین ہوسکتی بلکہ یہہ زیادہ پیداواری زمین پر پڑی پڑی سڑکی خراب ہو جا سکتی ہی اُس کسان کو زیادہ محنت کرنی سی زیادہ فایدہ نہین ہوگا اسکی لیی اُسسی کوئی ترغیب زیادہ محنت کرنیکو نہین ہی مگر بمجرد وقوع اُس امر کی کہ وہ اُس دو سو من غلہ کی عوض مین جو اسکی صرف سی زیادہ ہی کوئی اور شئی جسکی اُسی احتیاج ہی پاسکی تو وہ اسکو زیادہ محنت کرنی سی شفا ہیگا زیادہ فایدہ ہوتا ہی اور اسکی محنت مین قابلیت قدر دینی کی زیادہ ہوسکی سی زیادہ آرام میسر ہوتی ہین — یہانسی معلوم کیا چاہیئی کہ انسان کی خوشیان

ابدال

۳۴ ابتدال کا ہونا کسقدر موجب فایدہ رسی کا ہی — اس مقام سی دریافت ہو جائیگا کہ جس قدر کہ ایک ملک مین ادلا بدلا کرنی کی سہولت ہوگی اسی قدر اسکی بہبود اور عروج شان اور دولت اور محنت کشی بہی زیادہ ہوگی — اسی لئی کوئی ملک جب تک کہ اسکی ساحل پر لنگرگاہ اور اضلاع اندرونی مین نہر اور اچہی سڑکین نہون تا آسانی دولتمند نہین ہو سکتا اور اگر اسکی مختلف جوانب مین جہاز رانی کی لایق دریا روان ہون تو پہر اسکی دولت بہت زیادہ ہو جائیگی — اب ہم ابتدال کی کیفیت اور اسکی بڑی بڑی قاعدون کو بیان کرینگے —

باب اول

بیچ بیان اسباب کے کہ خلقت انسانی مین وہ کونسی باتین ہین جنکے باعث سے ادلی بدلی کے ہر جگہہ ضرورت ہوتی ہے اور اس ضرورت کی کہان تک غایت ہے،

اول تو سب کو یہہ خوب معلوم ہی کہ کسی چیز کی قیمتی بنانی کی لئی محنت کی ضرورت پڑتی ہی یعنی بدون محنت کی کوئی شئی قیمتی نہین ہو سکتی غور کرنی سی دریافت ہوگا کہ ہر شئی جو ہماری پاس ہی کسی نہ کسی آدمی کی محنت کا ثمرہ ہی — ہم نی اوپر بیان کیا ہی کہ جس کسی نی محنت کی ہی اسنی اپنی مشقت کی وسیلہ سی ایک حق قابض ہونی کا اس شئی قیمتی پر جو اسکی محنت سی پیدا ہوئی ہی حاصل کیا ہی اور اس حق سی ہماری یہہ مراد ہی کہ اسی یہہ اختیار حاصل ہی کہ وہ اس شئی کو جو چاہی سو کری کوئی اسکا مزاحم نہین ہو سکتا — دوم یہہ بہی ایک امر واقعی ہی کہ میلان طبیعت ہر آدمی کا اسباب پر ہوتا ہی کہ وہ کسی خاص پیشہ کو اور پیشون پر ترجیح دیکی اختیار کری — ایک آدمی ناخدائی پسند کرتا ہی اور دوسرا زراعت اور ایک شخص کل ساز بنتا چاہتا ہی اور دوسرا

ضرورت ابتدال کی

دوسرا دستکار اور علی ہذا القیاس — ہم یہہ بھی پاتی ہین کہ منجملہ ان اشخاص کے ہر ایک آدمی اسی کار کی خوب سرانجام دہی کی لایق ہوتا ہی جو کہ اسنی پسند کیا ہی اور ہم جانتی ہین کہ بموجب قاعدی تقسیم محنت کی اُسکی لت مین زیادہ پیداواری ہوگی جبکہ ہر ایک متنفس الگ الگ پیشہ اختیار کری بہ نسبت کہ جب ایک ہی آدمی اپنی اوقات کو کئی کارون کی انجام دہی مین صرف — سوم لیکن جب ہر آدمی کسی خاص پیشہ کی کرنیکو اور فقط ایکہی چیز کی پیدا کرنیکو متوجہ ہو تو اُسی احتیاج اور ہزارون چیزون کی واسطی اپنی عیش و آرام کی پڑتی ہی چونکہ منجملہ ان ہزارون اشیا کی وہ فقط ایکہی شی کی پیدا کرنی مین محنت کرتا ہی تو ضرور ہی کہ وہ باقیون کو بدلی سی بہم پونہچا وی اسی لئی اُسی واسطے اپنی خواہشون کی رفع کرنی کی لئے لازم بلکہ الزم ہوا کہ وہ نوسو ننانوی ادلے بدلی کری — مگر اسبات کی لئے اُسی لازم ہی کہ وہ اول اپنی محنت سی کسی کا خاص شئی کو بہم کری اور بعد ازان جمیع اشیا کو جنکی اُسی احتیاج یا خواہش ہو اپنی شئی کی بدلی مین مہیا کری اسطور پر آدمی اسقدر زیادہ خوش رہتی ہین جتنا کہ وہ اُس پیشہ مین جاری رہنی کو جو انہون نی پسند کیا ہی مایل ہوتی ہین اور اُسی اثنا مین اُن چیزون کی بہم پونہچانی کی جو انکی آرام کی واسطی مطلوب ہین دست رس رکھتی ہین — اور زیادہ ازین چونکہ اسطور انسان کی محنت مین قابلیت قدر دینی کی زیادہ ہوتی ہی تو ہر ایک آدمی اُسی قدر محنت سی جتنا کہ پیشتر زیادہ مقدار اُن اشیا کی جو اُسی مطلوب ہوتی ہین حاصل کرتا ہی — اسطرح ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ واسطی حاصل کرنی خوشی جسمانی کی ادلی بدلون کی اُسی قدر ضرورت ہی جتنا کہ پیدایش اشیا کی

تحقیق یہہ سب سچ ہی اور در حقیقت یہہ وقوع میں ہوا تا ہی کہ بدون ادلی بدلون کے بہت ہی کم پیدا ایش ہوتی — وحشی لوگ مثل باشندون امریکا شمالی کی کبہی ادلا بدلا کرنا نہین جانتی — انکی ہان سڑکین اور اور سہولت منتقل کرنے کے اسباب کے نہین ہوتین — جب تک یہہ چیزین نہین مقرر ہوتین تب تک آدمی اشیاء آرام وعیش کی نہین پیدا کر سکتی اور دانائی اور عقلمندی کے فواید سی مستفید نہین ہوتی — یہی حال ملکون کا ہی یعنی کوئی ملک نصف بہی اُن اشیاء مین سی جو اسکی آسایش و آرام کی لئی مطلوب ہین اپنی آپ نہین پیدا کر سکتا شاید ایک ملک مین نسبت اور ملکی کچہہ خاص قابلیت اور سہولت پیدا کرنی کسی ایک یا دو چیزون ایسی کی جنسی سب کا آرام منصور ہو حاصل ہو — اور انکو اس ملک کا گنجینہ کہتی ہین — خواہ ایک شخص ہو یا ایک ساری قوم یہہ بات سب کے لئی مفید ہی کہ وہ فقط ایک ایسی چیز کی پیدا کرنی مین کوشش کری جو اسی با فراط اور با آسانی تمام پیدا ہوسکی اور بعد ازان غیر ملکون سی اُن چیزونکو جنکی اُنسی ضرورت ہو اور جو وہان با فراط اور با آسانی پیدا ہوتی ہون عوض مین اپنی چیز کے بہم کری — اس صورت مین بہی پہلی ہی طور کی فواید حاصل ہوتی ہین یعنی ہر ایک ملک اسی چیز کی جسی وہ پسند کرتا ہی پیدا کرنی مین محنت کرتا ہی اور اسی اثناء مین اس قابل ہوتا ہی کہ غیر ملکون کی پیداوار سی فایدہ اٹہا

بیچ بیان اس حد کے جسسے زیادہ ادلی بدلی نہین ہوسکتی

ابتدال کی ان فایدون جو بیان ہوئی ہین ایک حد ہی یعنی یہہ ایک ایسی حد ہی کہ زیادہ ابتدال نہین ہو سکتی — توضیح اس امر مبہم کی یون ہی فرض

فرض کرو کہ مین گیہون پیدا کرتا ہون اور میرا ہمسایہ چاول اگر ہم مین سے
ہر ایکو اپنی اپنی چیز کی پیدا کرنی مین کچھہ سہولت اور کسی طرح کی آسانی حاصل
ہو تو ہم دونونکو فایدہ ہوگا اگر ہم ہر ایک کی پیداواری کو ایسمین بدل لیوین
یعنی مین تو گیہون کی عوض مین چاول لی لون اور میرا ہمسایہ چاول کی بدلے
مین گیہون   لیکن درصورتیکہ میرا ہمسایہ اپنی چاولون کی لئی اسقدر
زیادہ قیمت مانگی کہ مین بجای انکو گیہون کی بدلی مین لینی کی خود بکفایت
پیدا کرلون تو ظاہر ہی کہ مین انہین عوض مین گیہون کی نہ لونگا اونہین
اپنی آپ پیدا کرلونگا — اور یا یہہ بات فرض کرو کہ مینی ایک قطعہ زمین
کا جو چاول بونی کی لایق ہی خرید کیا اور یا کوئی ایسی خاص قسم کہات کی
دریافت کی جسکی وسیلہ سی مین اُسی قیمت پر جو میرا ہمسایہ طلب کرتا تھا
چاول پیدا کرسکون تو ظاہر ہی کہ ادلا بدلا پہر موقوف ہوجائیگا اسی
لئی ہم یہہ بات عموماً کہہ سکتی ہین کہ اُسوقت ہمیشہ دو آدمیون مین
ادلا بدلا موقوف ہوجائیگا جب کوئی انمین سی اپنی زیادہ محنت سی کسی چیز کو بہ
نسبت بدلی مین لینی کی سستا پیدا کرسکی —   اور یہی حالت ملکون
کی صورت مین بہی ہی جبکہ ایک قوم کسی نئی اور بہت کم کشتکاری کی ہوئی ملک
متصرف ہوتی ہی تو ابتدا مین انکی پیداواری حیوانی اور خام نباتی اشیاء
پر جو اُس ملک سی سرانجام ہوسکتی ہین مشتمل ہوتی ہی — اُس ملک مین نہ
تو آدمی اور نہ سرمایہ ہوتا ہی کہ انہین کسی ورچیز کی پیدا کرنی مین مصروف
کرین — اور ان لوگونکو اشیاء مصنوعی کی اور ملکون سی بہم کرنی مین بہ
نسبت خود پیدا کرنی کی بہت فایدہ ہی — اسطرحکا ادلا بدلا ہمیشہ نئی

۷۸
بستیوں اور اُس ملک میں جہانسی وہ بستیں آتی ہیں ہوا کرتا ہے — لیکن جب ایسی
نیچے ملک میں آدمی اور سرمایہ زیادہ ہونی لگتی ہیں تو کچھہ حصہ اُنکی پیداواری کا
دستکاری میں صرف ہو سکتا ہے — یہہ لوگ اوّل اُن چیزوں کو پیدا کرینگے
جنکی بنانی میں تہوڑا خرچ ہو مگر بہ وقت اُنکی نقل کرنی کی غیر ملکوں میں انتفاع
بہت زیادہ — مثلاً لوہی کی ڈہلی اور بڑی بڑی اسباب — بعد اُسکی جیسا کہ
آدمی اور سرمایہ بڑہتی جاتی ہیں اور چیزیں پیدا ہونی لگتی ہیں — اور جب کبہی
کہ نیا ملک کسی شئی کو اتنی قیمت پر بنا سکے جتنی کہ اُسی اُس چیز کو غیر ملک سے
بدلی میں لینی کی دینی پڑتی ہی تو فی الفور وہ اُسی خود بنانی لگیگا اور اُس چیز کا
ادلا بدلا موقوف ہو جائیگا اور جوں جوں اُس ملک میں سرمایہ جمع ہوتا جائیگا
وہ وہیں اور چیزیں جنکی پیدا کرنی میں بہت سرمایہ مطلوب ہوتا ہے بنائی جاوینگی
— اِس طرح اُس ملک میں آہستہ آہستہ وہ سب چیزیں جنکی پیدا کرنی کی واسطی
وہاں سہولت ہوگی بننی لگینگی — اور لوگ اُن اشیا کی علاوہ کوئی اور شئی
نہیں بنائینگی اور انکو بنانا بہی لازم نہیں کیونکہ اگر اب بنائینگی تو انہیں
نقصان ہوگا — یہی ایک وجہ کسی چیز کو [illegible] کی خود پیدا کرنی کی
لیتی ہی کہ وہ سستی پڑنی لگی اور جب یہہ بات سمجہی گئی وہ چیز خود پیدا کرنے
سی سستی پڑیگی تو یہہ بہتر ہے کہ اُسی بدلی میں حاصل کریں — چونکہ اتنی ادلی
بدلی ضرور ہوتی ہے جتنی تو بیان مذکورہ سابق سی جو درباب تقسیم محنت کی کیا
گیا ہی یہہ ظاہر ہی کہ اگرچہ آدمی سب کاروبار کو چہوڑ کر فقط ادلی بدلی کا کار
سرانجام کریں تو بہت محنت بچیگی یعنی اُنکی محنت سی بہت پیدا ہوگی اسی لئی
[illegible] مختلف اشیا کی پیدا کرنی میں مصروف ہوں اور

اور انہیں اپنی آرام کی واسطے ہر ایک سے بہت سی ادلی بدلی کرنی کی ضرورت
ہو تو اگر کچھ آدمی سب کام کو چھوڑ کر فقط ادلی بدلی کرنی کا کام اختیار کریں
تو انکو اس سے بڑا فائدہ ہوگا انکی محنت اور اوقات کم خرچ ہوگی یہہ لوگ مختلف
پیشہ والوں کی پیداواری کو لیکر اپنی پاس موجود رکھینگے اور جسکو انکی
ضرورت ہوگی بدلہ میں دینگی وہ ان پیداواریوں کو انکا نوسی شہر میں لیجاینگی
اور انہیں وہاں ایسی چیزوں سی جنکی گانو میں ضرورت ہوگی بدلینگی — یہہ
اسانی سے معلوم ہو سکتا ہی کہ اس ترکیب سے بہت ارام حاصل ہوتا ہی —
ایسی ترکیب ہمیشہ وہاں مستعمل ہوتی ہیں جہاںکہ ادمی محنتی اور کفایت شعار ہوں
اور اسکا باعث یہ ہی انکی پاس کوئی شئی بدلا کرنے کے واسطے رہتی ہی کیونکہ اگر وہ
کفایت شعار نہوں تو انکو کیا بچی جسی وہ کسی اور چیز سے بدلا لیں — جو اشخاص
کہ کاروبار ادلی بدلی کا کرتی ہیں انہیں سوداگر یا تاجر کہتی ہیں اور سوداگر اکثر
دو قسم کی ہوتی ہیں قسم اول کو تو خردہ فروش اور قسم ثانی کو تھوک وا [illegible]
کہتی ہیں — سوداگران خردہ فروش تھوک واروں سے بڑی بڑی [illegible]
کی خرید کرتی ہیں اور انکو خریداروں کی ہاتھ بقدر انکی [illegible]
— انکی باعث کہ سب ادمیوں کو بہت فائدہ ہوتا ہی — تھوک [illegible]
کی ادمی کو واسطی فروخت کرنی آدھسیر ال کی نہیں کہولیگا [illegible]
محنت کی وہ کچھہ زیادہ محنت طلب کری اور خریدار بھی [illegible]
نہیں کہ وہ ایک ساتھ [illegible] کا ایک پورا [illegible]
[illegible] کا خرید کرلی — علاوہ ازیں خریدار کو [illegible]
اشیا [illegible] جنہیں وہ خرید کرنا چاہتا ہی نہیں ہو سکتا [illegible]

یہہ زیادہ بہتر ہی کہ وہ کسی اچھی محقق سی پسند کروا دے بہ نسبت کہ خود — تہوک
والی سوداگر بہت مال غیر ملکون سی درآمد کرتی ہین یا اپنی شہر کی کاریگرون سی بافراط
خرید کرکی خردہ فروش سوداگرون کی ہات بیچ ڈالتی ہین اور یہہ لوگ جبکہ اوپر
مذکور ہوا ہی صرف کرنی والون کی ہات فروخت کرتی ہین — فواید اور ضرورت
تاجرون خردہ فروش کی اُتنی ہی عیان جتنا کہ تہوک والی سوداگرون کی — خردہ
فروش غیر ملک سی اسقدر مال جتنا کہ اُسی مطلوب ہو بدون اُٹھانی بڑی مصرف
کی درآمد نہین کرسکتا — مگر ایک تہوک والا ایک دفعہ مین اتنا مال درآمد کرسکتا
ہی کہ وہ بہت خردہ فروشون کو کفایت کرجائی اور اُسی اُسمین کچہہ تہوڑی
ہی زیادہ محنت بہ نسبت کہ ہر ایک شخص کو فقط بقدر اپنی فروخت کی مال کی درآمد کرنی
مین ہوتی ہی عاید ہوتی ہی — سوداگرون کا سود اُسمین متصور ہی کہ وہ حتی المقدور
جتنا سستا مال خرید کیا جاوی وہ اُتنا سستا لیوین تاکہ وہ اُسی ارزان بیچ سکین
کیونکہ جتنا وہ سستا بیچین گی اُتنی ہی اُنکی زیادہ خریدار ہونگی —
یہہ اُسی ظاہر ہی کہ تہوک والا سوداگر اُس مال کو وہان بہیجیگا جسی وہ بہت سستا
درآمد کرسکی اور اُسی اُس مقام مین بیچیگا جہان کہ اُسی زیادہ نفع متصور ہوگا
یعنی اُس جگہہ جہان اُسی وہ اشیا جنکی اسکی ملک مین بہت طلب ہی بہت سستی
دستیاب ہونگی — اب خردہ فروش کو بہی معلوم ہی کہ جتنا کہ اسکا
مال کہرا اور اچہا ہوگا اور جسقدر کہ وہ اُسی کم قیمت کو بیچیگا اتنی ہی اسکی
زیادہ گاہک ہونگی اور وہ اتنی ہی زیادہ ادلی بدلی مال بہر مین کریگا
اس مقام سی یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ غرضیکہ سوداگر اور
تمام لوگون کو ایک سی ہین — خردہ فروش بجز اسکی کسی اور طور سی دولتمند

دولتمند نہین ہوسکتا کہ وہ حتی الامکان بہت سستا مال خرید کرے تاکہ وہ اُسی سستا بیچ سکے اگر وہ اپنی رقیبون کی نسبت گران فروخت کریگا تو کوئی اسکی مال کو نہ خریدیگا اور نہوک والی سود اگر بہی بجز اسکی کسی اور صورت سی دولت نہین حاصل کرسکتی کہ وہ بہت سستی چیزون کو نو سر آمد کرین یعنی اُن چیزون کو جنکی انکی ملک مین کم احتیاج ہو اور اُن اشیاء کو درآمد کرین جو انکی ملک مین گران ہون یعنی جنکی بہت ضرورت ہو — اس طرح ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ اگر سوداگر اپنی کار کو بدرستی انجام دین تو وہ بجز فایدہ پوہچانی کے اُن اشخاص کو جنمین وہ رہتے ہون کسی اور طریق سی دولت نہین حاصل کرسکتے —

سوالات

(۱) جس شہر مین کہ تم رہتی ہو اگر وہان سب آدمی فقط پیدا کرنی والی ہی ہوتی اور انہین ادلا بدلا نہوتا تو اُسکی کیا حالت ہوتی تم اسکو بہ تصریح بیان کرو —

(۲) انگلستان مین کیا حالت ہوتی اگر وہان سڑکین اور دریا اور کشتیٰن اور جہاز اور کشتیٰن ڈوخانی اور قصہ کوتاہ کوئی وسیلہ ادلی بدلون کی آسان ہوجانی کا نہوتا —

(۳) ہم کس دلیل سی یہہ فرض کرسکتی ہین کہ مشیت ایزدی مقتضی اسی امر کی ہی کہ ہر شخص بجای کوشش کرنی کے کئی چیز کی پیدا کرنین فقط ایکہی چیز کی پیدا کرنی مین ساعی ہو —

(۴) اس بات کی فرض کرنیکو کیا وجہ ہی کہ ارادہ خالق کا یہہ ہی کہ آدمی عطاء

اُن اشیاء کی جو وہ آپ پیدا کرتا ہی اور وں کی بھی پیدا کی ہوئی چیزوں کو صرف کری —

(۵) مثالین دیکر بتصریح واضح کرو کہ کس طور سی ارادہ مذکورہ سوالِ سوم اور چہارم وقوع مین آتا ہی —

(۶) کن دلایل سی ہم یہہ فرض کرسکتی ہین کہ مشیت ایزدی مقتضی اس امر کی ہی کہ ممالک مختلفہ مختلف اشیاء کی پیدا کرنی مین کوشش کرین

(۷) ہم کن وجہ سی یہہ فرض کرسکتی ہین کہ ارادہ خالق یون ہی کہ یہہ ملک اپنی اپنی پیدا واریون کو آپسمین ادل بدل لیوین —

(۸) ادلی بدلیون سی جو اشخاص و اقوام مین ہوتی ہین کچھہ فوائد خلقی بھی نکلتی ہین اور اگر نکلتی ہین تو انہین بیان کرو —

(۹) اسنبات سی کیا اشخاص و اقوام ایکدوسری کی تابع نہین ہوجاتی تباؤ ایا یہہ فایدہ ہی یا نقصان —

(۱۰) انگریز اور ہوٹن ٹوٹ امریکاء شمالی مین سی بتاؤ کون زیادہ آزادی رکھتا ہی اور اُسمین سی کون اچھی حالتون مین ہی

(۱۱) مثال دیکر جدا زلی ادلی بدلون کی جو درمیان اشخاص کے ہوتی ہین بیان کرو

(۱۲) اُسی طور سی جدا زلی ان ادلی بدلونکی جو ملکون اور قومون مین ہوتے ہین بیان کرو —

(۱۳) واسطی جلد ظہور مین لانی یا ملتوی رکھنی اوس وقت کی جبکہ ایک ملک دوسری ملک سی معاوضہ اجناس کا موقوف کردیگا کرنا کسیطرح کی

ہوٹن ٹوٹ Hottentot

حکی کوشش کا ضروری ہی یا نہین ——
(۱۴) اگر اُس شہر مین جہان تم رہتی ہو سوداگر نہوتی تو اسکی کیا حالت ہوتی تم اسکو بیان کرسکتے ہو ——
(۱۵) ایسی صورت مین اشیاء لابدی جن پر انسان کی حیات موقوف ہی سستی ہونین یا مہنگی اور اس فرق کی کیا وجہ ہی ——
(۱۶) اگر ہمین کسی ایسی چیز کی احتیاج ہو جو ہم خود نہ پیدا کرتی ہون تو درصورت نہ ہونی سوداگران خردہ فروش کی ہم کیا کرتی ——
(۱۷) ہمارا کام کیونکر چلتا اگر تھوک والی سوداگر نہوتی ——
(۱۸) کیا سوداگر یعنی وہ لوگ جو ادلی بدلون کی ہونی کا وسیلہ ہین درحقیقت کوئی شئی پیدا کرتی ہین ——
(۱۹) اگر وہ نہین پیدا کرتی ہین تو انکی محنت کیونکر ملک کے حق مین اسقدر مفید ہوتی ہی
(۲۰) کیا غرض سوداگرون کی دستکار اور کسان وغیرہ کی اغراض سی جدا ہوسکتی ہی
(۲۱) کسوقت کاروبار تجارت کسی ملک کا بہت نافع ہوگا اور کب برعکس اسکے

باب دوم

درباب چند بدیہی باتون کی جو ادلی بدلی سی متعلق ہین

(اول) ہر وقت ادلا بدلا کرنی کی آدمی اس اُصول یعنی محنت کو محنت سی بدلنی پر عمل کرتی ہین —— جس شئی کو کہ آدمی بدون محنت کرنی کی مہیا کرسکتی ہین اُسی بدون لینے محنت یا طلب کرنی ایسی شئی کی جسکی پیدا کرنی کو محنت مطلوب ہی دیوین گی —— جس چیز کی ہم کو نہین انہین انکا دن محنت کرنی پڑی گی وہ اُسی اُس شئی سی نہ بدلا کرین گی جسکی پیدا کرنی مین آدہی دن کی محنت مطلوب ہوگی ...

ہم یہہ بات عموماً کہہ سکتی ہین کہ جب قیمت کسی چیز کی دوسری چیز کی نسبت سی زیادہ ہو باعث اسکا دو صورت سی خالی نہین یا تو گران بہا چیز کی پیدا کرنی مین دوسری کی نسبت سی زیادہ محنت مطلوب ہوگی یا وہ حکمت اور کاریگری سی تیار ہوئی ہوگی — لیکن ایسی مقام پر ہمکو ہمیشہ اثر اور خواص محنت مجتمع کی یاد رکہنی چاہئین — اگر ایک آدمی چہہ مہینی محنت کرکر ایک ہواکی چکی بنا دی تو درحقیقت یہہ چکی گویا چہہ مہینی کی محنت کل کی ہیئت مین مجتمع ہی — اگر وہ اس چکی سی آٹا پیسی تو وہ فقط مستحق پانی اپنی روزانہ محنتانہ کا ہی نہین ہی بلکہ کچہہ زیادہ کا جس سی اسکی محنت مجتمع کا عوض ہو جاوی — اب ہم کہتی ہین کہ تمام کلین اور ہر قسم کی اصل غیر منقولہ مثل ریل رُوڈ یعنی سڑک لوہی آہنی اور نہر وغیرہ محنت مجتمع ہین — یہہ عیان ہی کہ واسطی استعمال کرنی اسطور کی محنت کی اسکی مالک کو محنتانہ کافی دینا چاہئی جیسا کہ اور مزدورون کو جو اس محنت کو استعمال مین لاتی ہین ملتا ہی اور یہہ بہی ظاہر ہی کہ اگر اصل پر کسی طور کی روک نہ رکہی جاوی تو بسبب رقیبی اور مقابلت کی اسطور کی محنت کیواسطی بہی مانند اور اصل کی مناسب اور عوض کافی سی کچہہ زیادہ نہ ملیگا — درصورتیکہ بیان بالا عموماً درست ہی تو یہہ بہی صحیح ہی کہ ہر اشیا کی قیمت ابتدا مین احیان جب اور تہوڑی دنون کی لئی بسبب کمی یا بیشی رسد اور خرچ کی فرق آسکتا ہی — بعض اوقات ایک شی بہ نسبت محنت کی جو اسکی پیدا کرنی مین صرف ہوتی ہی زیادہ قیمت کو بکتی ہی اور بعض دفعہ کم کو مگر یہہ فرق مدت دراز تک نہین رہ سکتا اور آخرش کو ایک کا حساب دوسری مین آجاتا ہی یعنی چونکہ ایک ایام مین قیمت اشیا کی بہ نسبت اس محنت کی جو انکی پیدا کرنی مین صرف

صرف ہوتی ہی زیادہ ہو جاتی ہی اور دوسری مین اُسی اندازہ سی کم تو مآل
اسکا یہہ ہوا کہ اس بیان مین کچھہ فرق نہ آیا کہ ادمی ادلا بدلا کرنی کی وقت
محنت کو محنت سے بدلتے ہین

(دوم) سوداگر کسی پیداوار پر کوئی نئی قیمت نہین دیتا ہی مگر وہ پیدا کرنے
والون کی وقت اور محنت کو بچاتا ہی — سوداگر کی محنت سے اُس شئی مین
جو وہ خریدتا ہی ذرا بہی کسی نوع کی تبدیلی نہین واقع ہوتی بیچنے والا چاقو اور
کہانڈ اور چھینٹون اور ریشم وغیرہ کا ان اشیاء کو بجنسہ ویسی ہی جیسکہ اُسنی
لی ہین فروخت کر ڈالتا ہی یعنی وہ کسی قسم کی تبدیلی ان اشیاء کی ذات مین
واقع نہین کرتا اور یہی حال اُن اشیاء کا ہی جو وہ بعوض چیزون مذکورہ
المصدر کی اور ملکون کو روانہ کرتا ہی مگر وہ پہر بہی ایسا کام کرتا ہی جسسی
لوگون کو بہت فایدہ ہوتا ہی — اگر ایک کسان کو جسکو ایک درانتی کی ضرورت
ہو اپنی اناج کو درانتی بنانی والی کی پاس لیجانا پڑتا اور بنفس خود ادلا بدلا
کرنا ہوتا تو اُسی درانتی بہ نسبت قیمت حال کی دس گنی زیادہ قیمت
کو دستیاب ہوتی یہی حال اُس صورت مین بہی ہی اگر اُسی واسطے کوئی
کی اسباب خریدنی کی کسی بڑی دوکان منڈی مین جانا پڑتا — مثلاً انگلستان کے
کسان کو مینچسٹر[D] یا شیفیلڈ مین — اس مقام سے دریافت ہوتا ہی کہ اگرچہ سوداگر
بذات خود اسباب تجارت پر کچھہ نئی قیمت نہین بخشتا ہی مگر بسبب گہٹا دینی اُنکی
قیمت کی جو درصورت نہونی تاجرون کی ان اشیاء کی شئی دینا پڑتی وہ
ویسا ہی فایدہ لوگون کو پہنچاتا ہی جتنا کہ پیدا کرنی اور بنانی والی اشیاء کے

مینچسٹر Manchester D شیفیلڈ Sheffield

— اسکی سبب سے آدمی دو چند مال کی پیدا کرنی کی قوت بہ نسبت اسوقت کی جب وہ تہوڑا حاصل کرتی ہین اور یہہ بات لوگون کی حق مین ایسی مفید ہی گویا کہ وہ بہی منجملہ پیدا کرنی والون کی تہا —

(سوم) یہانسی دریافت ہوگا کہ جسقدر ادلی بدلی جلد جلد ہوون گی وسی قدر سوداگر وہ اورا ور لوگون کی حق مین بہتر ہی — وجہ سوداگر کی حق مین بہتر ہونی کی یہہ ہی کہ وہ اسیقدر راصل سی جو اسکی پاس ہی ایک وقت معین مین بہت ادلی بدلی کرتا ہی اور اگرچہ ہر ادلی بدلی مین تہوڑا نفع لیتا ہی مگر اسکا سالانہ منافع بہت ہو جاتا ہی اور اور سب لوگون کو اسطرح فایدہ ہوتا ہی کہ جسقدر کہ سوداگر کم نفع لیتا ہی اُتنا ہی اُنہین اُن اشیا کی لئی جو وہ خریدتی ہین کم قیمت دینی پڑتی ہی — اسیلئی ہم تجربہ سی دریافت کرتی ہین کہ ایام بہبود مین تجارت بہت جلد ہوتی ہی یعنی ادلی بدلی بہت جلد جلد ہوتی ہین اور سوداگرون اور مشتریونکو فایدہ ہوتا ہی —

(چہارم) جلد جلد یا آہستہ آہستہ ادلی بدلون کا وقوع مین آنا تین باتون پر منحصر ہی — ادل آگاہی اور دانائی پہ لوگونکی — ہر آدمی کی یہہ آرزو ہی کہ وہ اُن وسیلون پر جنسی آرام حاصل ہوتا ہی اور جو منعم حقیقی نی اپنی بندون کی لئی مہیا کئی ہین قابض ہو درصورتیکہ وہ اُنسی واقف ہو اور جانتا ہو کہ وہ کیونکر ہاتھ آسکتی ہین — جیس کسی نی اول اول کی مسافران بحری کی روایات سنی ہونگی انہین ضرور دریافت ہوا ہوگا کہ باشندی نئی جزایر کی بچہ دیکہنی مختلف آلات اور زیورون اُن ممالک کی جہان آدمی عقلمند اور دانا اور تربیت یافتہ ہوتی ہین کسقدر راہ لابد لاکرنیکو مضطرب اور بیتاب ہو جاتی ہین

— اسلیئے دریافت ہوتا ہی کہ اخبار اور سفر اور اور وسیلی جنسے علم پہیلتا ہی انسان کی اُس خواہش کی زیادہ کرنی پر کہ وہ بوسیلۂ ابتذال کی اپنی حاجات کو بہتر کری بہت اثر رکہتی ہین — اور لوگون کو اسبات کی ترغیب ہوتی ہی کہ وہ بہت محنت واسطے کسی ایسی چیز کی بہم کرنی کی کرین جسکو وہ عوض مین اُس شئی کی جسکی انہین احتیاج ہی پیش کرین —

دوم زیادتی قابلیت قدردہی محنت پر — فقط اسی بات سی کام نہین چلتا کہ ایک آدمی کو ابتذال کی آرزو ہو — اسکی یہہ آرزو تب تک نہین ہوسکتی جب تک اسکی پاس کوئی ایسی شئی نہو جسی طرف ثانی اپنی مال کی بدلی مین قبول کرے بالفرض اگر مجہی آرزو ہو کہ مین ایک پلہ آلو کا خرید ون مگر میری یہہ آرزو تب تک کبہی نہین حاصل ہوگی جب تک مجہے یہہ اقتدار نہون کہ مین آلو فروش کو اُسکی مال کی عوض مین کوئی ایسی شئی دی سکون جسکا لینا اُسی منظور ہو — ایک امیر بہ نسبت غریب کی سال بہر مین بہت زیادہ ابتذال کرسکتا ہی اور ایک مزدور جسی بڑا محنتانہ ملتا ہی بہ نسبت اُس مزدور کی جسی بہت تہوڑی اُجرت ملتی ہی بہت زیادہ ابتذال کرسکتا ہی — ایک کسان اچہی فصل مین بہ نسبت ایک بُری کی بہت زیادہ اشیاء آرام کی خریدتا ہی یعنی وہ اُس فصل مین بہت ابتذال کرتا ہی اسلیئے ہم اسپر عموماً حکم کرسکتی ہین کہ ایک دولتمند ملک بہ نسبت ایک غریب ملک کی یا ایک ملک بہبود کی حالت مین بہ نسبت ایک زوال کی حالت کی یا وہی ملک اُس ایام مین جب کہ محنت مین قابلیت قدردہی کی زیادہ ہی بہ نسبت اُن ایام کی جبکہ محنت سی بہت کم پیداوار ہوتی ہی تو زیادہ ابتذال کرتا ہی —

سوم تبدیلی یا بہلی ہونی پر اخلاق کی — آدمی ہمیشہ فی الفور اپنی اشیاء کا ابتذال

نہین کرتی ہین ابتذال کرنی والون مین سی ایک نہ ایک کو کچھ مدت بعد ابتذال
کی اسکی مال کا عوض ملتا ہی یعنی خریدار اکثر بیوپاری سی اقرار کرتی ہین کہ ہم
اتنی مدت مین تیری مال کی قیمت ادا کرین گی اسمین گمان بد دیانتی کا پیدا ہوتا
ہی یعنی یہہ شک ہوتا ہی کہ شاید خریدار انکاری و عذرگری اور علاوہ ازین
جب آدمی بد دیانت ہون تو وہ ایک دوسرکو دغا اور فریب دینگی یعنی وہ بدلنی
مین ایسی شئی پیش کرین گی جو باتو وزن اور مقدار مین کمتی ہوگی یا وہ مال مین
کہری نہوگی جہان ان باتون کا واقع ہونا ممکن ہوگا وہان ابتذال بہت
کم ہو جاینگی کوئی آدمی حتی الوسع دغاباز سی لین دین نہین کریگا — قوانین
اس لئی بنائی جاتی ہین کہ دغاباز بمجبوری دیانتدارون کی طرح سی کاروبار
کرین — جب قانون اچھی ہوتی ہین اور نیکی اور دیانت جاری ہوتی ہین تو
اُن ایام مین ابتذال بہی بہت بار بار ہوتی ہین بہ نسبت کہ جب قانون با انصاف
نہون اور خاص لوگونکی حق مین بہتر ہون اور بد دیانت اور امانت اجرار
نہوتی یا دین — اخلاق بہ لوگونکی فقط انکی دیانتداری ہی منحصر نہین
بلکہ اچہا اور با انصاف ہونا انکی قوانین کا بہی اور اس مقام سی ہمین مفہوم
ہوتا ہی کہ اخلاق اور دین کچھ فقط پیدا داری کی امید نہین بلکہ متواتر ہوتا
ابتذال کا ان پر بہت منحصر ہی — یہی اصول جو اوپر مذکور ہوئی ہین
بہ وقت غیر ملکون کی لوگونکی ابتذال کرنی کی استعمال ہوتی ہین — اگر ہم ایسی
بد دیانت اور بیہودہ بانی پیش آوین اور انکو وسایل مناسب سی انکی حقوق
حاصل کرنی دیوین تو وہ بجای اور ملکون مین جانی کی جہان انکی اس طور سی
مدارات نہو ہماری ملک مین آوینگی اور اپنی اسباب کو ہماری اسباب سی بدلکر

بدلہ کرینگی اسطرح ہم اُن اشیاء کو جنکی ہمیں اور ملکوں سے بہم کرنے کی احتیاج ہوگی
نجوب ترین وجہ حاصل کرلینگی اور ہمکو ہماری محنت اور خوش اخلاقی سے بہت
فایدہ حاصل ہوگا — اسطرح کی تدابیر کہ جنسے خاص کو فایدہ منصور ہوتا ہے
کہ ملکوں کی حق میں اسیقدر مضر ہیں جسقدر کہ اشخاص کی حق میں —
اگر کہیں ایسی حالت ہو تو ہم بآسانی دریافت کرسکتے ہیں کہ وہ کونسی سبب ہیں
جنسے خود بخود ابتذال بار بار نہیں ہوتی اور گرم بازاری کاروبار کی نہیں
رہتی — اگر کسی شی کی صرف کرنے کی خواہش لوگوں میں سے کم ہوجاے تو اسکی طلبگاری
یا احتیاج بھی گھٹ جائیگی اور اسلیئے اسکی بنانے اور فروخت کرنے والے اسکی
نہ بیچ سکینگی اسی جہت سے بدلنا رواجوں پوشاک وغیرہ کا اکثر اُن
اشیاء کی طلبگاری کو جو سال گذشتہ میں بہت مروج نہیں کم کردیتا ہے —
اور بار ایل ہونی عقل اور فہم کسی ملک کی باشندوں کی سبب سے ایک مدت میں
بھی نتیجہ اس ملک کی ابتذال پیدا ہوتا ہے — کمی پیداواری کسی سال کی اُس سال میں
بھی اثر پیدا کرتی ہے — ظلم اور بہت بھاری ہونی محصول یا کسی اور ایسی چیز سے
جو پیداواری بہت نہونے دے یا محنت کی قدر دینے کی قابلیت کو کم کردے مدام کی
واسطے نتایج مذکورہ بالا نکلتے ہیں — اس مقام سے دریافت ہوتا ہے کہ جوں جوں
ایک ملک بد اور بے عدل اور ظالم ہوتا جاتا ہے تو ضرور ہے کہ اسطرحکا تنزل اخلاق کا
اس ملک کی ابتذال کو کم کردے جب کہ اسکی سبب سے اوقات محنت میں خلل اور کمی
واقع ہوتی ہے — یہانسے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بخوبی وقوع میں آنا ابتذال
اور پیدایش کا عقل اور خُلق پر لوگونکی بہت موقوف ہے — بیان مذکورۃ الصدر
سے یہہ بآسانی دریافت ہوجائیگا کہ کسطرح تمام کاروبار سوداگری کو ٹھہر سکتی ہیں

بہہات: سابل مندرجہ ذیل سی وقوع مین آسکتی ہی بہ سبب زیادہ کرنی عقل اور تیکی لوگونکی اور ایسی باتون کی کرنی سی کہ ان کی محنت مین قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہوجاوی اور بسبب تقرری سڑکون اور نہرون اور سڑکون آہنی وغیرہ کی اور بسبب آسان کر دینی کی اندر دنی آمد و رفت ملک کی اور بسبب بنانی ایسی لنگرگاہون جن پر لوگونکو بآسانی دست رس ہوسکی اور بسبب دینی کی بیگانونکو مناسب سہولت واسطی انکی اجرائی کاروبار کی جب وہ ہماری ملک مین آوین — اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ کونسی باتون سی بہت غالب ہی کہ ابتدال کم ہوجاتی ہین اور وہ یہہ ہین اول مقرر کرنا محصول کا اسباب درآمدنی پر یعنی زیادہ کر دینا قیمت اشیاء غیر ملک کا جو ہماری ملک کی اشیاء کی بدلہ مین پیش کیجاتی ہین — دوم روکنا اُن وسیلون کا جنسی عقل اور ہوشیاری حاصل ہوتی سوم تاریح ہونا بیچ حصول اُن وسیلون کی جو واسطی اندرونی آمد و رفت کی درکار ہین — چہارم پیش کرنا غیر ضروری موانع کا غیر ملک کی آدمیون کی لئی — پنجم حائل ہونا دراور سواحل بحور غافل رہنا — ششم عمل مین لانا ایسی تدبیرون کا جن سی وہ جنس جسکا بدلنا منظور ہی زیادہ لاگت کی ہوجاوی یا جنس اوس شخص کو جو ہماری پاس معاوضہ کی قصد سی آوی کوئی معقول وسیلہ حاصل کرنی اپنی فائدہ یا خوشی کا باقی نرہی

سوالات

(۱) اسباب کا کیا باعث ہی کہ ایک تولہ سونی کی لئی زیادہ قیمت دینی پڑتی ہی بہ نسبت کہ ایک تولہ چاندی کی لئی

سوالات

(۱) فرض کرو کہ ایک آدمی تو انگلستان میں سوت کاتتا ہی اور دوسرا چرخی سے تو انکی محنتانہ کی فرق کو جو بسبب زرد زائد اور مجتمع محنت کی واقع ہوتا ہی بہ تصریح بیان کرو—

(۲) ایک آدمی چرخی سی کاتتا ہی اور دوسرا کسی چھپکا ٹنی کی کل سے اب تم فرق مذکورۂ سوال دوم کو بیان کرو—

(۳) جیسا کہ ہم محنت مجتمع کو کم یا زیادہ استعمال کرین ویسا ہی کیا قیمت اشیاء کی بڑھ جائی گی یا گھٹ—

(۴) آیا یہہ دانائی کی بات ہی یا بیوقوفی کی کہ لوگون کو اُن اشیاء پیدا بعض رہنی دین جو اس قسم کی محنت سی پیدا ہوتی ہین—

(۵) اگر سوداگر نہوتی اور وہ تمکو قلمتراش بہم نکردیتی اور تمہین وہ اپنی آپ مہیا کرنا پڑتا تو تمکو اسکی واسطے کتنی قیمت دینی پڑتی ایسی صورت مین ایک پیالہ اور ربن اور چاء کی بہم کرنی مین تمہین کتنا ضرر اوٹھانا پڑتا—

(۶) ایک شہر مین ایک سوداگر مین دس ہزار روپیہ کی مال کی موجود رکھنی کی طاقت ہی اور وہ اُسی سال بہر مین ایکہی دفعہ فروخت کرسکتا ہی اور شہر دوم مین ایک اور سوداگر کی پاس مال تو اتنا ہی ہی مگر وہ اُسی ایکسال مین چار دفعہ بیچ سکتا ہی تو اب تم بتاؤ کہ ان دونون جگہہ مین سی کہان مال کم نفع پر بک سکیگا اور کسمین لوگ اسباب کو داری سی خرید سکین گے اور اُس وجہ کو جسپر تمہارا جواب مبنی ہی بخوبی بیان کرو—

(۸) فرض کرو کہ ایک تھوک کا دالا سوداگر چین سی چاء لاتا ہی اور اُسکی دیگر جزئیا

گنتا ہی اور سوداگر خردہ فروش دو چار صندوق چاء کی خریدتا ہی اور انہین ایک مہینے مین بیچ ڈالتا ہی ان دونو مین سی کونسا سستی بانی فی صندوق بہت بڑی منافع کاتا ہی اور اسکی کیا وجہ ہی—

(۹) ملک کی ابتدال کو دالکنا نون کی مستقر رہی سی کیا فایدہ ہوتا ہی اور باعث اسکا کیا ہی—

(۱۰) ہمنی سُنا ہی کہ بعضی آدمی واسطی زیادتی بہبود تجارت کی لڑائی ہونا چاہتی ہین تم بتاؤ کہ کسطرح رہی لڑائین تجارت کی حق مین مفید ہو سکتی ہین—

(۱۱) ایّام قحط سالی مین ہر شئی گران ہوتی ہی ہم سوال کرتی کہ کیا ایسا موسم کسانون اور پیدا کرنی والون کی حق مین بہت فایدہ مند ہی یعنی کیا اُس موسم مین وہ بہت نفع حاصل کرینگے—

(۱۲) اسباب کی وجہ بخوبی بیان کرو کہ بہت با اخلاق ہونا لوگونکا بہبود تجارت کی واسطے بہتر ہی—

(۱۳) چین والون کی ہان آزادی تجارت کی نہین ہی یعنی وہ بیگانہ ملک کی آدمی کو تجارت نہین کرنی دیتی اور اسکو وحشی سمجھتی ہین اور کہتی ہین کہ اسکو یہہ اختیار نہین ہی کہ وہ بدون ہماری اجازت کی ہماری ہان تجارت کرنی کو آسکی اب ہم سوال کرتی ہین کہ کیا یہہ بات چین کی سوداگرون اور مزدورون اور دستکارون کی حق مین بہتر ہی اور کیا اُسسے انکو فایدہ ہوگا—

(۱۴) روئی کی کپڑی کی کم قیمت ہوجانی سی ململ کی کارخانہ پر کیا اثر ہوگا

(۱۵) بتلاؤ کہ کیونکر اُنہیں فاعدوں سی جنسے پیدایش زیادہ ہوتی ہی ابتذال بھی زیادہ ہوسکتی ہی—

(۱۶) بتلاؤ کہ اب تک گوئی اور تدبیر جو ملک کے حق میں بہتر ہو علاوہ اسکی کہ سبکو ایک نظر سی دیکھنا اور سب پر برابر لطف اور شفقت کرنی چاہئی دریافت ہوئی ہی یا نہیں—

(۱۷) فرض کرو کہ ہم تدبیر مذکورہ سوال بالا سی انحراف کریں تو بتلاؤ کہ اُسکی کیا نتیجہ نکلے گا—

باب سیوم

بیچ بیان اتبدال کی جو بوساطت یعنی ذریعہ روپیوں کے عمل مین آتا ہی

فصل اول — بیچ بیان ضرورت ایک ایسی شی کی جسکی وساطت واسطے اتبدال کے درکار ہوتی ہی

ہم نے اب تک بیان اتبدال کا عام طور پر کیا ہی اور ثابت کیا ہی کہ جتنی واسطے آرام اور آسایش لوگون کی پیدایش ضرور ہی وتنی ہی اتبدال کی بہی ضرورت ہی اور تاکہ خلق خدا کو آرام پہونچی لازم ہی کہ بار بار بہت اتبدال ہوتی رہین — ہم نے یہہ بہی بیان کیا ہی کہ جب اور قسم کی محنت کو بانٹ کر کرنے سی بہت فایدہ حاصل ہوتا ہی ویسا ہی اگر اتبدال کا کار بہی بتقسیم محنت سی کیا جاوے تو اسمین بہی بہت فایدہ ہوگا اور کہ ایسا کرنے ہی سی محنت مین قابلیت قدر دینے کی بہت زیادہ ہو جاتی ہی — لیکن یہی نہین کرنا چاہیی کہ اتبدال کو تقسیم محنت سی انجام دوین بلکہ کسی آلہ کا بہی استعمال کرین باستعانت جسکی محنت مین قابلیت قدر دینے کی اور بہی زیادہ ہو جاوے اور یہہ آلہ قیمتی دہنیہ یا جیسا کہ آجکل مین اسکو سکہ کہتی ہین ہی — اب ہم تصریح ضرورت ایسی آلہ کی بیان کرینگے — پہلی فرض کرو کہ سکہ کا رواج نہ تہا اور کہ تمام اتبدال جنس سی جنس ہوتی تہی یعنی ایک جنس کا مبادلہ دوسری جنس سی ہو جاتا تہا — اول اسحال مین پیدا کرنیوالا مجبور ہوکر بنفس خود تلاش خریدار کی کرتا — اگر ایک کسان کو اپنا اناج اور میوہ واسطے تلاش خریدار کی تمام گاؤن مین لیجانا پڑے تو ظاہر ہی کہ اسکا بہت وقت اسکی پیدا واری کی تجویز مین صرف ہو جاوے — دوم اسکو فقط یہی اندازہ

نہین کہ اُسکا گیہون اور تل اور چاول وغیرہ فروخت ہوجاوین بلکہ وہ چاہتا
ہی کہ انکی عوض مین اُسی ایسی اشیاء ہاتھ آوین جنکی اُسی احتیاج ہی تو
اُسحال مین ضرور ہوا کہ اُسی فقط ایسی خریدار کو ہی تلاش کرنا نہین ہی
جو اُسکی پیداوار یون کو خرید لی بلکہ کوئی ایسا خریدار جو انکو خرید لیوی
اور اسکو انکی عوض مین ایسی چیزین دیسکے جنکی اُسی احتیاج ہی — ایسا
تلاش مین اسکا اور بہت وقت صرف ہوگا اور قیمت اشیاء کی اُسی اندازہ
سی زیادہ ہوجاوے گی اور منافع کسان کا کم — سیوم اُسی فقط یہی
آرزو نہین کہ اسکی مال کا معاوضہ ہو جاوی بلکہ وہ چاہتا ہی کہ اُسکا مال
آنہی آنہی حصون مین بدلا جاوے جتنی اور جسقدر کہ چیزین اُسی عوض مین
لینا ہین — یہہ ایک اور مشکل اسکام کی انجام پانی مین ہی کیونکہ یہہ تو امکان
امر ہی کہ ایک ساری جنس کو کسی ایک خاص جنس سی بدلہ کرلیوین لیکن یہہ بہت
مشکل ہی کہ ایک جنس کی کئی حصی کو کئی بدلہ کرین اور یہہ وہ حصی بہی اُس اندازہ
سی کئی جاوین کہ وہ مساوی ہون مول مین اُن چیزون کی جنکو انکی عوض لینا
لینا منظور ہو — یہہ ایک بڑا وقت کا کام ہی اور اُسکی کاروبار معاوضہ
اور بہی مشکل ہوجاوینگا اور قیمت چیزون کی اور بڑہا کریگی —
چہارم ایسی صورت مین اور بہی مشکل ہی جب ایک آدمی کی پاس کوئی [illegible] وار کی
تو جاوی شی کی واسطے مہو مگر وہ کہتا کہ مجہسی محنت کروالو — یہہ ظاہر ہی اُس
وہ کرنا [illegible] واسطی ضرور دیگا نہین کرسکیگا جو اسکو چاہئے [illegible] یہی آزادی کا
جو [illegible] ہاتہ [illegible] اجرت دیوی — لیکن ضرور ہی کہ وہ اُس آدمی کی
لئی محنت کری [illegible] وہ چیزین پیدا کرتا ہو جو اسکو واسطے [illegible] کی درکار ہو

— جب اسکو جوتیون کی ضرورت ہووے تو ضرورہی کہ وہ جوتی والے کی لئی محنت کری اور جب روٹیون کی طلب ہو تو نان بائی کے واسطے محنت کرے اور علی ہذا القیاس مگر جب اُسی مکان کی تلاش ہو تو مین حیران ہون کہ وہ بیچارہ کیا کرے

نتیجہ اس بیان سے صاف ظاہر ہی کہ ایسی صورت مین تقسیم محنت نہین ہوسکتی اور لازم ہوا کہ اسحال مین ہر آدمی ہر کار کو اپنی ہی ہاتھون سے انجام دیوی — اس صورت مین اصل یعنی سرمایہ نہین بڑہیگا اور ضرور ہی کہ لوگ وحشی رہین — جہان کہین رواج سکہ یا کسی ایسی شئی کا جسکے وساطت واسطے ابتدال کے درکار ہوتی ہی نہین ہی وہان بعینہ یہی حال ہوتاہی یعنی لوگ وحشی رہتی ہین

دوسرے اب دریافت کرنا چاہئی کہ جب رواج پائی سکہ یا کسی ایسی شئی کے جسکی وساطت واسطے ابتدال کے درکار ہوتی ہی یہہ تمام مشکلین کیونکر جاتی رہتی ہین — فرض کرو کہ آدمی نے یہہ ارادہ کرنیکی کہ جنس کو جنس سے بدل لیوین کوئی ایسی شئی دریافت کرین جسی ہر کوئی لینا چاہی اور جو سب جگہہ مروج ہوسکے اور جسی ہر آدمی جب وہ اسکی قبضہ مین ہو ہر کسی شئی سے جسکی وسی احتیاج ہو بدل لیوے — بالفعل دریافت کرنا اس امر کا کہ اُس شئی مین کیا اوصاف چاہئین بہت ضرورت نہین رکھتا الا یہہ کہ وہ ایسی ہو کہ وسی ہر شخص اور ہر ملک لینا چاہی — اسکا کچھہ مضائقہ نہین کہ آیا وہ سکہ ہو یا لوہا یا سونا یا چاندی یا تانبا — اگر اُسی سب جگہہ سب آدمی لیلیوین تو اُستی بڑا کام نکلتا ہی — اگر کوئی شئی ایسی ہو تو کسان اپنی پیداواری کو اول تو اُستی بدل لیگا اور چونکہ اسکو سب لینا چاہتے ہین تو پھر بلا تکلف جسکے پاس چاہی جا کر اُسی اُن چیزون سی جنکی اُسی احتیاج ہی

ہی بدلہ کر لیوگا اگر وہ شئی با آسانی تقسیم ہو سکے تو وہ اسکی حصہ کرکر با آسانی
جسقدر کوئی شئی لینی چاہے لیلیوے —

ہونا کسی ایسی شئی کا مزدور کی حق مین کسان کی نسبت سے بہت زیادہ موجب
فایدہ کا ہی اس صورت مین وہ جس کسی آدمی کے لیئے چاہی محنت کرے
اب اسکی کچھہ ضرورت نہین کہ جسکے لیئے وہ محنت کرتا ہی وہ آدمی وہ شئی
پیدا کرتا ہو جسکی اسکو احتیاج ہی — اگر اسی وہ شئی مختانہ مین جسکی لینی
کی سب کو خواہش ہی تو وہ باستثنات اسکی جو چیز چاہے میسر کرسکتا ہی —

ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ جب کبھی کوئی اس قسم کی شئی بہت
رواج پا جاوی تو ہم جسقدر چاہین تقسیم محنت سی کام کرسکتے ہین — ایسی
حال مین اسکے کچھہ فرق نہین آتا اگر مزدور سوئی بناوے یا نعل یا چاقو بشرطیکہ
اسکا مختانہ ایسی شئی مروج مین جسکی سب لیلیوین ادا کیا جاوے وہ اس
وسیلہ سی اپنی واسطے خوراک اور پوشاک اور مکان مہیا کرسکتا ہی — وہ
اسکو جمع کرکر اپنی لئی مکان خرید سکتا ہی اور ہر قسم کی محنت کرنے سے یکسان
آرام اور آسایش حاصل کرسکتا ہی —

فایدے کسی ایسی شئی کی
وساطت کی واسطے آسان کر دینے کاروبار ادلی بدلی کی ایسی بہت ہین اور
کسی ایسی شئی کی مستعمل ہونے کی ایسی سخت ضرورت ہی کہ تمام قومون نی جو ذرا
بہی علم اور آگاہی رکہتی تہین سب سی پہلی کسی نہ کسی شئی کو اسکام کی لئی
استعمال کیا ہی — مذکور ہی کہ اُن قومون نی جو مویشی پالتی تہین اور انکی
دودہ اور گوشت پر قناعت کرتی تہین بہیڑ اور بکریون کو اسکام کی لئی استعمال
کیا ہی مگر یہہ بہت ناقص وساطت تہین — تاریخ سی دریافت ہوتا ہی کہ زمانہ

پیشتر میں بیت المقدس کے اندر چاندی بطرق سکہ کے مروج تھی — یونانوں اور رومیوں کے ہان ابتدا میں بیل اور لوہا مروج تھے اور بعد ازان چاندی اور سونا اور جنکو اسی لئے قیمتی فلزات کہتے ہیں اور جو زمانہ حال میں اُن سب جگہہ جہان آدمی علم اور ہنر سے آگاہی رکھتے ہیں واسطے آسان کرنے کاروبار ادلی بدلی کے مروج ہیں —

سوالات

(۱) کس لحاظ میں سکہ دنیا ہی موجب فایدہ کا ہی جتنا کہ بتی یا کات یا کپل بنانی کی کلین

(۲) اُس ضلع کا حال بیان کرو جہان دستکاری ہوتی ہی اور جہان رواج سکہ کا نہین ہی

(۳) اُس ضلع کا حال بیان کرو جہان دستکاری ہوتی ہی اور جہان رواج سکہ کا نہین ہے

(۴) فرض کرو کہ کسی بڑے شہر میں رواج سکہ کا موقوف کردیا گیا تو تم اُس تبدیلی کو بیان کرو جو وہان کے باشندون کے حالت میں ہوگی

(۵) بسبب موقوف ہوجانی رواج سکہ کی بیچارہ غریبون کی حالت پر کیا اثر ہوگا

فصل دوم درباب اُن اوصاف کی جنکا ہونا اُس شئی میں جو واسطے وساطت ابتدال کی مستعمل ہو ضرور ہی

نہایت ضرور خوبیے اُس شئے کے جو واسطے وساطت ابتدال کے مستعمل ہو یہہ ہی کہ اُسے سب جگہہ سب آدمی اُسی کار کے لئے مستعمل ہونا چاہتے — اگر ایسا حال ہو تو اُسکے اسکے مستعمل ہونی کی غرض بہ خوبی نکل سکے گی — ہر شخص اُسی بدلہ میں لیلیوے گا اور آسانی وہ ایک دام وساطت ابتدال کی ہوجائیگی — یعنی اُسکی مدد سے ہم

اوصاف اُس شئی کے جو واسطے وساطت ابتدال کے مستعمل ہو

ہر شخص بجای ایک ابتدال کرنیکے بوسیلہ وابتدال کے ادلے بدلے کرنیکی محنت کو
فقط زیادہ خوبی سے ہی نہیں بلکہ تہوڑے وقت مین بہی انجام دیوینگا — یہہ
ایک اور فائدہ ہی اگر وہ سب ملک جنہین آمد و رفت ہو ویسے ایک ہی چیز کو انکہی
کام کے انجام دینی کے واسطے پسند کرین — بعضی اوقات فلز قیمتی کی بہیجنے مین
واسطے ابتدال کی اسقدر آرام متصور ہوتا ہی جیسا کہ اور چیزون کی
مین — اسحال مین اگر ایکہی شئی ایک ہی کام کی واسطے مستعمل ہو تو اسکی کاروبار
بار ملکی ادلی بدلون کا بہت سہولت سی انجام پاوی گا —

اگرچہ واسطے مروج کرنی کسی شئی کی ابتدال کی وساطت کے لئے یہہ ضروری
کہ اُسے سب آدمی اس کام کی لئی پسند کرین مگر یہہ بات ظاہر ہی کہ کسی خاص شئی
کو جب تک اسمین کچھہ خصوصیت ذاتی اس کام لئی مستعمل ہونی کی نہوگی تب
تک اُسنی سب آدمی اُس کام کی لئی نہین پسند کرین گے — اسیلئی اب ہمکو دریافت
کرنا چاہئی کہ وہ کونسی اوصاف ہین جنکی سبب سی کوئی شئی ضرور اس کام کی لئی
مستعمل ہونی کی لائق ہوسکتی ہی — اول چاہئی کہ اسکی پیدا کرنی کی لاگت
مین نہایت ہی کم کمی بیشی ہوا کرے — اگر سونی اور چاندی کی پیدا کرنیکی لاگت مین
اُسی قدر کمی بیشی ہوا کرے جیسا کہ اناج کے مین تو وہ ہرگز بطور سکہ کی مروج
نہوتی — ہم ایک اچہی موسم مین ایک دن کی محنت سی تین دفعہ زیادہ اناج
کما سکتی ہین بہ نسبت کہ ایک موسم سال کی بد مین — دوم اس چیز کا بہت
بہاری مول ہونا چاہئی یعنی وہ قد مین تو چہوٹی ہو مگر اسکی بیش قیمت بنانی
مین محنت بہت صرف کی گئی ہو — واسطے بہم کرنی ایک تولہ سونی کی کئی دن تولہ
کی محنت مطلوب ہی مگر اتنی ہی دنون کی محنت سی اتنا لوہا بہم ہوسکتا ہی جتنا کم ایک

آدمی اوٹھایا جاوے — پہلی ایک چھوٹی مقدار سونے کے گویا کئی دنون کی محنت
ہی جو چھوٹی قدمین جمع ہی اسکے سبب سے بہت محنت جو مال کو ایک جگہہ سے دوسری
جگہہ نقل کرنے مین پڑتی ہی بچتی ہی — سیوم وہ ایسی شئی ہو جو بلا نقصان
قیمت مین کہتی کی حصون مین تقسیم ہوسکے — جواہرات بہت بیش قیمت ہوتے
ہین مگر انکی ٹکڑی ہونی سے انکی قیمت بہت گہٹ جاتی ہی اور اگر انکی ایک
دفعہ ٹکڑی ہوجاوین تو وہ پہر ہرگز نہین جڑ سکتے — چہارم وہ
ایسی شئی ہو کہ اور چیزون سی باسانی ممیز ہوسکے — اسکا رنگ اور وزن
اور چمک ایسی ہونی چاہئین کہ ہر کوئی جو اسکی صورت سے کچھہ بہی واقف ہو
فی الفور مصنوعی کو غیر مصنوعی سے ممتاز کرسکے — پنجم وہ ایسی ہو کہ وہ
نہایت کم خراب ہووے اور بگڑ جاوے اگر وہ مثل نباتی یا حیوانی پیداوار کے
ہوگی تو وہ بگڑ سکے گی اور ظاہر ہی کہ اُسی کوئی نہین رکہنا چاہیگا کیونکہ اسکی
قیمت کم ہوجائیگی اور بیشک اُسی بہت کم آدمی بدلے مین لیوین گے —
ششم چونکہ ہم بعض اوقات چہوٹی ابتدال کرتی ہین اور بعضے اوقات بڑے
اسلئے یہہ موجب آرام کا ہی کہ ہم دو قسم کی چیزون کا استعمال کرین ایک انمین
سی نسبت دوسرے کی زیادہ قیمتی ہو تا کہ جب کبہی استعمال کرنا ایک کا بسبب
بہاری ہونی کی موجب تکلیف کا ہو تو دوسرے کو کام مین لاوین اور نقل کرنی
کی غیر ضروری محنت سے بچین — یہی بڑی صفتین ہین جنکا ہونا
اُس شئی مین بہت ضروری ہی جسکو ہم واسطے وساطت ابتدال کی مستعمل کرنا چاہین
اب ہم کہتے ہین کہ چاندی اور سونی مین یہہ سب اوصاف پائی جاتی ہین وہ اُن
سب چیزون مین سی جنسی ہم آگاہ ہین بیش قیمت ہین — ان دونو چیزون کی

چیزون کے پیدا کرنے کی لاگت سب کو خوب معلوم ہی کہ ہمیشہ یکسان رہتی ہی وہ
نہایت چھوٹے حصون مین تقسیم ہوسکتی ہین اور کہ بعد تقسیم ہونیکے انکے
حصّے بغیر نقصان کے پھر شامل ہوسکتے ہین انکا رنگ اور وزن ایسا ہی
کہ بوقت دیکھنے کے انکو اور اشیار سے بآسانی تمیز کرسکتے ہین وہ
ایسی نہین ہین کہ فرسودہ ہوکر بگڑ جاوین وہ ایسے ہین کہ زمانہ دراز
تک دہرے رہین اور ذرا بھی انکی قیمت مین فرق نہ آوے اور انکی
قیمتین ایسی متناسب ہین کہ ایک انہین سے بڑے ابتدال کے واسطے
مستعمل ہوسکتی ہی اور دوسرے چھوٹون کے لئی — اسیلئی یہہ کچھہ عجب
بات نہین ہی کہ یہہ چیزین پہلے زمانون مین جب علم اور ہنر رواج پانے
لگی اُس کام لیئے مستعمل ہوئین اور انکا رواج سب ملکون مین ہوا اور
انکی طلبگاری اس کام کے انجام دینی کے واسطے اس زمانہ تک زیادہ ہوتی
جاتی ہی — یہانسی ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ مانند کسی اور آلہ کی سونا اور
چاندی واسطے وساطت ابتدال کے اسیلئے مستعمل ہوئی ہین کہ انسی یہہ کام
بخوبی انجام پاتا ہی — آدمی زمین کہودنے کے لیئے ہل کو اسواسطے
کام مین لاتی ہین کہ اسکی نسبت اور آلہ کی یہہ کام اچھی طرح انجام پاتا ہی یعنی
زمین بسہولت کہودی جاتی ہی — وہ سکہ کو اس سبب واسطی سہل کرنے
ادلی بدلون کی استعمال کرتی ہین کہ اسکی وسیلہ سی ادلی بدلی بہت کم وقت اور
بہت تھوڑی محنت سی وقوع مین آسکتی ہین — آدمی ہل کو اپنی آپ بدون
حکم سرکار کے استعمال کرتی ہین اور چاندی اور سونی کو بشرط اجازت کی گورمنٹ
سرکار کے حکم [illegible] واسطے وساطت [illegible] کام مین لاتی ہین [illegible]

دیتی وہ بیل کو ضرور زمین کھودنے کے واسطے مستعمل کرتی اور علی ہذا القیاس سونے اور چاندی کو بھی واسطے وساطت ابتدال کے — یہاں سے واضح ہوتا ہی کہ اگر ہم رعایت اُن بری اصول کے جو اس مطلب سے متعلق ہیں کریں تو استعمال میں آنا سونی چاندی کا مزاحمت اور مداخلت سرکار کی سے انتہا ہی باہر ہی ضبا کرا ور آلات کا — آدمی انہیں فقط اسیلئی استعمال میں لاتی ہیں کہ اسمین الکا فایدہ منظور ہی اور نہ کسی اور باعث

سوالات

(۱) اسکی وجہ بیان کرو کہ وہ شئی جسکو سب آدمی واسطی وساطت ابتدال کے پسند کرین بخوبی سکہ کا کام کر سکے گی —

(۲) کوئی شئی نباتات میں سے کس لئی سکہ کا کام نہیں کر سکتی —

(۳) فرض کرو کہ سونا اور چاندی کی پیدا کرنی کی لاگت میں بہت کمی ہو سکتی ہی تو اسکی سبب سے کیا وہ سکہ کا کام نہیں کر سکین گے

(۴) تاریخ میں لکھا ہوا ہی کہ لائی کرگس[*] نے یہہ حکم جاری کیا کہ سپارٹا میں لوہی کا سکہ جاری ہو اب ہم پوچھتے ہیں کہ آیا یہہ دانائی کی بات تھی یا بیوقوفی کی — ایک ایام میں رومیون نے بیلون کو سکہ کی عوض میں کام میں لایا اب ہم سوال کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں ہم ایسا کام کیون نہیں کر سکتے

(۵) موتی اور ہیرے سکہ کی عوض میں کیون مستعمل نہیں ہو سکتی —

(۶) فرض کرو کہ چاندی اور رانگ ایک ہی رنگ اور ایک ہی وزن کی تھی تو کیا اسباب سے چاندی سکہ کی کام میں نہیں آ سکتی ہی اور کیون —

[*] لائی کرگس Lycurgus. سپارٹا Sparta.

سوالات

(۷) فرض کرو کہ چاندی اور سونے میں مثل لوہے کے زنگ لگ سکتا تو کیا اس صورت میں بھی وہ اسقدر سکہ بننے کی لائق ہوسکتی جتنا کہ حال میں — اور اگر نہیں ہوسکتی تو کیوں اپنی جواب کو مثال دیکر خوب بیان کرو —

(۸) اگر چاندی اور سونا نہیں پائی جاتی تو اسکی علوم اور فنون کی ترقی پر کیا اثر ہوتا

(۹) فرض کرو کہ اگر سرکار کوئی قانون دربابِ سکہ کیا نہیں جاری کرتی تو چاندی اور سونے کے منتقل ہونے پر کیا اثر ہوتا —

(۱۰) آدمی بیل کو خاص واسطے اپنی فایدہ کے اور آرام کے مستعمل کرتے ہیں اور وہ سکہ کو بھی اسیطرح استعمال میں لاتے ہیں مگر ہم تمسے سوال کرتی ہیں کہ ان دونوں صورتوں میں کچھ بھی فرق ہی —

(۱۱) اگر ہم مویشی اور بکریوں کو ایک وساطت واسطے انتقال کی مقرر کرتی تو اسّے ہمکو کیا تکلیف ہوتی —

(۱۲) سرت ابراہیم نے واسطے ایک مدفن پر منصرف ہونے کی چاندی دی تھی جسکا اسوقت میں سوداگروں میں رواج تھا ہم تمسے پوچھتی ہیں کہ یہہ رواج کونسی سرکار نے مقرر کیا تھا —

(۱۳) فرض کرو کہ کوئی نئی شئے ایسی دریافت ہوجاوے جسّے کاروبار انتقال بڑی خوبی سے بہ نسبت سونے اور چاندی کے انجام پاسکے تو کیا غالب ہی کہ وہ شئے رواج پاجاتی —

(۱۴) کیا اسکی مروج کرنے کے واسطی سرکار کو مداخلت کرنی پڑیگی —

فصل سوم بیچ بیان چند بڑی بڑی امور کے جو استعمال سکہ سے متعلق ہین

اوّل قیمت ابتدائی زرِ رائج کی اُس شئی کے قیمت ابتدائی کی برابر ہوتی ہی جو اُس سے بدلی جاتی ہی اس سے ہماری یہہ مراد ہی کہ بوقت بدلہ کرنے کے گیہون اور چاول اور لوہی وغیرہ کو زرِ رائج سے ہم بعینہ وہی کام کرتی ہین جیسا کہ اور ادلی بدلون کی صورت مین یا ہم اُس صورت مین بہی اُسے اصل یعنی محنت کو محنت سے بدلنے پر عمل کرتے ہین — اگر ہم دہلی مین دو تولہ چاندی کو ایک پلہ میدہ سے بدل لیوین تو دینی ہی محنت چاندی کو بہم کرنے اور دہلی تک لاتی مین کرنی پڑتی ہی جب کہ میدہ کو تیار کرنی اور یہان تک لانی مین ہوتی ہی ایک تولہ سونی کی پیدا کرنے مین قریب سولہ دفعہ زیادہ محنت صرف ہوتی ہی بہ نسبت کہ ایک تولہ چاندی کے پیدا کرنے مین اور اسیلئے سونا قریب سولوین حصہ چاندی کی میدہ کی عوض مین ملتا ہی — لوہا چاندی کے نسبت سی بہت کم لاگت کو پیدا ہوتا ہی اور اگر لوہی کا رواج ہوتا تو اُسیقدر زیادہ لوہا بدلے مین ملتا جتنا کہ اسکی پیدا کرنے مین زیادہ سہولت ہی — جب کبہی کوئی آدمی اپنی پیداوار کا معاوضہ چاندی یا سونی سی کرتا ہی اُسے خوب معلوم ہوتا ہی کہ وہ ایسی شئی لیتا ہی جسکی قیمت اصلی اُسیقدر ہی جتنی اُس شئی کی تہی جو اُسنی دیدالی ہی اور چونکہ کوئی شخص اُس شئی کو اسکی نسبت سی سستی نہین دیسکیگا اسیلئے وہ اسکی عوض مین اُسی قدر مال بہم کرسکتا ہی جتنا کہ اُسنے پہلے اسکے حاصل کرنیکو دیا تہا —

دوم چونکہ بدلہ کے سکے کی قیمت زرِ رائج کی برابر قیمت اُس جنس کی ہوتی ہی جسکے [illegible]
جاتی ہی تو [illegible]

ہوتین اسی قدر زر رایج بھی ہوتا مگر ہم پاتی ہین کہ سب لوگون کی کل مال مین سے
سکہ یا زر رایج ایک چھوٹا حصہ ہوتا ہی اسّے دریافت ہوتا ہی کہ شاید تھوڑے
سکہ سے بہت ادلی بدلی ہوسکتی ہونگی — یہہ امر واقعی ہی کہ تھوڑے سکہ سے
بہت ادلی بدلی ہوسکتے ہین اور دلیلین اسکی یہہ ہین —

پہلے چونکہ ساری جنسون کا ادلا بدلا ایک ہی وقت مین نہین ہوتا ہی تو اسلئے
ایک خاص مقدار سکہ کے سے اولٹ پلٹ کی بہت بیشمار انتقال ہوسکتے ہین
دوسرے اکثر ادلی بدلی اور خصوصًا بڑی بڑی جنسون مین ہوتے ہین اور
اسیلئی اُتنے سکہ کی ضرورت ہوتی ہی جو برابر فرق اُن جنسون کی قیمتون
کی ہو توضیح اسکی یون ہی فرض کرو عمر اور زید دو سوداگر ہین اب اگر عمر
زید سے سو روپیہ کا کپڑا لیوی اور زید عمر سی نوی روپیہ کا اناج تو ظاہر
ہی کہ اِس صورت مین کل دس روپیہ کی ضرورت ہی کیونکہ زید کو کل صورت
سکہ مین دس روپیہ عمر کو دینے ہین — مثال دوسری فرض کرو دو بیوپاری
مین ایک اُنمین سے شراب بیچتا ہی اور دوسرا کپڑا شراب والا کپڑی والے
سی کپڑا لیتا جاتا ہی اور کپڑی والا شراب والی سی شراب جب سال تمام
یا ششماہی مین وہ اپنا حساب کتاب کرتے ہین اور اگر اُن دونو کا مال
برابر ہوتا ہی تو انہین کچھہ نہین دینا پڑتا اور اگر ایک کا مال دوسری کے
مال کی نسبت سی زیادہ ہوتا ہی تو وہ شخص جسنے کم مال دیا ہی اور بہت لیا ہی
دوسری کو اس قدر سکہ یا مال دیتا ہی جو برابر اس زر کی ہو جو اسکی بدہی
جات نکلا ہو —

سوم اگر بیان بالا درست ہو تو یہہ بھی ظاہر
ہی کہ ایک بستی مین جہان کوئی خاص تعداد ادلی بدلون کی ہونی چاہئی وہان

کار سکہ

اندازہ کسی چیز کی قدر کا سکہ کی صورت میں ہونا ضروری ہی تاکہ آدمی
معین آنی قید کسی چیز کی قدر کی اصلی لگاتی ہی کہ در صورت ادلا بدلا کیا
میں اندازہ قدر ایک شئی کا دوسری شئی کی قدر سے کیا جاتا ہی
استدلال تعدادی دس ہزار روپیہ کی ہر روز گنتی جاوین اور قدر
کی ایک ہزار من کہاند کی واسطے عمل میں آنی استدلالون
اگر بہ اندازہ قدر کا روپیہ کی صورت میں اسباب کے
تو اسی زیادہ روپیہ کی ضرورت نہین ہووی گی
اور زیادہ استعمال کرین تو وہ محض بیکار رہیگا
روپیہ کی پیدا کرنے کی گہٹ جاوے تو نسبت سابق سے زیادہ
روپیہ میں ہوگا مگر اس سارے کی قدر کچھہ پہلی کی نسبت سے زیادہ نہین
اس صورت میں یہہ ممکن ہی کہ دو روپیہ کی وتنی ہی قدر ہو جتنی پہلی
ہی اور اب دو روپیہ سے وہ ادلی بدلی انجام پاوینگے جو پہلے
ہوتے تھے اگر اور سب جگہہ لاگت پیدا کرنے قیمتی دہاتون کے
ہی اور کسی باعث سی یہاں انکی بہت مقدار بہ نسبت کہ
انکی احتیاج ہی آجاوے اور تعداد ادلی بدلون کی یہاں
یہان روپیہ مقدار احتیاج سی زیادہ ہو جاویگا اور وہ لوگ
بہہ روپیہ ہوگا بوقت خرید اجناس کی ایک دوسری کی ضد میں زیادہ
روپیہ دوینگے اور قیمت اجناس کی زیادہ ہوجاویگی اور تمنی اشیاء
معاوضہ کے لیے پیش کی جاوینگی اور چونکہ روپیہ بہت افراط سی ہوگا اور
وہ نسبت اور اشیاء کے سستا ہوگا تو خریدار اسکو بدلے مین دینگے اور

اور یا پیچ بھی اپنے مضمون کو بجائی کسی اور چیز سے بدلہ کرینگے اُسی سے معاوضہ
کرینگے یہہ حال تب تک رہیگا کہ سارا فضول روپیہ صرف ہو جاوے اور
سکہ فقط اتنا رہجاوے جتنا کہ واسطے سرانجام دینی ابتدال ضروری کے کافی ہو
برعکس اسکی اگر اجناس زیادہ پیدا ہونی لگین اور تعداد
ادلی بدلون کی بھی اُسی اندازہ سے زیادہ ہو جاوے تو وہ سکہ جو پہلے
واسطے سرانجام دینے کار ابتدال کے مستعمل تھا کافی نہیں ہوگا اور اسیلیے اُسکی
قیمت گران ہو جاویگی یعنی قیمت اجناس کی سستی اگر قیمت اجناس کی ارزان
ہو جاتے اگر غیر ملک کے آدمی اتنے روپیہ کے عوض مین یہانسے بہت مال
بہم کرسکین تو وہ بجائے بھیجنے اور چیز کے روپیہ لاوینگے اور اُسی سے یہاں
کی چیزون سے بدل لینگے اسحال مین پھر قیمت چیزون کی گران ہونے
لگیگی یعنی اُس قدر روپیہ جتنے احتیاج ہی غیر ملکونسے آجاویگا اور [illegible]
پوری ہو جاوے گی اسطرح ہمکو معلوم ہوا کہ جس جگہ روپیہ [illegible]
ہو یعنی وہ اسقدر سے جو واسطے انجام دہی کار ابتدال کے مطلوب [illegible]
ہو تو وہ اور ملکون مین چلا جاویگا اور بجائی اُسکی اور چیزین آجاوینگی
اور یہہ حال تب تک رہیگا کہ روپیہ مقدار احتیاج [illegible]
خلاف اسکی اگر وہ مقدار احتیاج سے کم ہو یعنے [illegible]
[illegible] کے مول کی گران ہو تو وہ اور ملکون سے کھنچکر یہان آجاویگا [illegible]
جب تک کہ مقدار احتیاج کی برابر ہو جاوے — اسطرح [illegible]
سے روپیہ کی قیمت مین اختلاف واقع ہوتا ہی یعنی اُسکا [illegible]
قیمت سے سستی یا مہنگی ہو جاتی ہی تو وہ ہمیشہ ایک [illegible]

قدر کیا جاتا ہی اور اسکی قیمت اپنی آپ اور جنسون کی مول سے نسبت برابری
چہارم ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ مسالۂ
ناجا[illegible] کرتی ہی
[illegible] ادا رہی [illegible] کی سبھی حالتون مین بالضرور بہت جلد زیادہ ہوتی جاوے
[illegible] اگر [illegible] نقل کرنے اسباب کے اضلاع اندرونی کسی ملک مین
اور [illegible] ہوتی ہی [illegible] جب کہ علم اور ہنر زیادہ ہوتے جاوین بڑھ
جاوین تو ظاہر ہی کہ تعداد ادلے بدلون کی بہی اسیسے زیادہ ہوتی جاویگی
— اگر مقدار سکے اتنی نہ رہے جو اس [illegible] کافی نہی تو جب کہ تعداد
ادلی بدلون کی زیادہ ہو جاویگی ضرور ہی کہ ہر ابتذال تھوڑے مقدار سکہ
سے انجام پاوے یعنے قیمت سکہ کی گران ہو جاوے اسکی یہ معنی
ہین کہ قیمت اور اشیا کی سستی ہوویگی یعنے سال بسال قیمتین اجناس
کی سستی ہونے لگین گی — برعکس اسکی اگر تعداد ادلی بدلون کی بہی
زیادہ ہو جاوے اور فلزات قیمتی ایسکہ زیادہ اس اندازہ سے جو واسطے انجام
دہی کار اس ابتدال کی مطلوب ہو بیچ مین آجاوے تو ضرور ہی کہ قیمت
سکہ کی آہستہ آہستہ کم ہونے لگے یعنے قیمت اور چیزون کی بڑھ جاوے
قصہ کوتاہ جب کبہی پیدائش اشیا کی اور اسکی سبب سے تعداد ابتدال
کی بہت جلد بہ نسبت پیدائش فلزات بڑھتی ہی تو سکہ ضرور گران
ہو جاتا ہی یعنی قیمت اور جنسون کی سستی ہو جاتی ہی خلاف اسکی جب
کبہی فلزات قیمتی نسبت اور چیزون کا رآمدنی کے بہت جلد اور افراط
سے پیدا ہونے لگتے ہین تو قیمت سکہ کی گہٹ جاتی ہی یعنی قیمت
اور [illegible] کی گران ہو جاتی ہی — جب امریکای جنوبی مین کانین دریافت

دریافت ہوئین تو اُس اثنا مین فلزات قیمتی بہت جلد اور افراط سے پیدا ہوتے تھے مگر اور چیزین جنکے انکا معاوضہ ہوتا اُسی قدر جلدی اور افراط سے نہین پیدا ہوتی تہین نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ قیمت سکہ کی گہٹ گئی یعنی جنسون کے عوض مین نسبت پیشتر کی زیادہ روپیہ ملنے لگا اور یہہ جب تک رہا کہ ملک مذکور مین بسبب مشکل سے کہودا جانے کانون کی پیدائش فلزات قیمتی مین قصور واقع ہوا یہانسے ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ فلزات قیمتی یا سکہ کی قیمت مین بسبب رسد اور خرچ کے اُسی قدر فرق واقع ہوتا ہی جیسا کہ اور پیداوارون کے صورت مین یعنے اگر سکہ مقدار احتیاج سے زیادہ پیدا ہو جاوے تو اسکی قیمت سستی ہو جاویگی اور اگر کم تو اسکی قیمت بڑہ جاویگی اور سبب اسبات کا کہ کیون متوسط قیمت فلزات قیمتی کی مدت سے قریب ایک ہی سی رہتی آئی ہی یہہ ہی کہ لاگت انکی پیدا کرنے کی بہ نسبت لاگت پیدا کرنے اور چیزون کے مدت سے ایک ہی سے رہی ہی اور ہمکو یہہ بات بہی دریافت ہوتی ہی کہ اختلاف رسد اور خرچ فلزات قیمتی کا بہی اپنی آپ مثل اور چیزون کی درست ہو جاتا ہی —

سوالات

(۱) اسکا کیا سبب ہی کہ واسطے ایک گز بانات کے تین یا چار روپیہ دینے پڑتے ہین اور واسطے تین چار گز ڈوری کے کپڑے کی فقط ایک ہی روپیہ

(۲) اسکا کیا باعث ہی کہ حال مین بہت تہوڑا روپیہ ایک گز کپڑے کا دینا پڑتا ہی بہ نسبت دس برس پیشتر دینا پڑتا تہا —

(۳) فرض کرو کہ ایسی کانیں دریافت ہوئیں جنمیں سے سونا اُتنی ہی مول کو دستیاب ہو سکتا ہی جتنے کو چاندی تو تم بتلاؤ کہ اُسکی سونے کی قیمت پر کیا اثر ہوگا۔

(۴) بموجب سوال بالا کے بتلاؤ کہ کتنا سونا ایک پلہ میدہ کے لئے دینا چاہئے اگر بہاؤ میدہ کا فی پلہ تین تولہ چاندی ہو وے۔

(۵) فرض کرو کہ آج کل کہانڈ فی من بیس روپیہ بکتی ہی اب اگر کوئی اچھی ترکیب کان کہودنے کی معلوم ہو جاوے اور اسکی سبب سے پانچ برس کے بعد تمام جہان میں وہ چند مقدار چاندی کے نسبت اس زمانہ کی ہو جاوے تو پانچ برس کے بعد فی من کہانڈ کتنی چاندی کو بکے گی۔

(۶) فرض کرو کہ تعداد ادلے بدلون کی ایک وقت سے کچھہ زیادہ ہو تو قیمت چاندی میں کیا فرق آوے گا۔

(۷) فرض کرو کہ کسی باعث سے سکہ یا فلزات قیمتی اور پیداوارون کی نسبت سے بہت زیادہ ہو گئی تو اسکے قیمت سکہ اور اور اشیا کے مول پر کیا اثر ہوگا

(۸) فرض کرو کہ کسی باعث سے سکہ مقدار احتیاج سے کم ہو گیا تو تم بتلاؤ کہ اسکے اُسکی اور چیزون کی قیمت پر کیا اثر ہوگا۔

(۹) کیا سکہ کے سستے ہونے میں کچھہ نفع ہی اور اگر کچھہ ہی تو اُسے بیان کرو

(۱۰) اگر سکہ گران ہو مگر وہ اتنا ہو کہ اُسے انصرام کار ابتدال کا ہو جاوے تو کیا اسمیں کچھہ نقصان ہی۔

(۱۱) فرض کرو کہ ایک خاص مقام میں نسبت گرد و نواح کے ملکون کی قیمت اشیا کی سکہ کی صورت میں بہت گران ہی یعنی وہان سکہ کم قدر ہی تو بیان کرو

کہو کہ ایسے اختلاف کیونکر دور ہو دیگا اور بہاؤ سب ملکون مین کیونکر طرف برابری کے میل کرے گا —

(۱۲) فرض کرو کہ ایک خاص مقام مین نسبت گردگی ملکون کے قیمت اجناس کی سکہ کی صورت مین سستی یعنی تھوڑے سے سکہ سے بہت مال دستیاب ہوتا ہی تو بیان کرو کہ کسطرح سے ان سب مقامون مین بہاؤ برابر ہوجاوے گا

فصل چہارم بیچ بیان اسبابکے کہ کیون اور کسقدر سرکار کو سکے کے بنانے اور رواج دینی مین دخل دینا چاہئے

اگر اصول مذکورۂ بالا درست ہون تو اُن کے بموجب ہر آدمی کیون اپنی آپ سکہ نہ بنا دی اور کیون سکہ کو فقط سرکار ہی بناوے اور نقوش سرکاری اُسپر ثبت کرے اور اگر کوئی غیر آدمی سکہ پر نقش بناوے تو وہ کیون مجرم قرار دیا جاوے — اس فصل مین ان سب سوالون کی جواب بیان ہون گے — واضح ہو کہ اگر ہر آدمی بدرجہ کمال دیانت دار ہوتا اور طریقہ سونا اور چاندی پگلانی اور صاف کرنے سے بخوبی واقفیت رکہتا اور سب روپیہ وغیرہ کو قدر اور وزن مین یکسان اور سادی بناتا تو وہ بہی اسیقدر لایق سکہ بنانی کی ہوتا جیسا کہ سرکار مگر چونکہ ہر آدمی بدرجہ کمال دیانت دار نہین تو اسحال مین اگر سب کو اجازت سکہ بنانے کی دیجاوے تو ضروری کہ ہر روپیہ کو جو ہمارے ہات لگی آدمی ہم اُسے تول اور پرکہہ لین اور اسیلئے ہمکو بہت کامل کیمیا نہ ہوجانا چاہئی یعنی ہمکو اب

ہونا چاہیے کہ زر کو ہاتھ میں لیتے ہی بتلا دیں کہ اسکا اتنا وزن ہی اور اتنی کا مال ہی یہہ ایک بڑی دقت کا کام ہی اور اس طرح بیشک بہت آدمی دغا اور فریب کہا جاوینگے — اگر ہر آدمی کو اجازت سکہ بنانے کی ملجاوے تو ضرور ہی کہ ایک افسر اسکو دیکہی اور اسپر نقش کروا دیوے تاکہ معلوم ہوجاوے کہ وہ مال میں کہرا ہی اور اسکا وزن بہی صحیح اور مناسب ہی اور چونکہ اسطرح سکے تیار کروانے میں ایک بڑا درد سری ہی اسلیے سرکار منصرم ٹکسال مقرر کرتی ہی جو بموجب قوانین مروجہ کے تمام فلزات قیمتی کو جو انکی پاس لائی جاتے ہیں صاف کروا دیتے ہیں اور انکی بہت صحت اور درستی سے ٹکڑے کروا کی سکہ شاہی سے منقش کروا دیتے ہیں اور یہہ اسواسطے ہوتا ہی کہ عوام کو خوب معلوم ہی کہ یہہ سکہ مال میں کہرا اور وزن میں پورا ہی مثلاً سب جانتے ہیں کہ چہرہ شاہی روپیہ میں کسیقدر زیادہ گیارہ ماشے چاندی ہوتی اور کسیقدر کم ایک ماشہ تانبا تو اب جب کبہی ہمارے پاس چہرہ شاہی روپیہ ہووینگا تو ہم بدون اوٹہانی تکلیف جانچنے اور پرکہنے کے جان لینگے کہ ہمارے پاس گیارہ ماشے چاندی ہی۔ اگر ہم آپ سکہ کو پرکہیں تو ہمیں ہرگز اسقدر خوب دستگاہ نہوگی جو منصرم ٹکسال کو ہوتی ہی — اسواسطے خوبی سکہ میں آتی

بیان بالا کے یہاں ایک مثال لکہی جاتی ہی فرض کرو کہ ایک سوداگر نے چہہ اسباب افریقہ کو بہیجا اور اسکو سونے کی خاک سے بدل ڈالا یا اسنے

افریقہ Africa

یا اُسنے کچھہ اسباب امریکا جنوبی کو بھیجا اور اُسی لوہی کی سلاخ سی بدل ڈالا یہہ سود اگر اگر چاہی تو اپنی سونی یا چاندی کو بدون بدلنے کے سکہ کی صورت میں اُس آدمی کی معاوضہ کر دالی جو اُسے لینا چاہی مگر اُس صورت میں مشتری کو اُسے تولنا اور پرکھنا پڑیگا لیکن اگر مالک سچی یون فروخت کرنے کے سکہ کی صورت میں بدلنا چاہی تو وہ منصرم ٹکسال کی پاس اُسے لیجاوے اور وہ اُسے بموجب قوانین مجاریہ کے صاف کرواکر اور ٹکڑی ٹکڑی کر کے سرکاری سے منقش کر کے اُسکے حوالہ کر دیگا اب مالک اپنی مال کو ہر جگہہ سکہ کے مستعمل کر سکتا ہی یعنی ہر آدمی اُسے لیگا بدون تولنی اور پرکھنی کی لیلویگا یہہ بات ہمنی قبول کی کہ سرکار نے اختیار سکہ کی بنائی کا اپنی قبضہ میں لیلیا مگر ہمکو اب یہہ دریافت کرنا چاہیے کہ اُسے کن اصول پر عمل کرنا چاہیئے تاکہ یہہ کام بخوبی انجام پاوی —

اوّل منصرم اسکام کو لازم ہی کہ وہ ہر طرحکی خبرداری کرے کہ سکہ ایکطرح کے مال کا بنایا جاوے اور وہ کھرا ہو اور پاس کوئی نسبت ہو اور قریب کے محفوظ رہنی کا قدر رہیگا اور ہمیشہ ہر وقت سکہ پہچانا جائیگا

دوم ایک قسم کا سکہ یعنی روپیہ اور اٹھنی اور چونی وغیرہ الگ الگ سب ایک ہی وزن کی ہوں ایسا نہو کہ کچھہ روپیہ تو بارہ ماشہ کے ہوں اور کچھہ گیارہ کی اور کچھہ تیرہ کی سب ایک وزن کی ہونی چاہئیں ورنہ نقصان مذکورہ بالا عائد ہونگی —

سوم سکہ ایسے قدر کا بنایا جاوے کہ اُسکے ادا کرنے میں بہت

سہولت ہو جاوے اور اسکو بسہولت تمام شمار بھی کر سکین —
چہارم وہ ایسے قد اور صورت کی ہونی چاہین کہ انکو آسانی گن بھی لین اور غیر ملکون مین بسہولت تمام نقل بھی کر سکین —
پنجم اُن پر ایسے نقش بنانی چاہین کہ انکو جعلی بنانا بہت مشکل پڑے اور اُن پر ایسے نقش کاری کرنی چاہئی کہ کہین سے سوراخ کر کی انہین کہوٹ ملایا جاوی اور اگر کوئی ایسا کار بد کری بھی تو صاف معلوم ہو جاوے کہ وہ کہوٹی ہین اور فلانی مقام سے آمیزش کہوٹ کی کئی گئی ہی —
سکہ بنانی کی باب مین بھی بہت بڑی باتین ہین جن پر اہالیان سرکار کو بہت غور اور فکر کرنا چاہئی — لوگ اولا بدلا کو نہین سکہ کا اسواسطی استعمال کرتی ہین کہ اُس سے سہولت حاصل ہوو ی اور سرکاری سکہ بنانی مین اسواسطی اعتماد رکہتی ہین کہ انہین اپنی کاروبار مین اور بہی سہولت ہو جاوے — سکہ بنانی مین لوگ سرکار کو سوای امور مذکورہ بالا کی کچھہ اور اختیار نہین دیتی ہین —

سوالات

(۱) اگر ہر آدمی اپنی واسطے آپ ہی سکہ بناتا تو اُس سے کیا نتیجہ نکلتا اپنی جواب کو مثال دیکر واضح کرو —
(۲) فرض کرو کہ لوگ سکہ تو اب بنانی مگر ایک افسر سرکاری اُس پر نقش کر دیا کری تو اسطرح کے بند و بست سے کیا خرابی عائد ہوتی —
(۳) اُن فواید کو بیان کرو جو سکہ بنانی کی اختیار کو سرکار کی ہات مین سپرد کرنی سے نکلتے ہین —

سوالات

(۴) کیا اس اختیار کو سرکار کو دینے سے اسی سکہ پر کچھ اقتدار حاصل ہو جاتا ہے

(۵) فرض کرو کہ کچھ سکہ تو خالص تھا اور کچھ ناقص تو اسسے کیا خرابی نکلیگی

(۶) کیا سکہ پر سرکاری چھاپ ہونی سے وہ سب صحیح اور اچھی نہین ہو سکتے

(۷) فرض کرو کہ بعضے سکے نصف وزن کی اس وزن سے ہین جو قانون سے قرار پایا ہی اس صورت مین ہم دریافت کیا چاہتے ہین کہ بسبب ہونی سرکاری چھاپ کے اسپر قیمت اسکی کیا اسقدر نہ ہوجائیگی جیسکہ درصورت کامل وزن ہونے کے ہوتے—

(۸) فرض کرو کہ سکہ کی صورت چھوٹے چھوٹے کرون یا گولیون کی ہوتی تو اسمین فائدہ ہوتا یا نقصان اور کیون—

(۹) اگر اچھے کاریگرون ملک سے بہت زیادہ مزدوری دیکر سانچے واسطے چھاپہ کرنے روپیہ کی بنای جاوین تو اسمین کیا فائدہ نکلتا ہی اور کیا وجہ ہی کہ بغیر چھاپہ کیا جاینگے انسے ایسی کار برآری نہین ہو سکتی جیسا کہ چھاپی کی ذریعہ سے ہوتی ہی—

(۱۰) تمنے دیکھا ہوگا کہ کنارون سب روپیون اور اشرفی وغیرہ پر چھوٹی چھوٹی لکیرین ہوتی ہین اسسے کیا فایدہ ہوتا ہی—

باب چہارم

در باب ابتدال کی بوسیلہ رواج یابی کاغذ کے

فصل اول در باب اصل بنک یعنی کوٹھی صرافہ کے

ہمنی اب تک سکہ کو بطور وساطت دہاتی ابتدال کی خیال کیا ہی لیکن ولایت انگلستان اور بعضی اور ملکون مین سارا حصہ اس وساطت کا دہاتی نہین ہوتا ہی بلکہ کچھہ کاغذ کا بہی جسکے سبب جہت ویسا ہی خوبی سے کام نکل آتا ہی جیسا کہ سکہ سے اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید وہ سکہ کی نسبت سے بہی اچھی طرح سے کام انجام دیتا ہوگا کیونکہ اگر کسی شخص کو کوٹھی صرافہ سے کچھہ روپیہ لینا ہو اور منتصرم کو بہی اسکی مرضی پر چھوڑ دی کہ اگر وہ چاہے تو نقد روپیہ لے لیوے یا اُتنی ہی قیمت کا کاغذ یعنی ہنڈی تو پایا گیا ہی کہ وہ اکثر کاغذ کے لینے کو سکہ کے لینے پر ترجیح دیتا ہی — ہر آدمی ایام امن مین ولایت انگلستان مین دس ہزار نقد روپیہ لینا نہین پسند کرتا بلکہ اُتنی ہی قیمت کے بنک نوٹ لینا چاہتا ہی — باعث اسبات کی کہ کیون لوگ لینا بنک نوٹ کا پسند کرتے ہین اور نتائج اس امر یعنی سکہ سے بنک نوٹ کے پسند کرنیکے اب ہم بیان کرینگے اور اس باب کے اندر ہم جتنے الواب اس مطلب کو بہت سہولت سے اور عام طور پر بیان کرینگے —

اول در باب کوٹھی مال امانت کے

اگر کوٹھی صرافہ کی نہو اکثری اور تمام لین دین سکہ سے انجام پاوے تو ضرور ہی کہ بہودا

بنک نوٹ
Bank note

فائدہ ہونے کوٹھی کا

ہر سوداگر بہت سکہ واسطے اجراء کاروبار تجارت کے اپنی پاس موجود رکھے اور اسکا بڑا وقت اسکے گننے میں [illegible] کرنے اور اسکو روپیہ کو ایک مقام سے دوسرے میں نقل کرنے کے اندر بہت محنت خرچ کروانی پڑتے اور سکہ اس طرح بار بار گننے اور اٹھانے دھرنے میں بہت گھس جاتے یہہ سب تکلیفیں بسبب محنت کو بانٹ کر کرنے سے بہت آسانی سے دور ہو سکتے ہیں فرض کرو کہ چند سوداگر ملکر ایک آدمی کو اپنے واسطے صراف مقرر کر لیں اور اپنا روپیہ اسکی تحویل میں رکھدیں تو اب جب کبھی کسیکو ان میں سے آپس میں کسیکو کچھہ روپیہ دینا ہو تو وہ اپنے قرضخواہ کو ایک حکم صراف مذکور الصدر پر دے اور چونکہ صراف اپنے سب لین دین والوں کا حساب کتاب رکھتا ہی تو وہ تکلیف روپیہ کے گننے اور نقل کرنے سے بچ جاویگا کیونکہ وہ ایک کے نام پر آمد اور دوسرے کے نام پر دی لکھہ دے گا یعنے وہ ایک کے نام پر تو خرچ میں لکھہ دیگا اور دوسرے کے نام پر جمع میں درج کرے گا — اس طرح دو چار سطروں کے لکھنے سے تمام کام انجام پا جاوے گا اس طور پر عمل کرنے سے بہت محنت اور وقت بچیں گے اور ایسی صورت میں ایک اکیلا آدمی بسہولت تمام وہ سارا کام انجام دے سکیگا جو پچاس یا سو آدمیوں سے انجام پاتا — یہہ بات بھی ظاہر ہی کہ اگر کئی ایسی کوٹھیاں ہوں اور ان میں آپس میں لین دین ہوتا ہو یعنے وہ ایک دوسرے پر چٹھیاں کرتے ہوں تو کچھہ آرام اور بھی زیادہ ہو جاوے گا اس لحاظ سے کوٹھی والی امانت کی لوگوں کے حق میں ویسی قدر موجب فائدہ رسی کا ہی جیسا کہ محنت بچانے

والی کمپنین

دوم کوٹھی صرافہ کے واسطے روپیہ قرض دینے کے بہی مقرر ہوتی ہی اور یہہ کام یون انجام پاتا ہی — فرض کرو کہ بہت سے آدمی ہین جنکے پاس دس دس ہزار روپیہ ہی اور جو اُسکو سود بیاض مین دینا چاہتے ہین مگر انکو اپنے آپ اسکام کے کرنے کیے فرصت نہین اور انکو وہ لوگ بہی نہین معلوم جو قرض لینا چاہتے ہین اور اگر وہ انکو جانتے بہی ہین تو انکی حال اور خصلت سے واقفیت نہین رکھتے اب یہہ بات موجب فائدہ کا دونون قرض لینے اور قرض دینے والون کو ہی کہ یہہ سارا روپیہ ایسے آدمیون کے تحویل مین رکھہ دیا جاوے جو اُسے عزت دار اور مستند لوگون کو قرض دیوین اور اُنکے سود وصول کرکے مالکان زر کے حوالہ کردین اس محنت کے لیئے انکو محنتانہ کافی دینا پڑے گا مگر وہ مالکان زر کے وقت اور محنت کو بہت بچاوینگے اور انکے روپیہ کو جوکہون سے محفوظ رکہینگے اور اس طرح سرمایہ والون کو تہوڑا روپیہ خرچ کرنے سے بہت فائدہ حاصل ہوگا

یہہ کام اکثر یون انجام دیا جاتا ہی

فرض کرو کہ ایک کوٹھی صرافہ کے واسطے سود بیاض مین دینے لاکھہ روپیہ کے ضرورت ہوتی ہی تو اب سارے روپیہ کو مثلاً ہزار حصون مین تقسیم کرتے ہین تو ہر حصہ سو روپیہ کا ہوگا اب جو چاہے اسبات کا اقرار کرے کہ مین اسمین سے اتنے حصہ لیتا ہون جتنے مین اتنا روپیہ سود مین چلایا جاتا ہوتا اگر اُسے ہزار روپیہ اسکام مین لگانا ہو تو وہ دس حصہ خرید کرے — اور حصون کے خریدنے والے اپنی ذمہ کا روپیہ دے ڈالتے ہین اب سب حصہ دار روپیہ دے چکتے ہین تو ایک لاکھہ روپیہ جمع

جمع ہو جاتا ہے — اب جب سارا روپیہ جمع ہو چکا تو جو چاہے
وہ قرض لیوے — زمانہ ٹھہرائے مقررہ پر تمام سود یا فائدہ کوٹھی کا جمع ہو کر
تقسیم ہوتا ہے — روپیہ حصہ کو تو راس المال یا اصل یا مول کہتے ہیں اور فائدہ
کو سود — اب اگر کوئی حصہ داروں میں سے اپنا مول یا راس المال کوٹھی سے
نکالنا چاہے تو وہ کسی کے ہاتھ اپنے حصہ کو بیچ ڈالتا ہے اور خریدنے
والا حصہ دار کوٹھی کا ہو جاتا ہے جیسے وہ کوٹھی میں اتنا مال داخل کرتا ہے
جو بیچنے والے نے اس میں سے نکال لیا ہے جہاں کہیں ایسی کوٹھیں ہوتی
ہیں وہاں ہمیشہ اس طرح سے حصے ایک کے نام سے دوسرے کے نام پر
منتقل ہوتے ہیں — فرض کرو کہ ایک کوٹھی صرافہ کی مقرر ہو گئی اور تم
ایک ہزار روپیہ سود سے لینا چاہتے ہو تو کوٹھی والے یا تو تمہیں نقد
ہزار روپیہ دے دیں گے یا اپنے ہنڈیوں میں ادا کریں گے
جن کا روپیہ بروقت طلب کے تمہیں دے دیا جاوے گا —
اگر ان ہنڈیوں کا سب جگہ ایسا خوب چلن ہو جب کہ روپیہ کا تو تم
بجائے زر نقد لینے کے انہیں کو لے لو گے کیونکہ وہ بسبب کمی وزن
اور چھوٹائی قد کے موجب آرام کا ہوتے ہیں جس طرح سے
تم انہیں پسند کرو گے ویسے ہی خیال سے سب آدمی پسند کریں گے
تو کچھ عرصہ میں کوٹھی کے کاغذ اتنے ہی مول کے جتنا کہ اس میں
روپیہ ٹھیک ٹھیک ہو بازار میں چلنے لگیں گے یعنی تمام چلن بجائے سکہ کے
ہنڈیوں کوٹھی یعنی اس کے کاغذات کا ہو جاوے گا — اور اس
طرح کوٹھی درحقیقت کاغذ کو بجائے روپیہ کے رواج میں لاوے گی —

یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ ہنڈیان بہی ایسی اچہی اور بیچے جو کہو ہین جیسا کہ سکہ — فرض کرو کہ ایک کوٹھی صراف کی مقرر ہوگئی جسکا راس المال لاکہہ روپیہ ہی اور اسنے کوٹھی کے روپیہ کو تہیلیون مین بند کیا اور لین دین کاغذ ہی مین جاری کیا — اب اگر یہہ کوٹھی دیانتدار آدمیون کو ہنڈیان لاکہہ روپیہ کی دیوے تو وہ برابر زر مقررہ کے اقرارنامہ لکہہ دینگے مگر کوٹھی مین ایک لاکہہ روپیہ سکہ مین بہی موجود ہوگا اور اسی سبب سے اسکے پاس ضمانت واسطے ادا کرنے زر ہنڈیون کے جو اسنے لوگون کو دی ہین دو لاکہہ روپیہ کی ہی یعنی ایک لاکہہ روپیہ تو سکہ ہی اور ایک لاکہہ روپیہ اقرارنامون کی شکل مین دیانتدار آدمیون کے ہین یعنی کوٹھی واسطے ادا کرنے ایک لاکہہ روپیہ کے دو لاکہہ روپیہ کا مقدور رکہتی ہی یعنی اگر اسکا سارا سکہ چوری جاوے تو اقرارنامے تمام زر ان ہنڈیون کا جو اسنے لوگون کو دی ہین ادا کر دینگے اور اگر اسکے سارے قرضدار دیوالا نکالین تو زر ہنڈیون کا بسبب مذکورۃ الصدر سکہ مین سے ادا کر دیا جاویگا — باوجود ہونی اس قدر ضمانت کے کوٹھی دیوالا نکال دی نظر آتی ہی اور اپنا پیچ بچاؤ بہی کر سکتی ہی کیونکہ تمام ہنڈیان جو اسنے لوگون کو دی ہین واسطے ادا کرنے زر کے اسکے پاس ایک ہی دفعہ نہین لائی جاوینگی اور اسی لئے کچہہ ضرورت نہین کہ اسمین زر کافی واسطے ادا کرنے تمام ہنڈیون کے موجود ہو — کچہہ ڈر نہین کہ اسکے سب کے سب قرضدار ایک دفعہ دیوالا نکالین اور اپنا ادا کرنا قرض مکرین اسلئے اب ممکن ہی کہ کوٹھی صراف کے اپنے قرضدارون

قرضداروں نے روپیہ وصول کر کر زر ان ہنڈیوں اپنے کا جو انکے پاس واسطے ادا ے زر کے لائی جاویں دی دیویں پہلے نے دریافت ہوا کہ کوٹھی اپنا بلنج بخوبی کرسکے گی اگر اسمیں اتنا روپیہ جو واسطے ادا ے زر ان ہنڈیوں کے جو انکی پاس لائی جاویں کفایت کرے موجود ہو اور اسمیں اس قدر سرمایہ ہو کہ مالکان ہنڈوی اس امر سے مطمئن رہیں کہ اگر قرضدار کوٹھی کے ادا ے زر قرضہ میں کوتاہی کریں گے تو بھی زر انکی ہنڈیوں کا کوٹھی سے انہیں وصول ہو جاوے گا۔ اگر شرائط مذکورہ بالا ملحوظ رکھے جاویں تو ہنڈیاں کوٹھی کے واسطے ادا ے زر قرضہ یا اور کاروبار کے اس قدر خوبی سے مروج ہو سکیں گے جیسا کہ روپیہ مثلا اگر مجھے کسی بزاز کے سو روپیہ دینے ہوں اور میرے پاس سو روپیہ کے ہنڈیاں ہوں تو بزاز بے عذر و حیلہ انہیں بعوض اپنے روپیہ کے لے لیگا اور یہہ بات ظاہر ہی کہ ایک بڑے مقدار سکہ کی بچاو ہو جاوے گی کیونکہ عوض اسکے ہنڈیاں چلیں گے۔ فرض کرو کہ ایک [illegible] میں فقط دس لاکھہ روپیہ کو واسطے کرنے ابتدال کے اس صورت میں اگر معاوضہ بجاے روپیہ کے ہنڈیوں کی ذریعہ سے کیا جاوے تو اس قدر روپیہ درکار نہو گا بلکہ صرف اتنا کہ وہ واسطے اہم قدر کرنے ہنڈیوں کے روپیہ یکساں کفایت کرے یعنے بروقت طلب زر ہنڈی کے روپیہ اسکا دیا جاسکے۔ اس ترکیب سے بجاے کل لاکھہ روپیہ کے حقیقت میں پچیس ہزار روپیہ اور پچہتر ہزار کی ہنڈیاں کافی ہونگی۔

سوالات

(۱) فرض کرو کہ ایک شہر خاص میں کوٹھی صرافہ کی نہیں اور کہ ہنڈیوں نا [illegible]

رواج نہ تھا تو تم بتلاؤ کہ اسکے کیا آرام اور کونسی تکلیفین عائد ہوتین—

(۲) فرض کرو کہ مہاجنے کوٹھین اور صراف یا مہاجن جنکی سبب سے ابتدال شہرون مختلفہ اور دور دست مین وقوع مین اوسے نہ تھی بتلاؤ کہ اسے کیا تکلیفین حاصل ہوتین—

(۳) بتلاؤ کہ ان تکالیف کو تقرر ہونا کوٹھی مال امانت اور ابتدال کا کیونکر دور کرسکتا ہے—

(۴) بتلاؤ کہ کسی کوٹھی پر چھٹی یا حکم دینے سے تم کیا مراد رکھتے ہو—

(۵) اور مراد می کسی کوٹھی صرافہ پر کیون حکم نہین کرسکتا—

(۶) واسطے اداے زر دادنی کے کوٹھی پر چھٹی کر دینے مین کیا زیادہ آرام اُسکے جو زر کو نقد انفراد اکر دینے ہوتا ہی نکلتا ہی—

(۷) کیون بوقت تقرری کوٹھی صرافہ کے زیادہ روپیہ سود بیاض مین چلسکتا ہی بہ نسبت کہ جب کوٹھین نہ ہون—

(۸) فرض کرو کہ تم اور تمہارے بیچ دس دوست ایک کوٹھی صرافہ کی مقرر کرنی چاہتے ہین تو بتلاؤ کہ تم اُسے کیونکر بناؤ گے—

(۹) تم کیون کوٹھی بدون روپیہ کے نہین مقرر کرسکتے

(۱۰) فرض کرو کہ تمنے دس ہزار روپیہ کے حصے ایک کوٹھی مین خرید کئی اب اگر تم کل کے دن دس ہزار روپیہ کی زمین خریدنی چاہو تو تم بتلاؤ کہ اپنی روپیہ کو کوٹھی سے کیونکر نکال لوگے—

(۱۱) لوگ نوٹ یعنی ہنڈیون کو بشرطیکہ وہ بخوبی مروج ہون اور انہین کچھ جوکھون نہ ہو کیون سکہ پر ترجیح دیتے ہین—

(۱۲) فرض کرو کہ بہہ زر سکہ مین نہین ادا ہوگا یعنے اگر کسی کے پاس بہت ہنڈیان ہون وے انکی عوض مین زر نقد نہین ملیگا تو تم ہنڈیون کا رکہنا پسند کروگے یا نہین —

(۱۳) اگر ہنڈیون کے عوض مین زر نقد نہ ملی تو وہ کسقدر بہ رہ ہونگی

(۱۴) کوٹھی صرافہ کی کیا حالت ہونی چاہیئے تاکہ اسکی ہنڈیان جو نکہو ہون —

(۱۵) جب بیچ مین کچہہ تو زر نقد ہو اور کچہہ ہنڈیان تو کیا لین دین لی جو نکہو ہون ہو سکتا ہی —

(۱۶) کیا کوٹھی صرافہ کے ایک ملک کے اصل یا سرمایہ کو زیادہ کر دیتی ہی —

فصل دوم درباب فوائد تقرری کوٹھی صرافہ کے

فصل گذشتہ مین ہمنے اصل حقیقت کوٹھی صرافہ اور ترکیب اسکی بنی کی بیان کی ہی اور کہا ہی کہ وہ کئی کامون کے واسطے بنائی جاتی ہی یعنے واسطے رکہنے مال امانت اور رد واسطے قرض دینے اور رد واسطے مہیا کر دینے سکہ ایک ملک کے — اس فصل مین جواب شروع کی گئی ہی ہم فوائد کوٹھی کے ہر ایک کام مین منجملہ کامون مذکور الصدر کے بیان کرینگے

اوّل بیان کوٹھی صرافہ کا اس صورت مین جب واسطے رکہنے مال امانت کی بنائی جاتی ہی

اس صورت مین کوٹھی صرافہ کی صرف واسطے بچانی محنت کے بنائی جاتی ہی جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہی اگر کوٹھیان مال امانت کی نہ ہوتین تو ہر آدمی آپ ہی اپنا خزانچی ہوتا یعنی آپ ہی لین دین مین رد پی گنتا اور پرکہتا اور فی الحقیقت اپنی گہر یا دکان

 میں ایک کوٹھی صرافے کے رکھتا — لیکن اگر کئی آدمی اپنا روپیہ جمع کر کر ایک جگہہ رکھہ دیں تو ایک آدمی اُن سب کی طرف سے وہ کام جو اُن سب کو خود انجام دینے پڑتے کر دیگا — صراف جسکی تحویل میں یہہ روپیہ رکھا جاتا ہی اپنے پاس بہی کھاتہ رکھتا ہی اور لکھہ رکھتا ہی کہ کسنے کتنا روپیہ کوٹھی میں داخل کیا اور کتنا اُسنے خرچ اس طرح ہر آدمی کو جو کوٹھی سے علاقہ رکھتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ کوٹھی میں میرا اتنا روپیہ ہی — اس طریق پر عمل کرنے سے ہر پیشہ والی کا بہت وقت اور محنت بچتی یعنی اور سوداگروں کے حق میں یہہ بچنا محنت اور وقت کا ایک موجب بڑے فایدہ کا ہی — اگر سوداگروں کو یہہ فراغت نہو تو قیاس میں نہیں آتا کہ بڑے شہروں میں جہاں گرم بازاری تجارت کی بہت ہو لین دین روپیے کا کیونکر ہو سکے —

دوم بیان فوائد کوٹھی صرافہ کا اُس
صورت میں جب وہ واسطے قرض دینے روپیہ کے مقرر ہو

ایک جوان دست کار یا سوداگر کو واسطے شروع کرنے پیشہ کے دستیاب ہو جانا کچھہ تھوڑے سے سرمایہ کا موجب بڑے فایدہ کا ہی — کیونکہ اگر ایک چالاک کامی کاریگر کے پاس روپیہ نہو تو کیا وہ اپنا صرف کرے اگر اسکو کسی طور سے کچھہ تھوڑا سا سرمایہ مل جاوے تو وہ اپنی محنت سے آپ ہی کما کھا وے اور جب کسی نے اُسے قرض دیا ہو اُسے سود بھی دے دیوے —

فرض کرو کہ ایک جوان آدمی نے ایک پیشہ شروع کیا تو وہ بشرطیکہ اُس نے اپنی چال چلن اچھی حالت میں رکھا ہوگا اکثر یہہ بات پاویگا کہ وہ اپنے حال کے سرمایہ سے اپنے کار کو بخوبی اور بہت دیر تک نہیں کر سکتا اور اُن

اسقدر فائدہ نہین اٹھا سکتا جتنا کہ اسکی حیطہ اختیار مین ہی — اب اگر
اسکو واسطے بڑھانے اپنے کار کے روپیہ قرض مل سکے تو بیشک وہ قرض دینے
والے کو سود دے سکیگا اور زیادہ اسکے آپ بھی بہت فائدہ اٹھا سکیگا
— بہانسبی یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ اگر کوئی ترکیب ایسی کیجاوے جس سے
محنتی لوگونکو بقدر انکی خواہش کے سرمایہ بدسترس ہوسکے تو یہہ
خاص کر انکی حق مین ایک موجب بڑے فائدہ کا ہی — ایسی بات کے وقوع
آنے سے ہر آدمی اس لایق ہو جاویگا کہ وہ اپنی محنت کو اسطور سے کام مین
لاوے کہ اسسے بہت ہی فائدہ حاصل ہو اور اس وسیلہ سے وہ اپنے تئین
بھی فائدہ پہنچاویگا اور اور لوگون کے آرام کے وسایل بھی زیادہ کر دیگا
— علاوہ اسکے بہت آدمی سرمایہ والے ہوتے ہین اور وہ اپنے
آپ سود بیاض کے کام کو بدون اٹھانے بہت محنت اور بڑی تکلیف کے
نہین انجام دے سکتے — بعضا اوقات ایک اہل پیشہ کے اپنے کار مین اتنا
روپیہ بہلا ہوتا ہی کہ چندان اسکے اسمین ضرورت نہین ہوتی اور وہ چاہتا ہی
کہ زر فاضل کو قرض دیوے مگر وہ نہین جانتا کہ کسکو احتیاج ہی اور جنکو
احتیاج ہوتی ہی وہ یہہ نہین جانتے کہ فلانا شخص قرض دینا چاہتا ہی —
اس طرح یہہ زیادہ روپیہ بسبب بے علمی دونون فریقون کے مدت تک بیکار
پڑا رہتا ہی اور اسسے کسیکو بھی فائدہ نہین ہوتا سوا اسکے اسکی بہت روپیہ
رانڈون اور لڑکون نابالغ کے پاس ہوتا ہی اور جو سود بیاض کے کام سے
محض بے علم ہوتے ہین — جسحال مین وہ اپنا روپیہ سود مین ندین تو ضرور
ہی کہ انکی نان و نفقہ کا خرچ انکی اصل سے چلے اسی لئی وہ کچھہ عرصہ مین

مفلس ہو جاتے ہین اور یہہ سرمایہ مفت برباد جاتا رہتا ہی — علاوہ اسکے بہت
لوگ ایسے ہوتے ہین کہ انکو عوض انکی محنت روزانہ کے فقط محنتانہ ملتا ہی
— ایسے لوگ مزدور اور رقاصد اور طبیب اور وکیل وغیرہ ہین یہہ آدمی اُس
روپیہ کو جو انکی کہانے پینے سے باقی رہتا ہی اپنے کار یعنے اپنی ہی پیشہ مین
نہین لگا سکتے   ان لوگون کے حقمین یہہ بات موجب بڑے فایدہ کا ہی کہ وہ اپنے
فاضل آمدنی کو کسی جگہہ جمع کرین جہان وہ بیجوکہون رہے اور جہان
انکے واسطے سالانہ جمع ہو جایا کرے — اگر ہم غور کرین تو ہمین معلوم ہوگا
کہ اس قسم کے آدمیون کے پاس بہت سرمایہ ہوتا ہی اور کہ ان کے لئے
یہہ ایک بڑے فایدہ کی بات ہی کہ یہہ سرمایہ ایسے طور سے کام مین لایا جاوے
کہ اُنسے بہت فایدہ حاصل ہو   اور خلق کے حق مین بہی اس سرمایہ کے
استعمال مین آنے سے بڑا نفع ہی کیونکہ اسکے سبب سے اگر وہ مناسب طور پر
قرض دیا جاوے بیچارہ محنتی آدمیون کو ایک وسیلہ بہتر کرنے اپنی حالت
اور بڑہانی اپنے کار کا ہو جاوے اور انکی کاروبار کے زیادہ ہونے
سے بہت لوگون کو فایدہ ہی   اس طرح ہمکو معلوم ہوا کہ بوسیلہ کوٹھی
صرافہ کے جب وہ واسطے قرض دینے کے مقرر ہو ہر دو فریق یعنے سرمایہ والے
اور محنتی قرض لینے والون کو فایدہ ہوتا ہی اور ہر ایک ان مین کا دوسرے کے
حق مین باعث فایدہ رسانی کا ہو جاتا ہی   اول بسبب تقرری کوٹھیون
صرافہ کے بہت روپیہ جو پہلے بیکار پڑا رہتا ہی ایک جگہہ جمع ہو کر سود
بیاض مین دیا جاتا ہی — اگر ایک آدمی کے پاس ایک ہزار روپیہ
بچ رہا تو وہ کسی کوٹھی مین ایک ہزار روپیہ کا حصہ خریدنے اور اُسکا نفع

سرمایہ اسوقت سے سود مین چلنے لگے اور جب تک کہ وہ اُسے کوٹہی سے نہ نکال لے یعنے اپنے حصہ کو نہ بیچ ڈالے تب تک اسکا روپیہ سود مین چلیگا — اِس طرح ہر قدر سرمایہ اور ہر پیشہ کا آدمی اپنے روپیہ کو بسہولت سود پر دیسکتا ہی اور جب تک چاہے اُسے بنیچ مین رکہہ سکتا ہی — اِس طرح سرمایہ بہت بچتا ہی یعنے ضایع نہین ہو جاتا — دوم چونکہ کوٹہی اِس روپیہ کو ایک مقام مین جمع کر لیتی ہی تو سبکو خوب معلوم ہو جاتا ہی کہ فلانی جگہہ سے روپیہ سودی مل سکتا ہی — اب جس کسیکو اسکی ضرورت ہوتی ہی وہ سیدہا کوٹہی کو چلا جاتا ہی اور اسکو قرض دینے والے کی تلاش مین اوقات بہت نہین صرف کرنی پڑتی — نیک چلن اور محنتی جوان آدمی کر دے رکہہ کر یا کسی کی ضمانت واسطے ادا کرنے قرضہ اپنے کے دیکر کوٹہی سے روپیہ قرض لے سکتا ہی اور باستعانت اسکی اپنے کاروبار سے لگ سکتا ہی یا اگر وہ یہہ نکر سکے تو کوٹہی ہی سے مطلب اسکا اور طرح پر نکل سکتا ہی — اگر کوٹہی والے بہت روپیہ لینے والے کو روپیہ قرض دین تو یہہ ہر شخص تہوڑا روپیہ لینے والی کو سا کہہ پر روپیہ دیسکتا ہی اور اِس ترکیب سے مطلب انکا ویسی ہی خوبی سے حاصل ہو جاتا ہی جیسا کہ خود کوٹہی سے لینے سے — اِس طرح کوٹہین صرافہ کی تمام سرمایہ ایک ملک کو کار مین لگا دیتی ہین اور خوض مندون کو اُسے مستفید کرتی ہین — اب دیکہنا چاہیے کہ اِس طور پر کتنا کچہہ ملک مین قابلیت پیدا کرنے کی زیادہ ہو جاویگی اور کسقدر حالت محنتی اور کاریگر لوگون کی اچہی ہو جاویگی — یہانسے دریافت ہو جاویگا کہ متعصب لوگونکا یہہ بُرا جاننے کوٹہی صرافہ کے کتنا زبون اور بیوجہ ہی —

اگر کوٹھی کو نفع دیکھو تو اس میں کچھ نقصان نہیں مگر یہہ ممکن ہی کہ بندوبست کوٹھی کا برا ہو یا مہتمم اسکے بددیانت ہوں اور یہہ حال ہم پاتے ہیں کہ اور پیشہ کے لوگوں میں بھی ہوتا ہی مگر اسکے سبب یہہ نہیں لازم آتا کہ کوٹھیاں نہ مقرر کی جاویں یہہ تو گویا یہہ کہنا ہی کہ کسی کام میں روپیہ نہیں لگانا چاہیے کیونکہ ممکن ہی کہ بنجارا اور سونارا اور اہل پیشہ میں سے لوگ بددیانت ہوں —

سوم فائدہ کوٹھی صرافہ کا جب وہ واسطے لین دین کے مقرر ہوتی ہی یعنے جب اسکے سبب سے بجاے سکہ کے کاغذ کا رواج ہو جاتا ہی — اس صورت میں بڑے فوائد یہہ ہیں اول کاغذ میں بہت آرام ہی وہ ایک مقام سے دوسرے مقام میں بہت سہولت سے نقل ہو سکتا ہی اور اسکے نقل کرنے میں چندان جوکھوں نہیں — اسے لوگ بآسانی چورا بھی نہیں سکتے اور اگر بر تقدیر وہ چورایا جاوے تو وہ بآسانی شناخت کیا جا سکتا ہی اور پھر ہاتھ آ سکتا ہی — ان فائدوں کے سبب سے جب تک اسکی پوری قیمت رہتی ہی یعنے جب تک اسکے عوض میں اتنا ہی روپیہ ملتا ہی جتنا کہ اسمیں درج ہی تو لوگ بخوشی لیتے ہیں اور اسکا استعمال کرتے ہیں —

دوم اسسے کفایت ہوتی ہی فرض کرو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہی کہ ایک لاکھ روپیہ برابر قدر کسی چیز کے واسطے انجام دینے ابتدال کسی ملک خاص کے درکار ہیں اور یہہ کام بوسیلہ پچیس ہزار روپیہ نقد اور پچھتر ہزار کی مول کی ہنڈیوں کے انجام دیا جا سکتا ہی تو ظاہر ہی کہ ہم ایسی چیز سے کام لیتے ہیں باستعانت جسکے بجاے ایک لاکھ روپیہ کے پچیس ہزار ہی سے کام نکلتا ہی یعنے استعمال کرنے ہنڈیوں

ہنڈیونسے پچھنہزار روپیہ کا فائدہ ہوتا ہی — یہہ روپیہ غیر ملکوں میں بھیجا جاسکتا ہی
تاکہ وہانکی اجناس سے معاوضہ کیا جاوے اسکے سبب سے بہت مزدور
کام سے لگ سکتے ہیں اور فی الحقیقت اُسسے ایسا فائدہ ہوتا ہی جیسا کہ اگر پچھنہ
ہزار روپیہ کے مول برابر ازدیاد سالانہ آمدنی ملک میں ہوجاوے یہہ بات ٹھیک
ایسی ہی کہ ایک کاریگر پاس بیس روپیہ کے مول کا اوزار ہو اور وہ اُسے
اُتنی قیمت کو بیچ ڈالے اور ایک اوزار پانچ روپیہ کو خرید لیوے جس سے ہی
کام ویسی خوبی اور درستی سے جیسا کہ پہلے سے ہوتا تھا کیا جاوے اسمیں
اسکو پندرہ روپیہ بچ رہینگے جنہیں وہ اپنے کارخانہ کے بڑھانے اور
بہتر کرنے میں صرف کر سکتا ہی

اُس طور کو جسے یہہ ابتذال وقوع میں آتا ہی ذرا سمجھنا چاہئیے یہہ اس طرح پر ہوتا ہی — حسب بیان سابق
کی ضرور ہی کہ واسطے سربراہی کاروابتذال کسی نسبتی کے کچھہ خاص قدر موجود
ہو اور اُسسے زیادہ اندازہ قدر کا کسی کام نہیں آئیگا اور بیکار محض ہوگا
— اگر مقدار وساطت کے زیادہ کردیجاوے تو قیمت اُس تمام مجموع
کی اسی قدر رہیگی جیسا کہ فقط پہلے کی تھی مگر مول اُسکی چیز کا کم ہوجاویگا
یعنے اگر مثلاً ہزار روپیہ کی ضرورت ہو اور تم بجاے ہزار کی دو ہزار کا استعمال
کرو تو یہہ دو ہزار اُسی قیمت کی ہونگی جتنے کی کہ ایک ہزار تھی یعنے جتنا مال
کہ پہلے ایک ہزار کو ملتا تھا اُتنا اب دو ہزار کو ملیگا — خواہ وساطت سکہ
کی ہو یا کاغذ کی ہر دو صورت میں یہی نتایج نکلینگے — اگر ضرورت
لاکھہ روپیہ کی ہو اور ہم لاکھہ روپیہ نقد اور لاکھہ روپیہ کی مول کی ہنڈیاں
استعمال کریں تو کل وساطت دو لاکھہ کی ہوجاویگی اور اُسکی قیمت یا اُتنا

اجناس کے گھٹ جاوےگی اور روپیہ بازار مین سب سے زیادہ سستی چیز ہوگا اور اسی لئے وہ غیر ملکون مین نقل کیا جاویگا لیکن چونکہ کاغذ غیر ملکون مین نہین لیئے جا سکتا اسی واسطے زر نقد نقل کیا جاویگا اور غیر ملکون مین جب تک جاتا رہیگا کہ اسکی اور اور پیداوارون کی قیمت مین وہ نسبت ہو جاوے جو دراصل ہونی چاہئے۔ اس طرح ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ جب کاغذ یعنے ہنڈیان رواج پا جاتی ہین تو سکہ یا زر نقد غیر ملکون مین لیجایا جاتا ہی اور وساطت اتبدال کی ملی جہلی ہو جاتی ہی یعنی اکثر تو کاغذ ہوتا ہی اور سکہ نقد اس قدر کہ بوقت طلب ہنڈوی کی اسکا روپیہ ادا کر دیا جاوے۔ جب تک سکہ اور ہنڈیون مین یہہ نسبت رہی تو ممکن ہی کہ وساطت اتبدال کی کاغذ ہی رہی اور اسی کچھہ نقصان عائد نہو اور بہت لحاظون مین اسکی سبب سی اتبدال کا کام بہت خوبی سی انجام پاوی اور تھوڑا خرچ ہو۔

سوالات

(۱) فرض کرو کہ عمر زید اور بکر تین سوداگر ہین جنکا حساب کتاب ایکہی کوٹھی مین ہی اور جو آپسمین خرید و فروخت کرتے ہین تو بیان کرو کہ کن لحاظون مین کوٹھی کی ہونے سے انہین فائدہ ہوگا۔

(۲) اور یہ فرض کرو ج اور د اور ہ تین اور سوداگر ہین اور وہ اپنا حساب کتاب ایک اور کوٹھی مین رکہتے ہین اور انمین اور پہلی تین سوداگرون مین لین دین خرید و فروخت کا ہوتا ہی اب بیان کرو کہ یہہ دونون کوٹھیان ان دونون فریق کے سوداگرون کی کاروبار کو کیونکر آسان کر دینگے

(۳) فرض کرو کہ تم بڑے چالاک اور ذہین سوداگر یا بنجارہ ہو مگر تمہارے پاس سرمایہ نہین ہی تو تم کیونکر روٹی کماؤگے۔

(۴) اگر تمہیں ایک ہزار روپیہ ملجادے تو بیان کرو کہ اُستی تم کسطریق پر فائدہ اٹھا دے

(۵) فرض کرو ایک ملک میں تو ہر جوان اور محنتی آدمی کو روپیہ قرض دینے کے واسطے کاروبار بڑہانے یا پیشہ اختیار کرنے کی ملجاتا ہی مگر ایک اور ملک میں کسی کو کچھہ نہیں مل سکتا الا وہ جو وہ اپنی کمائی سے پس انداز رکھے تم بیان کرو کہ ان دونوں ملکوں کی حالت میں کیا فرق ہوگا —

(۶) ملک سکوٹلینڈ میں اہالیان کو بہی فرد و نہ ون کی مہر درکار ہینتے ہیں اور اسکی واسطے

(۷) اور بیان کرو کہ اسمیں اُن لوگوں کو جنہے روپیہ قرض لینے کی خواہش ہی کیا فائدہ ہی

(۸) بیان کرو کہ کس لئے ہنگام مسافرت یا اور وقتوں میں لین دین کی تم ہنڈیتین کے لینے کو سکہ کے لینے پر ترجیح دیتے ہو —

(۹) اگر ہمکو اکبرآباد یا لکہنؤ میں کچھہ روپیہ دینا ہو تو وہاں روپیہ زر نقد بھیجنے میں فائدہ ہی یا ہنڈیوں میں اور کسکے بھیجنے میں زیادہ سہر نشتہ ملتی ہی —

(۱۰) اپنی الفاظوں میں بیان کرو کہ کاغذ کی رواج پانی سی کیونکر کفایت ہوتی ہی —

(۱۱) اسبات کا باعث بیان کرو کہ جب ہنڈیاں بہت رواج پا جاتی ہیں تو سکہ غیر ملکوں میں بہیجا جاتا ہی اور وہانکی پیداوار یونہی اسکا معاوضہ کیا جاتا ہی —

(۱۲) اور بتلاؤ کہ کیوں سب کا سب سکہ نقل نہیں کیا جاتا ہی —

(۱۳) کسقدر روپیہ رکھہ چھوڑنا چاہئے کہ بیچ بیوپار میں خرابی نہ آوے —

فصل سیوم درباب اُن نقصانوں کی جو ہنڈیوں کی چلن کو عارض ہوسکتی ہیں —

فصل گذشتہ میں ہمنے فائدے جو کوٹھیوں کی ہونڈی سی لوگونکو حاصل ہوتی ہیں بہ توضیح

---

x سکوٹلینڈ Scotland

بیان کئے مگر ہمراہ اِن فائدون کے نہ بیان کرنا چند بڑے نقصانونکا خالی از انصاف اور دانائی ہے — اِن نقصانون کو بیان کرنا لازم بلکہ الزم ہے تاکہ حتی الوسع کوشش کیجاوے کہ وہ وقوع مین نہ آوین — ہنڈیون کی بیچ مین دو بڑے نقصان ہین اوّل جعل اور دغابازی — اور دوم کمی بیشی بھاو کی

اوّل دغابازی — ہنڈی صرافہ کی کچھہ سکہ نہین بلکہ ایک اقرار واسطے ادا زر مندرجہ اسکی کے ہے اب ممکن ہے کہ یہہ اقرار جعلی بنایا جاوے اور اسحال مین ہنڈی کوری کی کام کی نہین کیونکہ جس شخص کی کہ اسپر دستخط درج کئے گئے ہین اُسنے کبھی اقرار نہین کیا اسی لئے مہاجنان کوٹھی پر واجب اور لازم ہے کہ بہت ہوشیاری کرین تاکہ جعل نہ بنایا جاوے اگر وہ یہہ نکرینگے تو کوئی آدمی اُنکی ہنڈیون کو ہاتھہ نہ لگاویگا گو صحیح ہی ہون اور اسسے انکو بہت نقصان اور تکلیف ہوگی —

علاوہ ازین مالک کوٹھی صرافہ کی ہنڈین جاری کرسکتی ہین گو اُن پاس سرمایہ انکی کو ادا کرنیکا سردست موجود نہو یا آنکہ وہ ہنڈین بعضے ایسی حصہ داروں کو بھیجون کو جو ادائی زر اپنی اقرار نامون کا نہ کرسکین دیون — اس صورت مین واسطے ادائی زر لوگونکی کوئی کفیل نہین کیونکہ نہ زر نقد کوٹھی مین موجود ہے اور نہ اُن اقرار نامون پر جو لوگون نی کوٹھی کو دئی ہین کچھہ محل اعتماد ہی — پس ظاہر ہی کہ درصورت طلب کیا جانے زر مندرجہ کاغذ کی کچھہ حاصل نہین ہوگا اور قرضخواہون کو معلوم ہو جاویگا کہ کوٹھی مین روپیہ واسطے ادا کے زر مذکور کے نہین ہے — ایسی صورت مین نقصان عظیم کوٹھی والون کو ہوگا —

اس قباحت کی رفع کرنے کے فقط یہہ صورتین ہین جو آگے بیان ہوتی ہین — اول مقدور اور نیک اطوار ہونا مالکان کوٹھی صرافہ کا — دوم جاری ہونا

جاری ہونا ایسے قوانین کا جنسے حصہ داران کوٹھی کے معقول ذمہ داری ہو — اور اس طرح کا اہتمام کیا جاوے کہ اگر کسی نوع کا غبن انکی طرف سے ظہور مین آوی تو فوراً معلوم ہو جاوے —

دوسرا نقصان جو کوٹھیون صرافہ کو عائد ہوتا ہی یہہ ہی کہ بیچ مقدار اور قدر زر رایج کی افراط و تفریط ہوتی رہتی ہی — پہلے ہم بیان کر چکے ہین کہ چاندی اور سونے کی ایک اصلی قیمت ہوتی ہی یعنے وہ لاگت جو انکی حاصل کرنے مین معادن سے لگتی ہی یہی وجہ ہی کہ انکی قیمت مین کمی بیشی بہت نہین ہوتی اور نہ عرصہ قلیل مین وہ قدر اضافی جو سونا اور چاندی اور چیزون کی نسبت رکھتی ہین بہت مختلف ہوتی ہی — لیکن یہہ بات ظاہر ہی کہ کاغذ کے سکہ یعنے ہنڈیون کی کچھہ اصلی قیمت نہین ہی جسے کمی یا زیادتی اسکے پیدا ایش کی دریافت ہو سکے — اگر وہ کوٹھین جو ہنڈیین نکالتے ہین یا قرض دیتے ہین کاغذ بہت افراط سے نکالین تو مول سارے سکہ اور ہنڈیون کا جو کسی ملک مین بیچ مین ہو نگی گھٹ جائے گا — جب سکہ سستا ہو جائیگا تو وہ غیر ملکون مین نقل کیا جاوے گا اور چونکہ ہنڈیین نقل نہین ہو سکتی تو ضرور زر نقد یا سکہ غیر ملکو نہین لیجایا جاویگا — پس اسحال مین ملک مین نسبت پیشتر کی بہت بڑی مقدار کاغذ کی اور بہت تھوڑے مقدار سکہ کی رہجاوے گی اور اسلئے کار و بار کوٹھی مین خلل واقع ہوگا — مالکان کوٹھی صرافہ کی بخیال محفوظ رکھنے کے اپنی تئین نقصان سے روپیہ کا قرض دینا موقوف کر دین گے اور قیمت روپیہ کی بسبب اسکے کہ وہ کثرت سے کوٹھیون مین جمع ہوگا بازار مین بڑھ جائیگی اور ایک قباحت یہہ ہو گی کہ جنہون نی معاملہ روپیہ کا کوٹھیون سے ایک مفید صورت مین کیا تہا اب صورت مذکور الصدر مین نقصان اٹھائین گے — پس اسحال سے

بڑی بڑی دقتین اور اکثر اوقات نقصان اور خسارے وقوع مین آوینگے
بلکہ بعض اوقات اب اتفاقی ہوگا کہ جیسا کہہ چکا ہونا ارباب تجارت مین ایک جز اعظم
ہی جاتی رہی گی — علاج ان خرابیون کا منحصر ہی فقط اوپر مضبوطی
عزم اور ہوشیاری اور دانائی ارباب تجارت اور منصرم کوٹھیون کے — اگر
آدمی درجہ بدرجہ دولت حاصل کیا چاہے تو وہ بیشک سرمایہ حاصل کریگا
اور اگر اُسے وہ مناسب کامون مین لگائے اور ارادہ اُسے دور اندیشکا زمین
صرف نکرے تو وہ ضایع نہین ہوگا — یکایک بڑے فایدون کے حاصل کرنے
مین احتمال عارض ہونے بڑے نقصانونکا بہت ہوتا ہی جیسا کہ جلدی دولت ملنے مین امید
حاصل ہونے بڑے فایدہ کی ہوتی ہی مگر اسکے ساتھہ خیالی خوف نکلنے کا
بھی بہت ہوتا ہی — علاوہ اسکے واسطے کم کردینے اس افراط تفریط کے
ایک اور علاج ہوسکتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ اوس نسبت کو جو ساری وساطت انتقال مین
درمیان سکہ یعنے زر نقد اور ہنڈیون کی ہونی چاہئے ٹہراوین — اور یہہ دون ہوسکتا ہی
کہ چھوٹی قدر کی ہنڈیون کو بیچ مین سے نکال ڈالین — کیونکہ اگر ہنڈیین فقط زر کثیر کے
لئے دی جاوینگی تو مقدار سکہ مستعمل کی لین دین مین زیادہ ہوگی اور وہ باافراط
اقسام کے لوگون مین پہیل جائیگا — اسسے یہہ نتیجہ نکلیگا کہ اگر کچھہ روپیہ کسی بیگانہ ملک
مین نقل کیا جاوے تو اسسے کچھہ بڑی خرابی پیدا کرنے والی افراط تفریط نہین واقع
ہوگی کیونکہ زر منقول کیا گیا نسبت تمام زر مستعملہ ملک کے تہوڑا ہوگا —
باوجود ان نقصانون کے فایدے ہنڈیون کی رواج پانے کے بہت ہین اور
یہہ بات اس وجہ سے ثابت ہوتی ہی کہ سب ملکون مین جہان کاروبار انتقال کا بہت زیادہ
ہوگیا ہی وہان انکا رواج باافراط ہوا ہی — جب ایکبار انکا رواج ہوجاتا ہی

جاتا ہی تو وہ بہر دور نہین ہو سکتا اور وساطت ابتدال کی پہلے سے نہین کیجا سکتی۔
بسبب دیکھنے اس بات کے کہ جب کبھی لوگون کی مرضی پر چھوڑ دیا جاتا ہی کہ آیا تم
روپیہ زر نقد لو یا ہنڈیان تو وہ اکثر بخواہش تمام کاغذ لینے مین صاف ثابت ہوتا
ہی کہ وہ کاغذ کو بہت پسند کرتے ہین۔ جب یہہ حال ہی تو سرکار کو چاہیئے کہ
وہ ہرگز لوگونکی کاغذ کو پسند کرنے مین کچھہ مداخلت نہ کرے جیسا کہ اسنے نہین
کی ہی جب انہونے بجاے مویشی کے چاندی سونے کو ترجیح دیکر وساطت ابتدال مقرر
کیا تہا۔ سرکار کا فقط اتنا کام ہی کہ وہ ایسے قانون جاری کرے جنسے وساطت
ابتدال کو وہ کچھہ ہی ہو وہ کام جسکے واسطے وہ مقرر ہوئی ہی بخوبی انجام دیسکے
وہ ایسی تدبیر کر سکتی ہی جیسے اس وساطت کو قیام ہووے اور اسیسے آرام
حاصل ہووے ان کامون کے وہ اور کچھہ نہین کر سکتے اور اگر بہ تقدیر وہ کسی
نوع کی اور مداخلت کریگی تو وہ لین دین اور کاروبار مین لوگون کی دست اندازی
کریگی اور انجام کو وساطت ابتدال مین خرابی آویگی اور سرکار کو اسطرح خفت
کرنے سے بعد ازان ندامت اٹھانی پڑیگی۔ بیان بالا اصول مفصلہ ذیل نکلتے ہین
اول واسطے آرام اور آسایش ملک کی ہونا ابتدال کا اسی قدر ضرور ہی جتنا کہ
ہونا پیدایش کا اور فی الحقیقت بدون ابتدال کی پیدایش کبھی زیادہ نہین ہوسکتی
دوم ہر ابتدال درحقیقت ابتدال چیزونکا مین ہی ہوتا ہی۔ ایک آدمی معاوضہ کو [illegible]
وہ چیز دیڈالتا ہی جسکی اسے کم احتیاج ہوتی ہی اور وہ چیز لیتا ہی جسکی آدمی [illegible]
ضرورت ہوتی ہی تو جسقدر یہہ ابتدال جلد وقوع مین آوین اسیقدر [illegible]
سوم ہمکو یہہ بات بھی معلوم ہوتی ہی کہ کن طورون سے ابتدال بخوبی [illegible]
کن وسایل سے وہ [illegible] اچھی طرح انجام پاسکتے ہین اور [illegible]

پہلے سبب تقسیم محنت کے — کیونکہ اسحال مین کچھہ حصہ آبادی ایک بستی کا فقط ابتدال کے کام کے کرنے مین ہی مصروف رہتا ہی اور اسکو داخل جماعت سوداگرون کے کر دیتے ہین یعنے انہین سوداگر یا تاجر نام رکھتے ہین —

دوسرے باستعانت سکہ دہاتی کے — اسکے سبب سے محنت ابتدال کے کام کی بہت سہل ہوجاتی ہی اور آدمی تھوڑے وقت مین بہت ابتدال انجام دے سکتے ہین —

تیسرے محنت ابتدالون کی انجام دینے کے اور بہی زیادہ گھٹ جاتی ہی جب خود ابتدالون کو تقسیم کر ڈالین اور انکا کچھہ حساب کتاب کوٹھیون صرافہ کے ذمہ ڈال دین اسسے سوداگرون کو بہت محنت بچتی ہی اور علی ہذا القیاس وہ وقت بہی جو اسکی کرنے مین لگتا —

چوتھی سکہ دہاتی کی بجاے کاغذ کے استعمال کرنے سے — کیونکہ اس چیز کے استعمال کرنے سے ہم تہوڑے مول کی چیز سے وہی کام نکال لیتے ہین جو کہ بڑے مول کی چیز سے اور یہہ بات بہی دریافت ہوئی ہی کہ یہہ کاغذ اگر مناسب طور سے استعمال کیا جاوے تو وہ بنسبت سکہ کے باعث زیادتی آرام اور آسایش کا ہوتا ہی —

سوالات

(۱) کن تدبیرون سے آیا لیا کوٹھی صرافہ کے لوگون کو جعلی ہنڈیون کے بنانے سے باز رکھہ سکتے ہین —

(۲) اگر کوٹھی صرافہ کے ایسی ہنڈیین نکالین جو جعلے بنایا جانی سے بخوبی محفوظ نہون تو آیا یہہ دیانت داری کی بات ہی یا بددیانتی کے اور بیان کرو کہ تمہارا جواب کن وجوہات پہ مبنی ہی —

(۳) فرض کرو کہ آیا لیا ایک کوٹھی کے جسکے پاس سرمایہ نہین ہی بعوض اقرار نامہ لوگونکی

لوگون کی ہنڈیین دیتے ہین تو تم بتلاؤ کہ ان ہنڈیون کی کیا اصلی قیمت ہی یعنی در حقیقت وہ کتنے مول کی ہونگی —

(۴) فرض کرو کہ کوٹھی صرافہ مذکورہ بالا کے بعوض اقرار نامہ ایسے لوگونکی جنکے پاس ذرا بھی سرمایہ نہین ہی ہنڈیین دیتی ہی تو تم بتلاؤ کہ اُس کوٹھی کے ہنڈیین کتنے مول کی ہین

(۵) واضعان قانون کن تدبیرون سے امتناع کر سکتے ہین کہ کوٹھین صرافہ کے ایسے وقت [illegible] ہنڈیین [illegible] نہ نکالین جب اُنکے پاس سرمایہ کافی واسطے ادا اُنکے زر کے نہو —

(۶) بیان کرو کہ ایک شہر مین کیونکر ممکن ہی کہ کوٹھین صرافہ کے مقدار وساطت تبدل مین افراط تفریط واقع کر سکتے ہین —

(۷) فرض کرو کہ کوٹھی کے سبب سے یہہ امر واقع ہو گیا تو اب ہم پوچھتے ہین کہ آیا اسسے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اُسکا ضرور یہہ ارادہ تھا —

(۸) فرض کرو کہ سارے کوٹھین ایک ملک کی ایسا ہی کام کرتی ہین تو تم بتلاؤ کہ اسے اُسکے نرخ مین کیا نتیجہ نکلیگا —

(۹) اگر نرخ مین سے چھوٹے مول کے ہنڈیین خارج کر دی جاوین یعنی مثلاً [illegible] روپیہ کے واسطے کوئی ہنڈیین نہ نکالے تو کیا اسے سکہ کی بہاؤ کی اوقات [illegible] فرق ظہور مین آویگا —

(۱۰) یہہ ممکن ہی کہ وساطت اتبدال کی ملی جلی ہو یعنی اُسمین کچھہ نوٹ ہو اور کچھہ ہنڈیین اور اسصورت مین زیادہ فائدہ ہو بہ نسبت اُسصورت کے کہ اُسمین فقط سکہ ہی ہو مگر ہم تمسے پوچھتے ہین کہ یہہ بات کن دلایل سے ثابت ہو سکتی ہی

(۱۱) تم جانتے ہو کہ ہنڈیون اور زر نقد مین سے کونسی چیز زیادہ قابل پسند کرنیکی ہی اور [illegible]

حصہ سوم

تقسیم کے بیان میں

ہم یہاں تک بیان کر چکے ہیں کہ کس طریقے سے مال پیدا ہوتا ہے اور کس طرح مال پیدا
کرنے والے اُسے آپس میں بدل لیتے ہیں — واضح ہو کہ اکثر یہہ
ہوتا ہے کہ ایک شے مصنوعی فقط ایک آدمی کی محنت سے نہیں تیار ہوتی ہے بلکہ کئی
کی کوشش سے — مثلاً کئی آدمی باری باری سے محنت کر کر ایک پلہ میدہ کا
تیار کرتے ہیں — ایک شخص زمین پر متصرف ہوتا ہے دوسرا اُسپر تردد کر کے
بیج بوتا ہے تیسرا فصل کاٹتا ہے چوتھا چکی رکھتا ہے جسمیں یہہ اناج پیسا جاتا ہے
پانچواں پلہ تیار کرتا ہے جسمیں یہہ آٹا بھرا جاتا ہے چھٹا اُسے چکی والے کے
مکان سے بازار تک لیجاتا ہے ساتواں اُسے گاہک کے ہاتھہ فروخت کرتا ہے
— اب ان سب مزدوروں کو اس پلہ آٹے کی قیمت میں سے جب وہ خریدار کے
ہاتھہ بیچا جاوے مزدوری دینی چاہئے یعنے قیمت آٹے کی پلہ کی اس طرح
بانٹنی چاہئے کہ ہر مزدور کو جسکی محنت سے وہ تیار ہوا ہے اُسکی حصہ اور
واجب مزدوری ملجاوے — وہ اصول جو اس طور سے قیمت کے حصے بانٹتے
ہیں بموجب اہل اس علم کے داخل بحث تقسیم کے ہیں — چونکہ قدر یا دولت
محنت اور سرمایہ کی پیدا ہوتی ہے تو یہہ بات ظاہر ہے کہ اگر ہم دو چیزوں یعنے
مزدوری یا مول محنت اور سود یا مول اصل کا ذکر کریں تو وہ ساری مطالب
جو تقسیم سے متعلق ہیں حاوی ہو جاویگا — سرمایہ بشکل زمین بعض
لحاظ سے اور سرمایہ سے مختلف ہے اسی لئے اسکا حال زر لگان یعنے مول زمین

ذیل میں بیان کرینگے

باب اوّل

درباب مزدوری یعنے مول محنت کے

فصل اوّل درباب اُن اُصول عامہ کے جنکے بموجب مزدوری یا قیمت ابتدائی محنت کی قرار پاتی ہی — ہم بیان کر چکے ہیں کہ قیمت ابتدائی کسی چیز کی وہ لاگت ہی جو اُسکے پیدا کرنے میں لگتی ہی اور اُسمیں بسبب رسد اور خرچ کے کمی بیشی واقع ہوا کرتی ہی اسلیئے ہم پہلے لاگت محنت کا ذکر کرینگے اور بعد ازان دریافت کرینگے کہ رسد اور خرچ کے تغیر سے کیا اثر ہوتا ہی —

اوّل لاگت محنت کی — بیان آسان محنت کا — آسان محنت سے ہماری مراد ہی وہ محنت جو ایک معمولی آدمی بدون پہلے تربیت پانے یا بعد حاصل کرنے بہت سی ہنر و تربیت کے کر سکتا ہی — لیکن کوئی آدمی بدون خوراک اور پوشاک اور مکان کے بہت مدت تک تندرست نہیں رہ سکتا اسی سبب سے ہم کسی آدمی سے محنت نہیں کرا سکتے جب تک یہہ سامان جو اُسکی حیات کا مدار ہی اُسکے واسطے مہیا کر دیں بدین لحاظ سب سے پہلے لاگت مزدوری میں یہہ باتیں داخل کی جاتی ہیں —

دوم انسان جب تک ایک خاص عمر نہیں حاصل کرتا تب تک لائق محنت کرنیکے نہیں ہوتا — ایام طفولیت و بچپن میں لازم ہی کہ وہ اور لوگوں کی محنت کے ثمر سے پرورش پاوے اگر اس طرح اُسکی پرورش نہو اگر ایسا ہو تو چند سال میں ساری نسل آدمی کی معدوم ہو جاوے — اسی وجہ سے مزدوری یعنے محنت کا تقاضا اتنا ہی نہیں مقرر کرنا چاہیئے کہ مزدور صرف پرورش پاویں بلکہ اُنکی اولاد بھی اکثر آدمی جب زایل ہو جاتی قواء جسمانی کے جب اُن سے محنت نہیں ہو سکتی بقیہ حیات مہیا ہی اور

اسی لیے اُنکی پرورش کرنی ضرور ہی ورنہ وہ بہوکا مرجاویگا — یہانسے معلوم ہوا
کہ اُجرت مزدور کی اُتنی ہونی چاہیے کہ وہ خود اپنی اوقات بسر کرسکے اور کچھہ
سرمایہ واسطے بڑہاپے کے جب اُس سے محنت نہین ہوسکیگی پس انداز رکھہ سکے یا
اُسکے اولاد کے اُتنی مزدوری ہو کہ وہ آپ بہی کہاوے اور اپنے بڈہے ما باپ
کی بہی پرورش کرسکے — حسب اِتنا دیکہین کہ ہم یہہ امور واقعی پاتے ہین
اُسی وقت مین بیان کرنا اسباب کا بہی ضرور ہی کہ لاگت محنت کی یا مختانہ مزدور
کا جنسے امور مذکور بصدر عمل مین آسکین ولایتہای مختلفہ مین مختلف ہوگی —
ولایتہای گرم مین جہان خوراک انسان کی اکثر نباتی اشیاء سے مشتمل ہوتی ہی
اور جہان بہت ضرورت اور چیزون مثل ایندہن اور اچہے اور گرم مکانات اور
گرم پوشاک کے نہین ہوتی وہان نسبت سرد ولایتون کے جہان خرچ مزدور کا بہ
ضرورت بہت ہونا چاہیے کمتی ہوگی — لیکن اُسکا عوض خود بخود ہو جاتا ہی
کیونکہ گرم ملکون مین بسبب زیادتی حرارت کے قوای جسمانی بہت گہٹ جاتی ہین
اور وہان جیسا کہ تہوڑی مزدوری دیتے ہین ویسا ہی عوض اُسکی تہوڑی محنت
ملتی ہی خلاف اُسکے سرد ولایتون مین زیادہ اُجرت دینی پڑتی ہی ویسا ہی وہ
بسبب قوی ہونے قوا کے زیادہ محنت کرتا ہی — آسان قیمت کے مزدوری ا
انون پر قرار پاتی ہی اُسکے مقرر کرنے مین ان سب باتونکا لحاظ رکہنا چاہیے تاکہ —
ایک ملک کیسی ہی حالت مین ہووے مگر مزدوری نیچ قسم کی مزدورونکی
اتنی ہوتی ہی کہ وہ اور اُنکے بال بچے اُس سے پرورش پا سکین —
دریافت کرنا شرح تنزلیت کے قیمت کا موت اور زیست کے کرنے کے
معلوم ہوا کہ زیست مطلوب ہوتی ہی کوئی بدون پانے اُس تنزلیت کے جو

دو باتیں جن پر مزدوری قرار پاتی ہی

پیشہ سے متعلق ہی نجار یا سنار یا جوھری یا طبیب یا وکیل نہیں بن سکتا - اب واضح ہو کہ اس تربیت کے حاصل کرنے مین زر خرچ ہوتا ہی اسمین وقت اور زر دونون صرف ہوتے ہین - اگر کوئی شخص ایک پیشہ اختیار کرنا چاہیے تو ضرور ہی کہ پہلے اسکے سیکھنے مین کچھہ وقت صرف کرے اور اسمین خود مصروف ہووے یا کسی اس پیشہ والے کی شاگردی اختیار کرے - اس تمام وقت میں اسے ذرا بھی اجرت نہین ملے گی بلکہ اکثر اُلٹا اُسے تربیت کے واسطے کچھہ خرچ کرنا پڑیگا - جب اُسنے اسطرح تربیت پائی اور کار سے آگاہ ہوگیا تو وہ اب نقشت پیشہ کی زیادہ مول کی محنت کریگا اور اسی لیئے وہ مستحق پانے زیادہ اجرت کا ہوگا - اس اجرت کے مقرر کرنے مین اُس وقت اور مال کا جو اسکی تربیت مین صرف ہوئی ہین ضرور لحاظ رکھنا پڑیگا جتنا کہ زیادہ زر اور وقت اُسکے تربیت مین صرف ہوئی ہین اُتنی ہی زیادہ اسکی مزدوری ہونی چاہئے - یہہ بات ظاہر ہی کہ محنت شامل بہ تربیت کے واسطے نسبت آسان محنت سے زیادہ محنتانہ ملنا چاہیئے کیونکہ اگر ایسا نہو تو اس قسم کی محنت کبھی دستیاب نہوگی - کسواسطیکہ کون اپنی اولاد کو کسی پیشہ کے واسطے روپیہ خرچ کرکے تربیت کریگا جب وہ جانتا ہی کہ اُسے اسیقدر مزدوری ملی گی جتنی کہ بغیر تربیت پائی ہوئے ملتی ہی - یہہ بڑی اُصول ہین جنکے بموجب مزدوری قرار پاسکتی ہی - ہمیشہ اجرت اتنی ہونی چاہئے کہ اُسسے مزدور کی پرورش ہو سکے اور اُسکو عوض کافی اُس خرچ کا ہوجاوے جو اُس نے اپنی پیشہ کے سیکھنے اور عقل اور ہوشیاری حاصل کرنے مین اُٹھایا ہی -

دوم طلب محنت کے مسئلہ کو دو صورتوں مین بیان کرنا چاہئے - پہلے طلب کار ہی

طلبگاری محنت مع تربیت کے

آسان محنت کے اور دوسرے طلبگاری محنت مع تربیت کے —

پہلے طلبگاری آسان محنت کے جو واسطے پیدا کرنے اشیاء لابدی اور روزانہ خرچ کے درکار ہوتی ہیں منجملہ ضروریات کے ہیں جیسے اسکے ہر جگہ بافراط طلبگاری ہوتی ہے — ہر آدمی [illegible] اسی محنت کی طلب رکھتا ہے جو واسطے پیدا کرنے اشیاء مصارف روزمرہ کے مثلاً کھانے اور کپڑے اور مکان وغیرہ کے درکار ہیں — تاکہ اس محنت سے فائدہ حاصل ہو ضروری ہے کہ اسکے ساتھ سرمایہ بھی شامل کیا جاوے تھوڑا محنت اور تھوڑا سرمایہ جس سے کچھ کام نکل سکتا ہے — ہر ایک [illegible] وسعت کے [illegible] پایا جاتا ہے — اسلئے [illegible] سرمایہ ہوتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

مزدوری [illegible] طلب ہے — [illegible] مزدور [illegible] نسبت [illegible] زیادہ [illegible] مزدوروں کی طلب ہوگی اور [illegible] زیادہ مزدور [illegible] بہ نسبت اس [illegible] کام [illegible] ہے — [illegible] مسئلہ [illegible] ہیں کہ [illegible] سرمایہ ہو [illegible] زیادہ مزدوروں کی ضرورت ہوگی [illegible] مزدوروں کی تعداد کی [illegible] زیادہ [illegible] ہو جاوے [illegible] کہ وہ ایک دوسرے کی محنت میں مزدوروں کی [illegible] ڈھونڈینگے اور اس سبب محنت گران ہو جاویگی — مزدور جماعت [illegible] انکے انجام [illegible]

میں جو قسم اوّل کی محنت چاہتے ہیں کافی ہونگی اور اسی لئے درجہ دوم میں سے چند
مزدور جماعت اوّل میں داخل ہونگے اور علی ہذا القیاس ہر ایک جماعت مزدوروں کی
ایک ایک درجہ کی ترقی کریگی تمام بستی میں محنت گران ہو جائیگی اور حالت لوگوں
کی بہتر ہو جاویگی بہت تھوڑے بچے وفات پائینگے اور بہت مزدوروں کی پرورش
ہووے گی — اگر ان زیادہ مزدوروں نے کفایت نہیں کی تو مزدور اور لوگ
جہاں انکی کم قدر ہوگی اور جہاں وہ سرمایہ کی نسبت سے زیادہ ہونگے آجاوینگے
— خلاف اسکے جب سرمایہ بنسبت مزدوروں کی تھوڑا ہوتا ہے جتنے آدمی خواہاں مزدوری
کے بافراط ہوتے ہیں اور انکی کار تھوڑا ہوتا ہے اسحال میں مزدوروں میں کشاکشی ہوتی
ہی بیچ ہر ایک چاہتا ہے کہ تھوڑی مزدوری لیکر کار لیلیوے اور اسی سبب سے
محنت سستی ہو جاتی ہے اور صورت جو جلد گذشتہ میں بیان ہوئی ہے [illegible]
ہو جاویگی یعنے حالت [illegible] مزدوروں کی بدتر ہونے لگیگی — بعضے بھوکے
مرینگے اور بعضے نقل مکان کرینگے اور بہت بچے اور کم زور آدمی [illegible]
اور بشدائد موسم کے مرجاینگے — اسطرح آدمی گھٹینگے اور یہ حال
تب تک رہیگا کہ رسد محنت کی موافق مقدار سرمایہ کے ہو جاوے [illegible]
گران ہونے لگیگی — یہانسے دریافت ہوتا ہے کہ اگر کوئی
ملک حالت بہبود میں رہے ضروری ہے کہ اسکا سرمایہ زیادتی آبادی سے [illegible]
بڑھتا جاوے بالفعل کچھ ہی حال ایک ملک کا ہو اگر اسکی آبادی [illegible]
جلدی بڑھے سرمایہ بالکل نہ بڑھے اور [illegible]
تو بہت جلدی ایک زمانہ تکلیف اور تنگی اور افلاس کا مزدوروں کے لئے آپہنچیگا
— اسوقت زیادہ مزدور بہ نسبت انکی احتیاج کے یا انکی [illegible] بیکار ہونگے

اس مقام سے بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ کسقدر کفایت شعاری لوگون اور سرکار کی باعث رفاہ خلایق ہی — جو آدمی کہ اپنی سرمایہ کو بیکار چیزون کی خریدنے مین ضایع کرتا ہی وہ فی الحقیقت وہ وسیلے خراب کرتا ہی جنکے سبب سے بیچارے مزدور اپنا روٹی کا ٹکڑا کما سکتے ہین — یہی حال سرکار کا بھی ہی — جو سرکار کہ مال کو لڑائی اور خرچ غیر پیداوار مین صرف کرتی ہی وہ درحقیقت ملک کے سرمایہ کو ضایع اور خراب کرتی ہی اور اس مال کو جو لوگون کی محنت سے جمع ہوا ہی خراب اور ضایع کرتی ہی — ایک ایک روپیہ کا اس طرح ضایع ہو جانا درحقیقت خراب ہو جاتا ہی ان وسیلون کا جنکے سبب سے مزدور لوگ پرورش پا سکتے ہین   فرض کرو کہ ایک ملک مین دس کروڑ روپیہ ہی اور اس سارے روپیہ کا مستقل ہونا واسطے کام سے لگا دینے تمام رعایا کے اور انکی روٹی بہم کر دینے کی ضرور ہی اب اگر سرکار اسمین سے ایک کروڑ روپیہ لڑائی مین صرف کرے تو وہ رعایا جو اس ایک کروڑ کے مستقل ہونے سے کار سے لگی تھی اور پرورش پاتی تھی بیکار ہو جاوینگے اور اگر یہہ لوگ بیکار نکیے جاوین اور انکی حصہ سے تکلیف سب پر بانٹ دی جاے تو سب لوگون کی مزدوری کا بھاو اتر جاویگا یعنے انکی تھوڑی مزدوری رہ جاوے گی اور اسکی سبب سے ہر آدمی نسبت پہلے کے برے حال مین ہوگا اور بعضے محتاج ہو جاوین گے اور بھوکے مرین گے —

در باب طلبگاری محنت مع تربیت کے حال اس قسم کی محنت کا بھی اصول مذکورہ الصدر پر منحصر ہی — ہر بستی مین وکیلون طبیبون اور صناعون قوانین اور منصف وغیرہ ایسے محنت کی ضرورت ہوتی ہی اسی لیئے ان پیشون کے لوگون کی ضرور طلبگاری ہوگی — اگر تربیت یافتہ مزدور مقدار احتیاج سے زیادہ ہون تو انکی مزدوری

مزدوری کمتی ہوگی اور اسکی خلاف صورت مین انکی اُجرت بڑھی ہوگی — جب اُجرت واسطے تربیت یافتہ لوگون کی محنت کے اتنی کمتی ہوجائیگی کہ اسکے عوض مصارف تربیت پانی اور دانائی اور ہوشیاری حاصل کرنے مزدور کا نہو جاوے تو ایسے مزدورون کی رسد مین قصور واقع ہوگا کیونکہ لوگ کسی اور کاروبار کیطرف متوجہ ہونگے — طلبگاری اس قسم کی محنت مین اختلاف بموجب انقلاب حالت بستی کے ہوتا رہتا ہی دولتمند اور عیاش لوگون مین نسبت غریب اور پرہیزگارون کے زیادہ احتیاج طبیبون کی ہوتی ہی — جون جون کوئی بستی پرانی ہوتی جاتی ہی ویہین اُسمین دعوی اور حقوق زمین کی پیچیدہ اور مشکل ہوتے جاتے ہین اور لوگون کو دغا اور فریب مین آجانیکا زیادہ خوف پیدا ہونے لگتا ہی اور اسباعث سے احتیاج اُن لوگون کی پیدا ہوتی ہی جنہون نے اپنا وقت مطالعہ قوانین مین صرف کیا ہی اور لوگون کو نصیحت دیسکتے ہین کہ اس طور سے قانون سے فایدہ اوٹھاو —

تنبیہ — اب ہم دونون قسم کی محنت کی رسد کا بیان کرینگے — کسی ملک مین مقدار محنت کی منحصر ہی اوپر تعداد تندرست آدمیون کے اور اسلیئی رسد محنت کی منحصر ہوگی اُن باتون پر جنسے انسان تندرست اور صحیح رہے — بڑے باتین انہین کی یہہ ہین — پہلے وسایل بسر اوقات اور گذران کے جو مزدورونکو حاصل ہون — جہان مزدوری تھوڑی ہوگی اور وسایل اوقات گذران کرنے کے محنتی آدمیون کو بمشکل ہات آوینگے وہان آبادی بہت کم بڑہیگی بلکہ قایم رہیگی اور غالب ہی کہ وہ اُلٹی گھٹنے لگیگی — جبکہ جمیع اشخاص ایک کنبے کے ایام تندرستی مین فقط اتنا کما سکین کہ اُسسے اُنکی روزانہ خوراک

مہیا ہو تو ضرور رہی کہ ایام بیماری مین وہ بہت تکلیف اٹھائین — ایسے حال مین
بچے اور بوڑھے بسبب نہ میسر ہونے آسایش اور آرام کے وفات پاینگے
اور چونکہ بیماری حسب لوگون کو عائد ہوتی ہی تو ایسے زمانہ مین ضرور بہت
آدمی مر جاینگے — اس وجہ سے وبائین اور خصوصاً جو بچون کو عائد ہوتی ہین
غریب آدمیون کی بچون پر نسبت امیرون کی بہت ہات قطاول اور سختی کا
دراز کرتے ہین — جن ملکون مین اجرت غریب آدمیون کی تھوڑی
ہوتی ہی وہان اکثر پایا جاتا ہی کہ وہ مرد جنکے پاس بچے بہت تھے قریب لاولد
ہو جاتے ہین — خلاف اسکے جسقدر مزدور لوگون کو زیادہ آرام اور آسایش
زندگی کے زیادہ قدرت ہوتی ہی اتنا ہی انکی آل اولاد زیادہ جیتی ہی
علاوہ اسکے مزدور اون ملکون مین سے جہان آبادی بہ نسبت
سرمایہ کی بہت ہوتی ہی نقل مکان کرکے فوراً اون ملکون مین چلے جاتے ہین
جہان انکی زیادہ احتیاج اور قدر ہوتی ہی یعنے انہین بڑی اجرت ملتی ہی اور
اسی لئے پرانی بستیون سے نئی بستیون مین مزدور بافراط چلے جاوینگے
یا اون ملکون سے جہان تھوڑی اجرت ملتی ہی مزدور اور محنتی آدمی ہمیشہ نقل
کرکے جہان زیادہ مزدوری ملتی ہی چلے جاوینگے — یہی وہ باعث ہی جسسے
کہ زمانہ حال مین ممالک متفقہ امریکا اور کینیڈا مین روز بروز آبادی
زیادہ ہوتی جاتی ہی — وہان اجرت بڑی ہی اور جو آدمی کہ محنت کرنی
چاہتے ہین انہین وہان آرام اور آسایش زندگی بہ وسعت میسر ہو سکتی ہی
اور وہ اپنی آل اور اولاد کو آرام مین پرورش کر سکتے ہین — اسباعث سے

Canada. کنیدا

سے ممالک مذکورالصدر مین نسبت پرانی بستیون کی تہوڑے بچہ مرتے ہین اور وہان
بہت جلد آبادی بڑہتی ہی — اس وجہ سے کہ وہان بڑی اُجرت ملتی ہی ہر سال
ممالک فرنگستان سے صدہا آدمی نقل مکان کرکے وہین جاتے ہین —
دوسرے ایک اور شرط ضروری جو واسطے جلدی بڑہانے آبادی کے چاہئے
یہہ ہی کہ آدمی نیک بخت اور نیک فعال ہون — بد افعالی مین ضرور زر
خطیر خرچ ہوتا ہی اور اُسسے حیات انسانی کو بہت مضرت پونہچتی ہی —
وہ مزدوری کسی کام کی نہین جو اگرچہ بہت بڑی ہو مگر اُسسے مزدور عیاشی
اور فضول خرچی مین صرف کرے — اُنکا سارا کنبا بہوکا رہیگا قریب
سارے تکلیفین جو بچون کو دامنگیر ہوتی ہین نتیجہ انکی ماباپ کی بدی اور بدافعالی کا
ہوتا ہی — پس ان دونون چیزون یعنے اُجرت مزدور اور اسکے افعال
بڑہنا آبادی کا اکثر موقوف ہی اور اوپر بڑہنے آبادی کے جب کہ پہلے بیان ہوچکا ہی
انحصار ہی رسد محنت کا — یعنے انہین باتون پر رسد تربیت یافتہ آدمیون کے
محنت کے موقوف ہی — اگر ایسے آدمیون کو اتنا محنتانہ ملے کہ اُسسے عوض انکے
صرف وقت اور سرمایہ کا جو انہون نے تربیت کے حاصل کرنے مین اٹھایا ہی ہوجاوے
تو البتہ لوگون کو انکی محنت پر دسترس ہوگی یعنے لوگ اپنی وقت اور توجہ کو
تحصیل علم اور ہنر کی طرف لگاوینگے — خلاف اسکے جب اس محنت کا محنتانہ
کافی اور وافی نہوگا تو آیندہ کو کوئی آدمی تربیت مین وقت اور مال نہ کہوئیگا
اور جتنے تربیت یافتہ ہونگے وہ بہی اپنی توجہ کو اور طرف مائل کرینگا اور اس
طرح اس محنت کی رسد گہٹ کر موافق مقدار احتیاج کے رہجاویگی —

سوالات

(۱) کوئی مثال آسان محنت کی بیان کرو—

(۲) بعضے ایسے وسایل آرام کے بیان کرو جنکو بغیر مزدور محنت نہیں کرسکتا اور جو واسطے محنت کرنے کے بہت ضروری ہیں—

(۳) بیان کرو کہ کسواسطے مزدور اپنی خوراک کے صرف سے زیادہ کماوے تاکہ بیس برس بعد زمانہ حال کی اتنی ہی اُجرت رہے جتنی کہ اب ہی—

(۴) فرض کرو کہ آدمی دو سو برس تک محنت کرسکتا تو بتلاؤ کہ اِسّے مزدوری پر کیا اثر ہوتا اور اُسکی کیا وجہ ہی—

(۵) فرض کرو کہ آدمی کل دس برس تک محنت کرسکتا تو بتلاؤ کہ ایسے محنتانہ مزدوری پر کیا اثر ہوتا اور اُسکی کیا وجہ ہی—

(۶) اُس فرق کو بیان کرو جو درمیان مزدوری ممالک حار اور بارد کے ہوتا ہی اور بتلاؤ کہ گرم ملک کے مزدور کا خرچ بارد ملک کے مزدور سے زیادہ ہی یا کمتی اور اگر زیادہ ہی تو کیوں—

(۷) ایک جوہری اتنی سختی سے محنت نہیں کرسکتا جتنا کہ وہ مزدور جو چھوہارے ڈھوکر ڈھوتا ہی مگر اسکو کیوں بڑی اُجرت ملتی ہی—

(۸) وکیل ذرا بھی جسمانی محنت کے نام سے ہاتھہ پیر نہیں ہلاتا ہی مگر اسکو کیوں زیادہ اُجرت نسبت ایک سپاہی کے ملتی ہی—

(۹) بعضے اُس قسم کے محنت بتلاؤ جنکی مدام طلبگاری ہوتی ہی—

(۱۰) اور کیا وجہ ہی کہ اُس قسم کی محنت کی ہمیشہ طلب ہوتی ہی—

(۱۱) ایک دولتمند آدمی کو کیوں ہمیشہ مزدوروں کی احتیاج ہوتی ہی اور مثالین دیکر بتلاؤ کہ یہہ امر واقعی ہی—

سوالات

(۱۲) کیون ایک اہل دول نسبت غریب آدمی کے مزدور کو زیادہ کام دی سکتا ہی

(۱۳) کاروبار کی گرم بازاری سے محنت کے طلب پر کیا اثر ہوتا ہی —

(۱۴) کاروبار کے بند ہو جانے سے امیرون کو زیادہ نقصان ہی یا غریبون کو

(۱۵) فرض کرو کہ ایک کارخانہ کسی امیر کو ایک گروہ بدمعاشیون نے جلادیا یا کسی اور طرح خراب کر ڈالا تو اس سے کسکو زیادہ خرابی عائد ہو گی —

(۱۶) اُس ملک کا حال بیان کرو جسمین بسبب بڑے ہونے عملداری یا کاہلی اور باعث کے سرمایہ ہر سال کمتی ہوتا جاتا ہی —

(۱۷) فرض کرو کہ ملک آیرلینڈ مین صورت بہبود ہونے لگی اور آہستہ آہستہ مزدورون کو زیادہ اُجرت ملنے لگی تو بتلاؤ کہ اسکی کسقدر بہبود ظہور مین آوے گی —

(۱۸) فرض کرو کہ ایک ملک مین ہر سال پانچ کروڑ کا سرمایہ زیادہ ہوتا جاتا ہی اور کہ بیس برس تک بہت سا روپیہ لڑائی مین صرف کیا جاتا تو بتلاؤ کہ ایسے ملک کے آبادی پر کیا اثر ہوتا —

(۱۹) نتایج جو بڑھتے ہونے اُجرت کے جو ایک کنبے پر عائد ہو سکتی ہین بیان کرو —

(۲۰) کن ملکون اور کونسے فریق لوگون مین وبا سے ہیضہ بہت سے آدمیون کو ہلاک کرتی ہی —

(۲۱) کیونکہ صدہا آدمی ممالک فرنگستان سے امریکا کو نقل مکان کرکے چلے جاتے ہین

(۲۲) کن ملکون مین سے بہت سے آدمی نقل مکان کرتے ہین اور اسکی کیا وجہ ہی

(۲۳) زرخیز ہونے زمین سے تعداد آبادی پر کیا اثر ہوتا ہی —

آیرلینڈ Ireland

(۲۴) کسی خاص ملک کے سرمایہ کی تعداد سے اُسکی آبادی پر جو اُسکی وسیلہ سے کام سے لگ سکتے ہیں کیا اثر ہوتا ہے —

(۲۵) کیا بسبب سرمایہ کے آدمی چٹیل پہاڑ دن پر حیات بسر کر سکتا ہی اور یہہ بات کیونکر وقوع مین آسکتی ہی —

(۲۶) بسبب کفایت شعار اور معتدل ہونے لوگون کی آبادی کے زیادہ ہونے پر کیا اثر ہوتا ہی —

(۲۷) اسباب کے ہونے میں سرمایہ اور آبادی ملک پر کیا اثر ہوگا —

(۲۸) فرض کرو کہ ایک صاحب عزم آدمی کو جو ایک گانو مین رہتا ہو زمین جوتنے وقت دفعتاً لاکھہ روپیہ ملے اور اُس زر کا کوئی دعوے نکرے تو اسباب سے تعداد آبادی گانو پر کیا اثر ہوگا —

(۲۹) فرض کرو کہ ایک گانو مین ایک کارخانہ دس لاکھہ روپیہ کا جل جاوے اور اُسکا مالک تباہ ہوجاوے تو بتلاؤ کہ اسے اُس گانو کے آبادی پر کیا اثر ہوگیا —

فصل دوم در باب ان باتون کی جنکا اثر بعضے وقت مختلفہ یا مزدوری پر ہوتا ہی —

ہم ابہی یہہ بات بیان کرچکے ہین کہ ایک خاص مقدار سرمایہ کے واسطے کارکن لگانے کو کسی ایک آدمی کے ضرورہ درکار ہی — اب یہانپہ یہہ بات پائی گئی کہ اُس مقدار سرمایہ سے جو کسی کام مین لگائی جاوے کچہہ خاص آدمی کار پر لگائین گے — اگر کچہہ حصہ اُس سرمایہ کو اُس کار سے نکال کر کسی اور کار مین لگادین تو ضرور ہی کہ اِسکی بہاؤ مین مزدوری کے فرق واقع ہوگا یعنے جس کار سے کہ نکال لیا گیا ہی اُسمین تو مزدوری لوگون کی گہٹ جائیگی اور جسمین کہ وہ لگایا گیا ہی

گیا ہی ویران پڑا رہ جائیگی — یہہ نتایج اُن قوانین سے نکلتے ہین جو کسی نوع سے سرمایہ کے کسی کام مین لگے رہنے مین مداخلت کرتے ہین — علاوہ اسباب عامہ کی بعضے پیشون مین اختلاف مزدوری کا سبب اور بواعث خاص کے وقوع مین آتا ہی اور وہ یہہ ہین — پہلے بسبب سہولت یا اشکال یا رنج اور راحت کے جو کسی پیشہ مین ہوتے ہین یا قدر کیے جو اُسکے اہل زمانہ کے نزدیک ہوتی ہی — جبکہ کوئی پیشہ بسبب اُسکے صفات ذاتی کے پسندیدہ ہو تو آدمی اُسکا اختیار کرنا نہین چاہتے اور اسیلئے اگر ہم چاہین کہ اُسے آدمی اختیار کرین تو ضرور ہی کہ انہین زیادہ اُجرت دین تاکہ اُسکے لالچ سے وہ خلاف اپنی طبیعت کے کام کرین — جبکہ کوئی کار ایسا ہو کہ اُسکا کرنا سب کو پسندیدہ ہو تو بہت آدمی چاہتے ہین کہ اُسے اختیار کرین اور اسوقت بسبب زیادہ ہونے رسد کے مقدار احتیاج سے مول محنت کا سستا ہو جاتا ہی دوسرے بسبب ہوشیاری اور دانائی کے جو کسی کار کے کرنے مین مطلوب ہوتی ہی یہہ اختلاف دو طرح سے واقع ہوتا ہی — پہلا جتنی زیادہ دانائی کہ کسی کام کے کرنے مین مطلوب ہوتی ہی وتنی ہی تہوڑے آدمی اُسکے کرنے کے لائق ملتے ہین اور اسیلئے رسد تہوڑی ہوتی ہی — دوسرا جتنا زیادہ وقت کہ اُس کام کے کرنے کی لیاقت حاصل کرنے مین لگیگا اُتنا ہی زیادہ محنتانہ پانے کا مزدور مستحق ہوگا تیسرے بسبب اعتماد جو نوکر پر رکہا جاتا ہی — بہت سے ایسے علاقہ ہین کہ انہین نوکر پر بہت اعتماد رکہنا پڑتا ہی — انکی سربراہی کے لیئے نیک بخت اور دلیر اور ہوشیار اور پیش بین آدمی کی ضرورت ہوتی ہی اور چونکہ یہہ سب صفات اکثر ایک ہی آدمی مین بہت مشکل سے پائی جاتی ہین

پس نہایت لایق امیدوار جن پر وہ علاقہ سپرد کئے جاوین بہت تھوڑے ہوتے ہین — جب رسد مقدار احتیاج سے کم ہوئی تو تنخواہ یا محنتانہ ایسے علاقہ دارون کا بیشتر ہوتا ہی اور چونکہ وہ آدمی جنکا بہت سرمایہ معرض خطر مین ہو رہے گا ایسے آدمیون کو اپنے فایدہ کے لئے جتنی اجرت کہ وہ لیوین گے دیکر نوکر رکہین گے اور اسی سبب سے ان لوگون کی اجرت ہمیشہ زیادہ ان لوگون کے محنتانہ سے رہے گے جنکے اوپر اسقدر اعتماد نہین رکہا جاتا ہی — جیسے اوپر مدام رہنے یا نہ رہنے نوکری کے — بعضے قسم کی محنت کے ہمیشہ ضرورت ہوتی ہی اور اُس قسم کی محنت کی مزدور مدام کار سر لگے رہتے ہین — مگر بعضے قسم کی محنت کرنے مین مزدور ہمیشہ بار کار نہین رہتے ہین لیکن ہر دو صورت مین حسب اصول تقسیم محنت کے ہر قسم کے مزدور کو لازم ہی کہ اپنی نوکری کے سارے وقت کو اسکار کے کرنے مین بسر کرے پس صورت ثانی مین جب مزدور یہہ جانتے ہین کہ وہ مدام با کار نہین رہین گے تو اُس کار خاص کے اختیار کرنے کے لئے زیادہ اجرت بہ نسبت صورت اولی کے جب انہین یقین مدام با کار رہنیکا ہوتا ہی لیوین گے — ہم کرایہ کے گاڑی مین ایک کوس کے فاصلہ جانے کے لئے زیادہ محنتانہ دیتے ہین بہ نسبت کہ جب دو یا تین منزل جاتے ہین اور باعث اسکا یہہ ہی کہ صورت اولی مین نوکری تھوڑی دیر کے واسطے ہوتی ہی اور صورت ثانی مین بہت وقت کے لئے — پہل بان کو تلاش مین مسافرون کے بہت وقت صرف ہوتا ہی اور جب ہم اسکو نوکری مین تو ضرور ہی کہ عوض اسکے وقت کی صرف کا کر دین یعنے اسی زیادہ محنتانہ دے.

سوالات

(۱) فرض کرو کہ بموجب اجرا ہونے قانون سرکاری یا کسی اور باعث کے نصف اُس سرمایہ کا جو اب تجارت میں پھیلا ہی اُسمین سے نکال کے کسی اور کار میں لگایا جاوے تو اسے ملاحون کے اُجرت پر کیا اثر ہوگا —

(۲) فرض کرو کہ بہہ روپیہ جو اُسنے اِس طرح نکالا جا کر دستکاری کے کام میں صرف کیا جاوے تو اُسے دستکارون کے محنتانہ پر کیا اثر ہوگا —

(۳) وہ کونسی اصل ہی جسکے بموجب وضعان قانون ایسا کام کرسکتے ہین کہ ایک فرقہ کے آدمیون کو بہ نوع دلیاہی استحقاق رکہتے ہین جب کہ دوسرے فرقہ کے تکلیف پونہچا کر دوسرے فرقہ کے لوگون کو فایدہ پونہچا دین —

(۴) کسواسطے مزدوری اُس شخص کے جو پہاڑ اُڑاتا ہی زیادہ ہی بہ نسبت مزدوری ایک سنگتراش کے —

(۵) کسواسطے آمدنی منصف کے نسبت آمدنی ایک وکیل کی کمتی ہوتی ہی اگرچہ دونون استعداد اور لیاقت مین برابر ہوتے ہین —

(۶) کس سبب سے محنتانہ اُس شخص کا جو دوربین اور چشمہ اور اور اسی قسم کے آلات بناتا ہی زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت محنتانہ شیشہ گر کے —

(۷) کسواسطے کپتان کشتی کا نسبت اپنی کارندہ کے اور اسکا کارندہ نسبت ملاح کے زیادہ محنتانہ پاتے ہین —

(۸) کسواسطے انجنیر کشتی دخانی کا نسبت منصرم آتشخانہ اسی کشتی کے زیادہ تنخواہ پاتا ہی —

(۹) کسواسطے بالون کے آراستہ کرنے والون کو دس دقیقہ کے واسطے زیادہ

اُجرت بہ نسبت سارے دن کی مزدوری بنجار کی دی جاتی ہی —

(۱) تم کسواسطے اُس آدمی کو جسے فقط ایک دن کے واسطے نوکر رکھتے ہو زیادہ اُجرت دیتے ہو —

باب دوم

بیچ بیان روپیہ کی قیمت یا سود کے

فصل اوّل درباب ذکر اسباب کے کہ ہم بعوض استعمال میں لانے روپیہ کے کیون سود ادا کرتے ہین

وہ سوال جو ہمارے توجہ کو اس مطلب سے نہین گنتے دنیا اور حتے ایک مغالطہ پر جاتا ہی یہہ ہی کہ کیون اگر ہم کسی کے روپیہ کا استعمال کرین تو اسکے لئے کچھہ ادا کرنا چاہئے — چونکہ ہم ایک شخص کو اتنا ہی مال واپس کر دیتے ہین جو ہم نے اُس سے قرض لیا تھا تو کیون ہمکو لازم ہی کہ واسطے اسکے اپنے پاس فیما بین عرصہ لینے اور دینے کے رکھنے کے کچھہ ادا کرین پہلے اس سوال کا جواب دیا جاتا ہی —

ہر ایک شخص مین جو کسی باقاعدہ پیشہ مین محنت کرتا ہی دو صفات ہوتے ہین جنکے باعث سے اسکے محنت قابل پیدا کرنے قدر کی ہوتی ہی اور وہ یہہ ہین اوّل قوت دوم عقل — اوّل کی وساطت سے وہ انسان اُس محنت کے کرنے کے لائق ہوتا ہی جو سب سے ارزان ہوتی ہی اور دوسری صفت اوّل کی ساتھہ شامل ہو کر اُسے لائق انجام دینے علم طلب محنت کے کر دیتی ہی — لیکن واسطے کرنے دوسری قسم کی محنت کے اسکو ضرورت اوزار اور اسباب یعنے سرمایہ کی ہوتی ہی جسکے بغیر وہ فقط آسان ہی محنت کر سکتا ہی — ایک لوہار کی عقل کس کام آتی اگر

وجہ سود دینے کی

اگر اسکے پاس بھٹی اور لوہا ہوتا یا عقل ایک نجار کی بغیر از آلات اور لکڑی کے
یا ایک روئی کاتنے والے کی بغیر از محلوج خام کے — بغیر ان چیزوں کی یہہ سب اہل
پیشہ وہی محنت کر سکتے جو انکی بن آلات تاتون سے ہو سکتی — قرض کردہ
زید لوہار ہی اور اسکے پاس آلات اور لوہا اور بھٹی ہیں جنکے وسیلے سے وہ ہر روز
محنت کرتا ہی اور اس طرح مزدوری محنت اور عقل کی حاصل — اگر وہ ان چیزوں کو
عمر کی نسبت ایک ہفتہ کے لیئے قرض دیوے اور خود اس عرصہ میں سر پر بوجھہ اوٹھانیکا
کام کرے اور اسواسطے اپنے پیشہ کے چھوڑنے سے فوایداپنی عقل کے نہ اوٹھا سکے
تو ضرور ہی کہ عمر جو ان چیزوں کو قرض لیتا ہی زید کو بعوض انکے اب استعمال کرنے
کی کچھہ جزا ادا کرے — اب فرض کرو کہ عمر ان چیزوں کو ایک سال کے واسطے
قرض لیتا ہی اسحالت میں بموجب دلیل مذکورہ بالا کے اسی زید کو کچھہ دینا چاہیے
— اگر زید کے پاس روپیہ ہووے اور وہ اسکو عمر کے نسبت قرض دیوے
جسکے وسیلے سے عمر اوزار اور لوہا وغیرہ اپنے لیئے خرید سکتا ہی تو بھی عمر کو
اس زر کے واسطے ٹھیک اسی وجہ سے کچھہ دینا چاہیئے جیسے کہ وہ واسطے
اوزار اور سرمایہ کے دیتا تھا کیونکہ اگر زید اسکو قرض نہ دیوے تو وہ خود
ایک بھٹی تیار کر سکتا ہی اور اسکے وسیلے سے خود منفعت حاصل — یہاں سے ہم
یہہ عموماً کہہ سکتے ہیں کہ جسوقت ہم روپیہ کے قرض کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے
حقیقت میں روپیہ نہیں مراد ہوتا ہی بلکہ اوزار سرمایہ جسکی ضرورت ہوتی ہی اور
جسکی عوض ہم سود ادا کرتے ہیں — اگر ایک اہل پیشہ روپیہ کو جو وہ قرض لیتا
ہی اپنی صندوق میں بند کر رکھی تو وہ اس سے کچھہ فایدہ نہیں اوٹھاوے گا —
یہہ روپیہ صرف اسی وقت کسی کام کا ہوتا ہی جبکہ وہ کسی اوزار کے سات

بدلا جاتا ہی جو شئی کہ محنت کے ساتھہ شامل ہوکر کچھہ فایدہ بخشتی ہی — یہہ امر واقعی ہی کہ ہر ایک شخص بغور بہم پونہچانے روپیہ کے اسکو آلات یا سرمایہ یا اسباب تجارت سے بدلتا ہی — ہر شخص جانتا ہی کہ ان چیزون کی عوض مین سود دینا چاہیئے کیونکہ وہ وسایل منفعت کے ہین — ٹہیک اتنا ہی سود واسطے روپیہ کے جسکے عوض مین وہ ملتے ہین ملنا چاہیئے کیونکہ اسکی وسیلہ سے مالک روپیہ نے ان چیزون کو خریدا ہوتا اگر وہ اُسے قرض نہ دیتا — یہہ اکثر واقع ہوتا ہی کہ بعض اشخاص قابلیت محنت کرنے کی رکہتے ہین لیکن انکے پاس سرمایہ نہین ہوتا جسکے سبب محنت کرین اور برخلاف اسکے بعض آدمیون کے پاس سرمایہ ہوتا ہی لیکن وہ نہ تو عقل اور نہ لیاقت محنت کرنے کی رکہتے ہین اسحالت مین یہہ ظاہر اور صریح فائدہ جانبین کا ہی کہ دو قسم کے اشخاص ساجہی بنجاوین اور ایک ان مین سے سرمایہ اور دوسرا محنت اور عقل بہم کرین — اس وسیلہ سے دونون کو فایدہ ہوتا ہی — محنتی کو اُجرت محنت اور عقل کی بجائے مزدوری آسان محنت کے ملتی ہی اور صاحب سرمایہ کو بغیر کم ہونے اسکے مال کی آمدنی آتی ہی اور قطع نظر برین وہ اپنی اصل سرمایہ مین سے کچھہ خرچ نہین کرتا — یہہ امر دو وضع سے کیا جاتا ہی جنکی ایک ہی اصل ہی اگرچہ بطور بندوبست کا مختلف — اوّل وضع وہ ہی جسمین اہل سرمایہ مزدور کو اُجرت دیتا ہی — اسحال مین درحقیقت ایک ساجہا درمیان مزدور اور صاحب سرمایہ کی کیا جاتا ہی — مالک سرمایہ کا آلات اور اسباب بہم پونہچاتا ہی اور اپنی اوپر یہہ تمام جوکہون کا کام لیتا ہی اور محنتی کے سات فایدہ کا حصہ کم کر کے اسکو بطور اُجرت کے دیتا ہی — یہہ اُجرت اکثر شروع ہی مین درمیان دونون اشخاص کی قرار پاجاتی ہی اور ہمیشہ اتنی ہی رہتی ہی آیا اس کام مین کچھہ فایدہ

کچھہ فایدہ حاصل ہو یا نہین — ملاحون کو جو ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہی پکڑنے کے لیے
بجاے اُجرت مقررہ کے مزدوری بموجب اندازہ فایدہ کے ملتی ہی اور نظر برین
اُجرت مذکور یعنی وہ چیز جو اُنکو بعوض اُنکی محنت کے ملتی ہی بموجب فتحیابی
یا ناکامی انکی سفر کی کم و بیش ہوتی ہی — وضع دوم
وہ ہی جسمین محنتی اپنی اوپر جوکہون اوٹہاتا ہی اور خود تمام فایدہ لیتا ہی اور سرمایہ
دوسرے شخص سے اس اقرار پر قرض لیتا ہی کہ مین تمکو اوان مقررہ پر واسطے
اسکے استعمال مین لانے کے کچھہ ادا کرونگا — یہہ حال عموماً قرض لینے
اور قرض دینے روپیہ کے مین ہوتا ہی — اگر زید ایک دوکان خرید کر اُسمین
اسباب بھرے اور ایک اور شخص کو اسکی محافظت وغیرہ کے لئے اوپر
اقرار دینے اُجرت مقررہ کے نوکر رکہے تو وہ وضع اول پر کارگر ہوگا —
اگر زید عمر کو روپیہ قرض دیوے جسکے وسیلے سے عمر اسباب اور دوکان
خرید سکے اور خود جوکہون اُٹھا کر زید کو قرض مذکور کے واسطے سود دیوے
تو زید وضع دوم پر چلیگا اس مقام پر وضع دوم
سے ہی بہت غرض ہی — اس صورت مین قرض لینے والا قرض دینے
والی کی سرمایہ کو فقط اپنی ہی فایدہ کی لئی استعمال مین لاتا ہی اور یہہ فایدہ
برابر ہوتا ہی فرق کے جو درمیان آسان محنت اور محنت مشتمل با عقل کی ہی
— اگر وہ اس طور سے سرمایہ کو استعمال مین نہ لاتا تو صاحب سرمایہ خود اسکو کام
مین لگاتا — نظر برین یہہ بات مناسب ہی کہ قرض لینے والا بعوض اُس
فایدہ کی جو وہ حاصل کرتا ہی کچھہ اہل سرمایہ کو ادا کرے کیونکہ اُسکی سرمایہ کے
استعمال کرنے سے اُس نی سرمایہ والی کو فایدہ حاصل کرنے سے محروم رکہا ہی

سوالات

(۱) اِس فرق کو جو درمیان آسان محنت اور محنت مشکل یا عقل کے ہی بوسیلہ ایک مثال کے بیان کرو—

(۲) ایک مثال کی ذریعے سے بیان کرو کہ کسطرح ایک آدمی بوسیلہ سرمایہ کے قابل بدلنے آسان محنت کو ساتھ محنت عقل اور علم کے ہوتا ہی

(۳) اِس دعوے کو ثابت کرو کہ جسوقت کوئی آدمی روپیہ قرض لیتا ہی اُس وقت اُسکو ضرورت روپیہ کی نہیں ہوتی ہی بلکہ اوسیہ سرمایہ کی—

(۴) فرض کرو کہ ایک شہر میں لین دین قرض کا نہیں ہی تو بتلاؤ کہ اُس جگہ پہ محنتی اور عقلمند لوگوں کا جو محتاج ہیں کیا حال ہوگا—

(۵) قرض کے لینے میں جیسا کہ بیان ہوا ہی کسکو زیادہ فایدہ پہنچتا ہی امیر یا غریب کو یا دونوں کو—

(۶) اِس دعوی کو ثابت کرو کہ ایک اہل سرمایہ اُسی وجہ سے حقدار ہی لینے فایدہ کا واسطے استعمال اُسکے اصل کے ہی جیسا کہ غریب آدمی واسطے اپنی محنت کے—

فصل دوم بیچ بیان اُن مختلف باتوں کے جنسے سود کے بھاؤ میں کمی و بیشی واقع ہوتے ہی

سبب ابتک قصد اِس بات کے بتلانے کا کیا ہی کہ واسطے استعمال میں لانی اصل کے از روئے انصاف سود دینا چاہیئے— لیکن یہ بات دریافت ہوتی ہی کہ بھاؤ سود کا ایک ہی زمانہ میں مختلف ممالک میں اور ایک ہی ملک میں مختلف

وجہ سود کی بھاؤ مین فرق آنیکے

مختلف زمانوں مین مختلف ہوتا ہی — بلکہ ایک ہی ملک اور ایک ہی زمانہ مین
مختلف اقسام کے لین دین مین مختلف ہوتا ہی — اب ہم ان باتون کا
ذکر کرتے ہین جنکے سبب سے یہہ فرق ظہور مین آتے ہین — پہلے
سود کے بھاؤ مین بموجب زیادتی قابلیت قدر دینے کے سرمایہ مین فرق
واقع ہوگا — جن حالتون مین کہ ایک اہل اصل بوسیلہ استعمال اپنے
اصل کے فیصدی [illegible] روپیہ سالانہ حاصل کرسکتا ہی تو وہ بیشک اپنے
اصل کی واسطے زیادہ سود لیویگا بہ نسبت کہ جب وہ کل پانچ روپیہ
سالانہ فیصدی حاصل کرسکے — اور یہہ بھی [illegible] ہی کہ قرض لینے والا
بخوشی خاطر اول قسم کے اصل کے واسطے زیادہ سود دیگا بہ نسبت کہ
دوسری قسم کے لئے کیونکہ بوسیلہ اول قسم کے اصل کے وہ قابل حاصل
کرنے زیادہ فایدہ کا ہوگا — [illegible] مین سستی اور زیادہ
ہوتی ہی تب سود زیادہ ہوتا ہی کیونکہ تب [illegible] اصل ایک
[illegible] فایدہ حاصل ہوتے ہین — [illegible]
ہی — اگر پیشہ دستکاری مین بہت فایدہ حاصل ہوتا ہو [illegible]
ہو تو لوگ برضا اور رغبت بہت سود [illegible] اسکے استعمال [illegible]
کرینگے کیونکہ باوجود ادا کرنے بھاری سود کے وہ قابل حاصل کرنے [illegible]
فایدہ کے ہوونگے — پس ثابت ہوتا ہی کہ جبکہ اصل سے بہت فایدہ
ملتا ہی تب سود کا بھاؤ تیز ہوتا ہی اور اگر اسکا خلاف ہوتا ہی تو اسکا
بھاؤ مندا ہوتا ہی — سود کی بھاؤ مین بھی جیسا کہ اور حالتون
مین ہوتا ہی بموجب اندازہ کی جو آمدنی اور صرف اور [illegible] مین [illegible]

فی الحقیقت واقع ہوتی ہی — چونکہ لوگ بدون استعمال اصل کے بڑا فایدہ نہین اٹھا سکتے
وہ اپنی اصل کے واسطے اتنا سود دینگے جتنا کہ ضرور ہی بشرطیکہ بعد محسوب
کرنے تمام مصارف کے انکو اتنا فایدہ حاصل ہو جتنے انکی محنت کے واسطے
علاوہ محنت کافی ہوجاوے — نظر برین ایا اصل مین قابلیت قدر دینے کی زیادہ ہو
یا کم اصل کے مقدار سے سود کے بہاؤ مین کمی بیشی آوے گی کیونکہ جب
مقدار اصل کی کم ہوتی ہی تو قرض لینے والون مین بحث ہوتی ہی اور اہل
سرمایہ کو زیادہ سود دیتے ہین اس حالت مین بہاؤ سود کا تیز ہوجاتا ہی
— خلاف اسکے جب مقدار اصل کی زیادہ ہوتی ہی تب قرض دینے والے
آپسمین بحث کرتے ہین اور سود کا بہاؤ مندا پڑجاتا ہی یعنی قرض دینے
والون کو سود تھوڑا ملتا ہی — بواعث مفصلہ ذیل بہاؤ سود کا
بہت تیز کر دیتے ہین جیسا کہ نئے لیے ہوئے ممالک مین ہمیشہ دیکھنے مین
آتا ہی — وہان زمین سستی اور بہت ہی زرخیز ہوتی ہی — محنت کے واسطے
بھی بہت اجرت ملتی ہی کیونکہ اسکی کمال احتیاج ہوتی ہی اور ایسی حالت
مین اصل تھوڑا ہوتا ہی اور احتیاج اسکی علی التواتر — جیسا کہ ایک
ملک کے بسنے کو بہت سا عرصہ گذرتا ہی تب یہ باتین بدل جاتی
ہین اور بہاؤ سود کا رفتہ رفتہ مندا ہوتا جاتا ہی —
۱۸. دوسرے ایک اور باعث جس سے سود کے بہاؤ مین فرق واقع
ہوتا ہی مشتمل ہی اوپر جوکہون کی جو اس پیشہ مین جسکے اندر اصل
لگایا جاتا ہی ہوتی ہی — جو کچھہ ہمنی اب تک بیان کیا ہی اسمین
[illegible] اسواسطے اسکے مشتمل کرنیکے کسی اور چیز کا ذکر نہین

نہین کیا ہی اور اب تک یہہ فرض کیا ہی کہ قرض لینے والا اہل سرمایہ کو اسکے
اصل یا اسکی قیمت بلاشک واپس کر دیگا — لیکن یہہ ہمیشہ نہین ہوتا — جبکہ
اہل سرمایہ اپنے مال سے دست بردار ہوکر اُسے دوسرے کے سپرد کر دیتا ہی تو
اُسمین یہہ گمان ہوتا ہی کہ شاید وہ پھر واپس نکیا جاوے — اب از روی انصاف
چاہیئے کہ واسطے اُس جوکھون کی اُس سود سے جو واسطے استعمال اصل
کے ادا کیا جاتا ہی کچھہ زیادہ اہل سرمایہ کو ملے — مثلاً فرض کرو کہ ایک حالت
مین بطور عوض استعمال مین لانے اصل کے اُس قرض کے واسطے کہ اُسمین
کچھہ جوکھون نہین ہی پانچ روپیہ سیکڑہ ملتا ہی اور اگر ایک اور حالت مین
اتنی جوکھون ہووے کہ اُسمین خوف ڈوب جانے دو روپیہ کا سو روپیہ
مین ہووے تو یہہ دو روپیہ سیکڑہ علاوہ پانچ روپیہ فیصدی کے جو
واسطے استعمال اصل کے دیجاتی ہین دینے چاہیئین یعنے سود فی سیکڑہ سات
روپیہ دینا چاہیئے — اور اگر واسطے استعمال کرنے زر کے تو سود پانچ
روپیہ سیکڑہ ہی ہو مگر احتمال ڈوب جانے دس روپیہ فی سیکڑہ کا ہو تو
استعمال مین سود پندرہ روپیہ ہونے چاہیئین اور علیٰ ہذا القیاس — یہہ جوکھون
بہت سی باتون پر موقوف ہو سکتی ہی — اوّل اوپر وضع پیشہ کے جسمین اصل
استعمال کیجاتی ہی — جوکھون ڈوب جانے اُس روپیہ کے زیادہ ہی جو واسطے
تعمیر لکڑی کے مکان کی دیا جاوے بہ نسبت کہ جو واسطے بنانے ایک مکان
خشت اور ریختہ کے — اور علیٰ ہذا القیاس زیادہ احتمال اُس روپیہ
کے ڈوب جانے کا ہی جو واسطے تیاری بارود کے قرض دیا جاوے —
جہان مین حفاظت روپیہ مقروض کی منحصر ہو اوپر حفاظت اُس اسباب کے

جو اُسکے خرید کیا جاوے تو کم یا زیادہ ہونا جوکھون کا منحصر ہوگا اوپر صفات اسکے اور اُن تبدیلون کے جو اُسپر گذر سکتے ہین دوم اوپر چلن اور نیکی قرض لینے والے کی — لوگون کی اخلاق اور نیت اور قوت اور قدرت اور عقل مختلف ہوتے ہین — بعض باوجود ہونے دیانتدار اور نیک نیت کے بسبب ضعیف ہونے عقل کے ایفائے وعدہ نہین کر سکتے اور بعضے باوجود اسکے عقل اور تمیز کے بسبب نہونے کے نیک نیت . . اقرار پورا نہین کر سکتے اور جس قدر کہ قرض لینے والے مین یہہ نقصان ہونگے اتنی ہی جوکھون روپیہ کی زیادہ ہوجاوے گی — ہر شخص یہہ امر جانتا ہی کہ اگر وہ کسی عاقل کو پانچ روپیہ سیکڑہ سود پر قرض دیوے تو وہ زیادہ فایدہ مین ہی بہ نسبت اسکے کہ وہ اُسے کسی جھوٹی اور فریبی اور کھوٹے دل والے کو دیکر اپنی روپیہ کو ناحق خطر مین ڈالے — سوم اوپر طرز عملداری کے — جب کوئی عملداری مستقل ہوجاتی ہی اور انصاف بدیانت اور بغیر رو رعایت کے کیا جاتا ہی یعنے ہر آدمی یہہ جانتا ہی کہ سرکار میرے حقوق کو ہر نوع کوشش کرکے صحیح رکھی گی اور مجھے دست ظلم سے رہا کرے گی تب جوکھون کم ہوجاتی ہی — مگر جب اسکے خلاف حال ہوتا ہی یعنے ہر آدمی یہہ جانتا ہی کہ فقط برحق ہونے اسکے مقدمہ کا کام نہین چلتا تب جوکھون زیادہ ہوگی اور بھاؤ سود کا بیشک تیز ہوجاوے گا — یہہ سبب منجملہ اُن باعثون کے تھا جسکے سبب فرنگستان مین بیچ عہد حکومت امیرون کے جب ظلم صریح ہوتا تھا بھاؤ سود کا زیادہ ہوگیا تھا — اسمقام سے یہہ بات عموماً معلوم ہوتی ہی کہ ایک ہی ملک اور ایک ہی وقت مین باوجود یکسان ہونے

بواعث کم و بیش ہونے سود کے

ہونے اُس زر کے جو واسطے استعمال میں لانے اصل کے ادا کرنا پڑتا ہی

سود روپیہ کا مختلف کاموں اور پیشوں میں بسبب اختلاف جوکھوں کے
جو انمیں ہونگے کم و بیش ہوگا اگر جوکھوں زیادہ ہوگی تو سود بھی زیادہ
ہوگا اور اگر روپیہ کے ڈوب جانے کا کم خوف ہوگا تو سود بھی مندا
ہوگا

بہاؤ سود کا بموجب باموقع یا بے موقع ہونے اُس
[illegible] زر کے جسمیں استعمال ہوتی ہی مختلف ہوگا — جب کوئی اپنا روپیہ قرض دیتا
ہی تو وہ نہیں جانتا کہ اُسے کب اسکی احتیاج ہوگی یا وہ اسکو کب تک
اُس کام میں لگا رہنا چاہیے گا — وہ شخص جو قرض دیتا ہی یہہ جانتا ہی کہ
مجکو سود اوقات پر ملیگا کیونکہ وہ صرف اسکے وعدہ پر [illegible]
تدبیر اور اُسکے اپنے قرض لیکے کر سکتا ہی — ان سب باتوں کو قرض دینے
والا پہلے خوب سوچ سمجھ لیتا ہی — وہ اپنے مال کو اس حالت میں کم سود پر
قرض دیگا جب اسکو اطمینان ہوگا کہ جب تک وہ چاہے اُسے سود ملے
اور جب چاہے جب اُسے واپس لیلیوے اور کہ اُسکو ایام مقررہ پر سود
ملے جاوی گا خلاف اسکے جب وہ جانتا ہی کہ بہت دن اُنکی [illegible]
اسکا زر واپس نہیں ملیگا یا وہ ایسے وقت میں واپس کر دیا جاویگا جب اسکی
مرضی نہوگی یا اسکو سود ایام مقررہ پر نہیں ملیگا وہ بیشک زیادہ سود طلب
کریگا — بہہ سود بیاض کی الین دین میں ان باتوں مفصلہ ذیل کا لحاظ رکھا جاتا
ہی اور وہ ہر روز دیکھنے میں آتے ہیں اول وہ فرق جو بیچ مختلف اوقات کے
فایدہ میں جو استعمال میں لانے اصل سے حاصل ہوتا ہی ظہور میں آتا ہی — فواید
میں جو اصل کی استعمال کرنے سے حاصل ہوتی ہیں ہمیشہ بموجب کامیابی کاموں

کے جو اختیار کیئے جاتے ہیں اور بسبب در باعثون کی فرق آتا رہتا ہی — دوم
بہاؤ سود کا بموجب جوکھمون کی جو کاموں میں ہوتی ہی مختلف ہوتا ہی اور اس
جوکھمون میں بھی اختلاف واقع ہوتے ہیں — سوم سود کے بہاؤ میں بموجب
موقع یا بیموقع ہونے پیشہ یا کاروبار کے جسمیں اصل لگائی جاتی ہی اختلاف
آتا ہی — بہانے وقت اور خرابی مقرر کرنے ایک بہاؤ سود کے جسکے بموجب
سارے قرض دئے جاتے ہیں معلوم ہوتی ہی — اس فصل کے
ختم کرنے سے پہلے بیان کرنا چند باتوں کا درباب راس المال کے مناسب اور
مفید معلوم ہوتا ہی — فرض کرو ہمارے تئین بنانا ایک کوٹھی صرافہ یا شرک
آہنی کا منظور ہی — وہ جمع جو اسکام میں ہمیں لگانی منظور ہوتی ہی اسی
کئی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں فرض کرو ہر حصہ سو روپیہ کا ہی — جس
کسیکو خواہش شراکت کی ہوتی ہی وہ جتنے حصے چاہتا ہی خرید لیتا ہی جب وہ
اپنے حصوں کا زر ادا کر دیتا ہی تو اسکو ایک سند شراکت کی ملجاتی ہی
اور باستعانت اسکے وہ حقدار جمیع حقوق کا جو واسطے حصہ داروں
کے ہوتی ہیں ہوتا ہی — منجملہ حقوق مذکورالصدر کے بزرگ ترین یہہ ہی
کہ حصہ دار مستحق پانے حصہ نفع کا جو کاروبار سے جسمیں روپیہ لگایا جاتا ہی
حاصل ہوتا ہی ہوجاتا ہی — زر حصہ یا اصل روپیہ کا راس المال کہلاتا
ہی اور وہ ہر وقت جب منظور ہو ایک ذمہ سے دوسرے کے نام
پر نقل ہوسکتا ہی — اور حصہ دار گو وہ کوئی شخص ہو اوان مقررہ
پر فایدہ ملتا ہی ان راس المال کا مول گھٹتا بڑھتا رہتا ہی حسب کہ
سود کے بہاؤ میں جو کاروبار سے حاصل ہوتا ہی فرق آتا جاتا ہی — اگر ایک

ایک حصہ کے واسطے جو ہزار روپیہ کو خرید کیا گیا ہو صاحب سود ملا جاوے تو وہ ہزار ہی روپیہ کو فروخت ہو جاوے گا اور آسکال میں اسکا بہاو برابر رہتا ہی اور اگر اسکے واسطے بازار کے بہاو سے دو چند سود ملے تو وہ دو ہزار کو فروخت ہووے گا اور آسکال میں اسمین بڑہاو ہووے گا اور اگر اسکے لئے بازار کے بہاو سے نصف سود ملے تو وہ پانسو کو فروخت ہوگا اور اسوقت اسکو گھٹا ہوگا — اور ایسا ہی اور صورتون میں ہی ہوتا ہی حصون کے مول میں بہی جیسا کہ اور قسم کے بیچ میں ہوتا ہی بموجب اندازہ جوکہون اور خوف نقصان کے فرق آتا ہی — اگر کسی راس المال کے واسطے زیادہ سود ملتا ہو مگر احتمال اسکے دوب جانے کا ہووے تو وہ بہ نسبت اُس راس المال کے جو تہوڑا سود دیتا ہی مگر اسکے ضایع ہو جانے کا خوف نہین کمتی قیمت کو فروخت ہووے گا — مثلا بیمہ اور دخانی کشتیون کے کمپنی کی حصون کے واسطے بہت بڑا سود ملتا ہی لیکن بوقت اُن کی فروخت ہونے کے انکی واسطے اتنی قیمت نہین ملتی ہی جتنی کی کہ وہ ہوتی ہین یعنی انکے عوض مین تہوڑا روپیہ ملتا ہی اور اسکی یہہ وجہ ہی کہ ان کاموں مین احتمال نقصان کا زیادہ ہوتا ہی — خلاف اسکے وہ حصے جنسے بالفعل تہوڑا سود آتا ہی مگر امید ہوتی ہی کہ آیندہ کو انسے بہت فایدہ حاصل ہوگا زیادہ قیمت کو فروخت ہونگے — ان باتون کی لحاظ سے قیمت راس المال کی قرار پاتی ہی اور دام بڑے شہرون مین جیسے بکتے رہتے ہین اور انکی قیمت مین بموجب احتمال نقصان اور امید فایدہ کی افراط تفریط ہوتی رہتی ہی —

سوالات

(۱) اس امرکی کیا وجہ ہی کہ سود روپیہ کا ولایت امریکا مین نسبت ولایت انگلستان و فرنگستان کے گران ہی۔

(۲) تمام وجوہات جو تمہین معلوم ہین اور جنکے سبب سے تمہاری دانست مین یہہ اختلاف واقع ہوتا ہی بیان کرو۔

(۳) مذکور ہی کہ اہل ای تہنز اُس روپیہ پر جو واسطے کاروبار تجارت کے غیر ملکون کو قرض دیا جاتا تھا پانچ گونہ زیادہ سود بہ نسبت سود اُس روپیہ کے جو واسطے تردد کرنے زمین کے دیا جاتا تھا لگاتے تھے تم بیان کرو کہ اسکی کیا وجہ تھی یعنے وقوع مین آنا اس فرق کا کس بات پر منحصر ہی۔

(۴) کیا ایک نیک بخت اور دیانت دار آدمی کو بوقت قرض لینے کے اسکا نیک نام ہونے سے کچھ فایدہ ہوتا ہی اور اگر ہوتا ہی تو اُسے معہ دلیل بیان کرو۔

(۵) قرض لینے والے کو انصاف کے دیانت دار عدالت کے مقرر ہونے مین کیا نفع ہی۔

(۶) بسبب انقلاب عملداری اور تنازع ملک کے بہاو مین روپیہ کے سود کے کیا فرق ہوتا ہی۔

(۷) اس تنازع اور انقلاب سے غریبون کو زیادہ نقصان ہوتا ہی یا امیرون کو

(۸) کیا وجہ ہی کہ سرکار کتنی سود پر روپیہ قرض لے سکتی ہی۔

(۹) کیون ایک آدمی اپنے سرمایہ کو تہوڑا سود لیکے کسی کو ہاتھ مین رکہنا پسند کرتا ہی اور کیون وہ اسے اپنے سرمایہ مین لگا کر بہت سود نہین لیتا ہی

(۱۰) کس واسطے ہنکو گروی رکہہ کر قرض لینے مین تہوڑا سود دینا پڑتا ہی بہ نسبت

A. Thain.

ملا ای تہنز

نسبت کہ جب فقط تمسک پر لیتے ہیں ـــ

(۱۱) فرض کرو کہ ایک حصہ کسی شراکت کا پچیس روپیہ فی سیکڑہ گھاٹے کو فروخت ہوا اب تم پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہی جسکے سبب سے یہہ خسارہ واقع ہوا ـ

(۱۲) اگرچہ زمانہ حال میں ایک سے اس المال کے واسطے تہوڑا سود ملتا ہو مگر ہم کہتے ہیں ممکن ہی کہ وہ بادہے سے فروخت ہووے لیکن یہ سوال کیا جاتا ہی کہ وہ کونسے باعث ہیں جسکے سبب سے یہہ امر واقع ہوسکتا ہی

(۱۳) فرض کرو تمہارے پاس ایک لاکہہ روپیہ ہی جسکو تم حصے خریدنے میں صرف کیا چاہتے ہو اب تم کن باتوں پر غور کرکے یہہ کام کروگے یعنے اُسے کن کاموں میں کن چیزوں کا لحاظ کرکے لگاؤ گے ـــ

(۱۴) کیا جن حصوں میں بہت نفع ہوتا ہی انکو اکثر آدمی لیا چاہتے ہیں اور اگر چاہتے ہیں تو کیا وجہ ہی اور اگر نہیں چاہتے تو اسکا کیا باعث ہی ـــ

۱۵ اکس حال میں حصے شراکت کے برابر کو فروخت ہوتے ہیں اور کب انکو بادہا ملتا ہی

۱۶ اکس صورت میں ایک حصہ شراکت کا بٹے سے فروخت ہوتا ہی ـــ

۱۷ بیمہ کی شراکت کی حصے اگرچہ انکی واسطے بہت نفع ملتا ہی لیکن فروخت کے کیوں نقصان سے فروخت ہوتے ہیں ـــ

باب سوم

در باب قیمت زمین اور رینٹ کے

فصل گذشتہ میں بیان ہوا ہے کہ بازار میں قیمت کسی راس المال کے بموجب شرح سالانہ سود کے جو اُس سے حاصل ہوتا ہے اُٹھے گی — مثلاً ایک راس المال کسی قیمت کو خرید کیا گیا ہو لیکن اگر اسکے واسطے چھہ روپیہ سالانہ سود ملے اور بازار میں فی سیکڑہ چھہ روپیہ سود کا بھاؤ ہو تو وہ راس المال سو روپیہ کا سود دیتا ہے اور اسلیئے وہ سو روپیہ کو فروخت ہو سکیگا — اگر راس المال سے بارہ روپیہ سالانہ سود حاصل ہو تو وہ دو سو کو فروخت ہوگا اور علی ہذا القیاس اور صورتوں میں ہے بیان بالا در باب رینٹ زمین کے بھی صادق آتا ہے — اگر ایک بیگہ زمین کے محصول میں سے بعد وضع کرنے خرچ کشتکاری اور نقل کرنے کے ناج کو کھیت سے مقام منڈی میں چھہ روپیہ بچ رہیں اور سود فی سیکڑہ چھہ روپیہ ہو تو وہ قطعہ زمین کا سو روپیہ کو فروخت ہوگا — اگر رینٹ مذکور بالا زیادہ ہوگی تو وہ زیادہ قیمت کو فروخت ہوگا اور اگر کم تو کم کو — یہہ حال یہہ دونوں یعنی کشتکاری اور رینٹ کا ہوتا ہے — یہہ اصل جو بیان ہوئی ہے عام ہے اور اسکی بموجب رینٹ زمین کا قرار پاتا ہے — لیکن یہاں یہہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ بہت پیداوار ہونا زمین کا منحصر ہے اوپر دو باتوں کی یعنی اول ذاتی زرخیزی زمین کی اور دوم اوپر اسکی مقام کے

اول زرخیزی سب کو یہہ امر معلوم ہے کہ زمینیں مدارج مختلف زرخیزی کی رکھتی ہیں ایک مقام میں

Read.

کا رینٹ

مین نسبت دوسرے کی ایک بیگھ زمین مین ایک ہی قسم کی تردد سے دوگنا بلکہ تگنا ناج پیدا ہوتا ہی — بعض قطعات زمین مین ہر سال کھات دالنے کی احتیاج ہوتی ہی بعض سا لہا سال مین بھی کبھی اسکی محتاج نہین ہوتے — اب چونکہ ایک قسم کی زمین مین بہ نسبت دوسری قسم کی تگنا ناج پیدا ہوتا ہی تو یہہ بات قریب الفہم معلوم ہوتی ہی کہ اوّل قسم کی زمین بہ نسبت دوسری قسم کے تگنے مول کو فروخت ہووے

دوم مقام پیداوار

[illegible] زمین کی ذرا ور جسامت مین بڑی ہوتی ہین اور اسی لئی انکو انکی مقام پیدایش سے بازار تک لیجانے مین بہت خرچ پڑتا ہی علاوہ اسکی مقام [illegible] انکی بہت کم خرچ ہوتا ہی بعضے کھیت پر خرچ گیہون اور [illegible] ناج کا نہین [illegible] اسلیئی انکو مقام فروخت پر لیجانا ضرور ہوتا ہی — مگر جب ناج بازار مین لایا جاتا ہی تو اسکی واسطے مول فقط بموجب اسکی صفات کے ملتا ہی یعنے اسوقت یہہ لحاظ نہین کیا جاتا کہ وہ کتنی دور سے لایا گیا ہی — خریدار فقط یہہ دیکھتا ہی کہ وہ جنس کیسا ہی — اسحال مین خرچ باربرداری اور نقل کرنے ناج وغیرہ کا مقام پیدایش سے مقام فروخت تک منافع کسان مین سے محسوب ہوگا اور اسی سبب سے جسقدر یہہ خرچ ہوگا اسی نسبت کسان کے زمین کا مول گھٹ جایگا — مثلاً فرض کرو کہ قرب مین مقام بکری کے ایک کھیت مین فی بیگہ بیس من ناج پیدا ہوتا ہی اور ایک دوسرے کھیت مین جو فروخت گاہ سے دو سو کوس کی فاصلہ پر ہی فی بیگہ چالیس من پیدا ہوتا ہی — اب اگر مول نصف پیداوار پچھلی کھیت کا ناج کو بازار تک لیجانے مین خرچ ہو تو ظاہر ہی کہ قیمت دونوں کھیتون کی برابر ہی کیونکہ جتنا فایدہ پچھلی کھیت کے زمین [illegible]

اُسی قدر نقصان اونکا مقام فروخت سے دور ہونے مین ہی یعنے نقصان اور
فایدہ مذکورہ دونون کہیتون کی قیمت برابر کر دیتے ہین یہان سی معلوم
ہوتا ہی کہ موجود ہونے اچھی لوہی کی سڑکون اور قابل کشتی چلنے کی نہرون اور
اور وسایل سے جنکی وساطت سے آمد و رفت درمیان اضلاع اندرونی کسی
ملک کے آسان ہو جاتی ہی اور خرچ نقل کرنے اسباب کا گہٹ جاتا ہی کتنا کچھہ
فایدہ ملک کو ہوتا ہی — انکی وسیلہ سے نقصان دور ہونے کہیت کا مقام فروخت
سے بہت کم ہو جاتا ہی — اُصول مذکور الصدر مدنظر رکہنے سے
بآسانی وہ طریقہ معلوم ہو جاوے گا جسکے بموجب کسی ملک مین رنٹ قرار پاتا ہی —
جب کوئی ضلع نیا آباد کیا جاوے یعنے وہان اول دفعہ کاشتکاری شروع کی جاوے
تو وہان محنت کو زمین جوتنے بونے کے لئے مات لگے گی ایسے وقت مین جو جا
اپنے لئے اچہے سے اچہا قطعہ زمین کا پسند کرے اور ایسی حالت مین سب سے
پہلی وہ قطعات زمین کی جو نہایت زرخیز ہونگی اور جو موقع کی مقام پر واقع
ہونگی تردد مین آوینگی اور ایسے قدر ابہی رنٹ نہین حاصل ہووے گا کیونکہ
وہ ہر کسی کو مفت کو نہین لگین گے — لیکن جب ساری اول قسم کی زمین تردد
مین آجاوے گی اور لوگ اسپر متصرف ہو جاوینگے تو زیادہ زمین کی احتیاج
ہوگی اور وہ زمین جو اول قسم کی زمین سے درجہ دوم مین زرخیز ہوگی کاشتکاری
مین لائی جاوی گی اور بعد تردد مین آجانے اس قسم کے زمین کی اول قسم سے
رنٹ حاصل ہوگا اور اسی لئی اسکا مول یا قیمت ہو جاوے گی — فرض کرو
کہ اول قسم کی زمین پر فی بیگہ پچاس من اناج پیدا ہوتا ہی اور قسم ثانی پر فقط
چالیس من اور یہہ اتک جہان ہی ایک زمیندار سے کوئی قطعہ اول قسم کا

کا باقرار اداکرنے فی بیگہ دس من رنٹ کے یا ایک کہیت قسم ثانی کا بدون
اداکرنے ایک حبہ کے لیوے — جب ساری زمین قسم ثانی کی کاشتکاری
مین آجاوے گی تو تیسری قسم کی بسبب ضرورت کے تردد مین لائی جاویگی
بفور واقع ہونے اس امر کے دوسری قسم کی زمین کی بہی قیمت ہو جاوے گی
اور اُسکے رنٹ حاصل ہونے لگے گا — اسی اثنا مین مول اور رنٹ قسم
اولی کا نسبت سابق کی دوگنا ہو جاوے گا اس طرح پر درجہ بدرجہ مول
اور رنٹ زمینون مختلف درجہ کی زرخیزی کی زیادہ ہوتا جائیگا جب تک
ساری زمین لایق زراعت کی کاشتکاری اور تردد مین آجاوے گی —

چونکہ ایسے مقام جہان پیداواری زراعت کی اکر جمع ہو اور سب ملک کو اُسے
خرید سکین اکثر سواحل بحور پر ہوتے ہین تو شاید یہہ خیال کیا جاوے کہ جون
جون کنارے سے طرف قلب ملک کے آتے جاوین وہین مول زمین کا گہٹتا
جاوے یہان تک کہ بسبب بہت دور ہو جانے کے مقام فروخت سے قیمت
زمین کی کچھہ بہی نرہے — یہہ امر واقع ہوتا اگر اور بواعث اور موانع نہوتے
منجملہ انکی چند یہہ ہین پہلا جون جون ہم کنارے سے طرف قلب کے
آتی ہین وہین زیادہ زرخیز زمین آتی جاتی ہی اور اسی وجہ سے نقصان دور
ہونے زمین کا منڈی سے رفع ہو جاتا ہی

دوسرا جسقدر ملک مین روز بروز علم کا چرچا ہوتا جاتا ہی اور آدمی ہوشیار
ہونے لگتے ہین اسیقدر وسایل آسان کردینے آمد و رفت کے اضلاع اندرونی
مین بہتر اور زیادہ ہو جاتی ہین اور نقصان جو بسبب دوری کی مقام منڈی کے ہوتا ہی رفع ہو جاتا ہی

تیسرا جب ملک مین بند وبست ہو جاتا ہی اور آبادی ہونی لگتی ہی تو گانو اور

شہر اضلاع اندرونی مین بن جاتے ہین اور اس سبب سے کسان کے واسطے مقام فروخت قریب ہو جاتا ہی اسکو بسبب قریب آجانے مقام فروخت کے اسیقدر فایدہ ہوتا ہی جسقدر کہ اسکی زمین کو قریب فروخت گاہ کے لیجانے مین متصور رہی —

چوتھا بعض اوقات فنون مین ایسی بات ایجاد ہو جاتی ہی جسکے وہ اسباب جن پر بہتر ہو جانا ملک کا موقوف ہوتا ہی مہیا ہو جاتی ہین — یہہ امر آب سیتی اور اور دریاؤن مین جو آسمین کرتے ہین بسبب جہاز رانی بوسیلہ دُخان کے واقع ہوا — اس دُخان کے استعمال مین آنے سے تمام شہر جو آب مذکور الصدر پر واقع تہے گویا سمندر اٹلینٹک کے قریب ہوگئے اور گویا سواحل بحر پر ہی ہوگئے — علاوہ ان باتون کے جن پر قیمت زمین کی موقوف ہی بعضے اور باتون کا بیان کیا جاویگا جنکا جاننا خالی از فایدہ نہین — اکثر پایا جاتا ہی کہ انسان اشیاء خوبصورت سے رغبت رکہتا ہی اور صفات عقلی اور خلقی کو پسند کرتا ہی اور بوقت پسند کرنے مقام سکونت کے ان باتون کا لحاظ رکہتا ہی — یہی وجہ ہی کہ وہ زمین جو تکلف سے آراستہ اور پیراستہ ہوگی خواہ وہ قصبہ مین ہو یا شہر مین بہ نسبت اُس زمین کے جسمین یہہ صفات نہین زیادہ مول کو بکیگی — اسیطرح کہیت یا حویلی کی جسکے گرد نواح مین زمین بہت تردد مین لائی گئی ہوگی اور سرسبز اور شاداب ہوگی اور جہان کے ساکنین نیک بخت اور خوش اخلاق اور فیاض ہونگے زیادہ خریدار ہونگے اور اسی لئے وہ بہ نسبت اُس زمین کی جو زرخیزی مین تو اول قسم کی ہی برابر ہو مگر جسکے ساکنین بد اور جاہل اور کمینہ خواہ اور جنگ جو ہونگی زیادہ مول کو فروخت ہوگی — اسمقام سے دریافت ہوتا ہی کہ اگر آدمی فقط اپنا ہی فایدہ

[illegible] — اٹلانٹک ... [illegible]

فائدہ دہونڈسے تو اُسے لازم ہی کہ وہ اپنی زمین کو آراستہ کرے اور اپنی اولاد کو
ایسی تربیت دے جسمیں اُنکی عقل بڑہے اور اخلاق درست ہوں۔

زمین بہت سی کاشتکاری کی لئی نہیں مستعمل ہوتی ہی وہ شہروں اور گانوؤں میں
واسطے تعمیر مکانات اور سڑکوں اور گودام وغیرہ کے کام میں آتی ہی اور اس
صورت میں اسکی زرخیزی کسی کام کی نہیں یہاں فقط اُسکا مقام سے غرض ہوتی ہی
اور اسی لئی اسکی قیمت اسکی اچھی یا بُرے مقام کے ہونے پر موقوف ہوتی ہے
اُن مکانات سے جو ایسے مقاموں پر واقع ہونگے جہاں گرم بازاری لین دین کی
ہوگی زیادہ رینٹ ات لگیگا اور جوں جوں زمین ایسے مقاموں سے دور
ہوتی جائیگی اُتنے کم رینٹ حاصل ہوگا اور آخرکار بہت بعید ہو جانے کے سبب
زمین فقط جنگلوں بنانے کے لائق رہجاے گی اور پہر پہلی زمینیں بھی ہولی ہولی (?)
گہٹتی جاوینگی اور یہاں تک نوبت پہنچیگی کہ انکا مقام بازار سے زیادہ
ہو جاویگا کہ وہ محض بیکار ہو جاوینگی اور وہان مکانات کی تعمیر کرنے سے کچھ
حصول نہوگا اور اس حال میں ان زمینوں میں باغات لگانے سے فائدہ لیا جائیگا۔
اس صورت میں پہر لحاظ زرخیزی کا کیا جاویگا۔ ایک شہر کے قریب جو ہموار (?)
زمین میں اکثر پایا جاتا ہی کہ وہ لوگ بستی میں جو شہر کے واسطے دودہ اور ترکاریاں
وغیرہ بہم پہنچانے کا انتظام کرتے ہیں اور اُس زمین میں جو اُس مقام سے تہوڑی دور اُنکی (?)
پڑیکر (?) ہوتی ہی کاشتکاری ہوا کرتی ہی اور وہ داخل زمین زراعت کے ہو جاتی ہی
ہم نے یہاں تک وہ عام اصول بیان کئے ہیں جنکی بموجب فائدہ کسی کام کا اٹھانے
کرنے والوں میں بانٹا جاتا ہی لیکن اب اس فصل کو ایک مثال دیکر جسمیں دکہایا
جاویگا کہ یہ اصول خاص صورتوں میں کیونکر عمل کرتے ہیں ختم کرینگے۔

سہم ۱

مثال تقسیم کے

مثال کے واسطے ہم ایک روٹی لیتے ہین — کسان اناج پیدا کرنے کے واسطے زمین کو
استعمال مین لاتا ہی وہ زمین کو جوتتا ہی اور بیج بوتا ہی اور پھر اناج کاٹتا ہی اور
اُسے کوٹنے سے صاف کر کے چھلکے والے بنئے کے ہات بیچ ڈالتا ہی اور جو مول
کہ اُسے ملتا ہی اُسے اخراجات مفصلۂ ذیل کا ادا ہوتا ہی اوّل محنتانہ اُسکی
محنت کا دوم محنتانہ اُسکے مزدوروں کا سوم مول کہات کا چہارم رینٹ
زمین کا پنجم سود سرمایہ کا جو کشتکاری مین صرف ہوا ہی — اگر زمین اُسکی ملک
سے ہوتی ہی تو اُسے رینٹ ملتا ہی اور اگر وہ کسی اور کی ہوتی ہی تو وہ خود اپنی
محنت کا محنتانہ لیتا ہی اور مالک زمین کو رینٹ ادا کرتا ہی — آسیا کش
اناج مول لیتا ہی اور اُسکو پسواتا ہی اور آٹے کو تھیلون مین بھر کر فروخت
کنندہ کو روانہ کرتا ہی اور رسیدہ والے یا پرچونئے کے ہات بیچ ڈالتا ہی اور جو
قیمت کہ اُسے وصول ہوتی ہی اُسے عوض اُس روپیہ کا جو اُسنے کسان کو دیا
ہی ہو جاتا ہی اور وہ خرچ وصول ہوتا ہی جو اُسنے اناج کو پسوانے اور فروخت
کنندہ تک پہنچوائی مین اُٹھایا ہی ہو جاتا ہی — یہہ مول اتنا ہونا چاہیے کہ اُسے چکی والی
کی اُجرت مل جاوے اور اُسکے مزدورون کی پرورش کا خرچ ادا ہو اور چکی
کے ٹوٹنے اور باربرداری کا عوض ہو سکے — اور خرچ باربرداری کا جو
وہ دیتا ہی اتنا ہونا چاہیے کہ باربرداری والا اپنی پرورش پا سکے اور خوراک
باربرداری کی حیوانون کے اور خرچ کشتی وغیرہ کا اُسمین محسوب ہو سکے اور
اُس روپیہ کا سود جو اُسنے اُس کام مین لگایا ملجاوے — پرچونیا اُسے
مول لیکر اپنی کوٹھی مین رکھہ چھوڑتا ہی تا کہ گاہکون کے ہات فروخت
کرے اور وہ مستحق پانے اُس قدر مول کا ہی کہ اُسے خرچ دوکان کا اور

اور مزدوری اپنی محنت کے اور سود اپنی روپیہ کا اور وہ روپیہ جو اسنے اشیا
کشت کو دیا ہی وصول ہو جاوے — نان بائی بیوپاری سے آٹا خریدتا ہی اور اسکی
روٹی بیچتا ہی اور وہ روٹی کی اتنی قیمت لیتا ہی جتنے اسکو وہ زر جو اسنے
بیوپاری کو دیا ہی اور آٹے کو روٹی میں بدلنے میں خرچ کیا ہی اور کرایہ دوکان
کا حاصل ہو جاوے — اب جب ہم ایک روٹی مول لیتے ہیں تو ہم اُن سب مزدوروں
کی مزدوری دیتے ہیں جنکی محنت سے وہ تیار ہوتی ہی اور ان سب کی اجرت
روٹی کی قیمت میں سے بموجب ان اصول کے جو اوپر بیان ہو چکی ہیں ادا کیجاتی
ہی ہر قسم کے روپیہ کے لئے جو صرف ہوتا ہی بموجب خوف نقصان اور استعمال کثرت
کے سود دیا جاتا ہی — اس طور سے مختلف خرچ پیدا ہونے کے کم مقدار جنس کا کئی
حصوں میں منقسم ہو سکتا ہی —

سوالات

(۱) فرض کرو کہ تم ایک نئے ملک میں زمین مول لینی چاہتے ہو اب اسکا خرید نے سے پیشتر
تم کن باتوں کا لحاظ رکھو گے پیشتر تم کسی اور کونسے موقع کی زمین پسند کرو گے
(۲) اگر مقام زمین کا اچھا ہو تو کیا نقصان اسکی زرخیز نہ ہونے کا دور ہو سکتا ہی
(۳) اور اگر زمین زرخیز ہو تو کیا عوض اُس نقصان کا جو اسکو موقع خوب
نہ ہونے سے عاید ہوتا ہی ہو سکتا ہی —
(۴) کیا نقصان بڑے مقام پر ہونے زمین کا ممالک مختلفہ میں کسی طور سے
دور ہو گیا ہی اور اگر ہوا ہی تو کس طور سے —
(۵) فرنگستان کے کن ملکوں میں وسایل نقل کرنے اسباب کے ایک مقام سے
دوسرے کو بہت آسان کر دئے گئے ہیں —

(۶) وہ اصول بیان کرو جنکے بموجب رینٹ اور قیمت زمین کی نئی آباد کی ہوئی ملکوں مین بڑہتے ہین —

(۷) وہ طور بیان کرو جسّے دہقان بموجب رفاہیت غربی ممالک امریکا شمالی کا ہوا ہے —

(۸) کیا کسانین ایک گانو کی حق مین یہہ امر موجب فایدہ کا ہی یا نقصان کا کہ وہ تمام گلیون مین درخت لگاوین اور انکی نشستین ایسی تکلیف سے آراستہ کرین کہ آدمی کا دل انکی دیکہنے سے خوش ہو اپنے جواب کو مدلل بیان کرو

(۹) فرض کرو کہ ہر سال ایک کسان سو روپیہ فقط زیادہ شدنی رکہتے اور خوبصورت بنانے مین اپنے گہر کے صرف کرتا ہی تم بتلاو کہ آیا یہہ خرچ مناسب اور بیجا ہی یا نامناسب اور بیجا —

(۱۰) اگر کسانین ایک شہر کے اچہے مدرسے مقرر کرین اور ایک بڑا اور اچہا کتب خانہ جمع کرین اور ہر طرح کے وسیلے تربیت اور حصول علم کے مہیا کرین تو یہہ بندوبست اور خرچ انکی حق مین موجب فائدہ کا ہوگا یا نقصان کا — اپنے جواب کو مدلل بیان کرو —

(۱۱) اگر شہر والے اچہے وسایل درست کرنے اخلاق اور حاصل کرنی علم کے قائم کرین تو یہہ انکی حق مین موجب فائدہ کا ہی یا نقصان کا اور بیان کرو ان باتون کی ہونے سے زمین کی قیمت کم ہو جائیگی یا زیادہ

(۱۲) کسواسطے وہ زمین جو قلب شہر یا گانو مین واقع ہوتی ہی بہ نسبت اُس زمین کے جو شہر کے باہر ہوتی ہی زیادہ مول کو فروخت ہوتی ہی

(۱۳) یہہ بیان کرو کہ کتنے حصے ایک گز چیٹے کی قیمت کی ہوتی ہین اور کسکے ادا کرنیوالے

کرنے والے اُسّے کیونکر بہرہ ور ہوتے ہین —

(۴) مطلب سوال بالا کا ایک جوڑی جوتی کی پیدایش مین بیان کرو —

(۵) اوّل امریکا مین کیا چیز بنائی گئی ہی جسّے وسایل نقل کرنے اسباب کے آسان ہوگئے ہین —

(۶) اور بعض ملکون مین سے کہ وہ چیز جسکا ذکر سوال بالا مین ہی گذرتی ہی انکو اسکے ہونے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہین انکو بہ تصریح بیان کرو —

(۷) اگر زمیندار روپیہ خرچ کرکے سرکین اچھی بنوا دین تو اسے انکو فائدہ ہوگا یا نقصان —

حصہ چہارم

بیچ بیان خرچ کے

باب اوّل

در باب تعریف اور غرض خرچ کے

اب تک ہمنے بیان کیا ہی کہ کس طرح اشیا و رافع احتیاج پیدا ہوتے ہیں اور کس طور سے وہ لوگ جو انہیں پیدا کرتے ہیں انکا آپس میں تبادلہ کرتے ہیں اور کیونکر حصہ فائدہ کا جو ہر ایک پیدا کرنے والے کو ملنا واجب ہی انہیں مقسم ہوتا ہی — یہہ سب کام ایک اور مطلب کے لیے کیے جاتے ہیں —

ایک چیز جو قیمت رکھتی ہی واسطے استعمال کے بنائی جاتی ہی اور پیداوار کا مشغول ہونے کے وہ کسی کام کی نہیں رہتے — تمام امور مذکورہ بالا صرف واسطے خرچ کے کیے جاتے ہیں اور سبب خرچ کی بنا انکی بار بار کرنے کی ضرورت پڑتی ہی — خرچ کا فعل برعکس پیدا کرنے کے ہی — پیدا کرنا اس کام کا نام ہی جسے ہم کسی چیز کو قدر دیتے ہیں اور خرچ کے معنے ہیں غارت کرنا اس قدر کا جو بوسیلہ عمل اوّل کے حاصل ہوتی ہی — جب ہم لفظ غارت کرنے کا استعمال کرتے ہیں تو اسسے ہمارا یہہ مطلب نہیں ہوتا کہ اصل فی نفسہ غارت ہو جاتا ہی لیکن یہہ کہ وہ صورت اصل کی تبدیل ہو جاتی ہی جسمیں ایک خاص قدر تھی اور اسکی لئے در حقیقت وہ خاص قدر اسمیں نہیں رہتی مثلاً اگر ہم ایک لکڑی کا گٹھا جلا دیں تو طاقت گرمی پیدا کرنی کی جو لکڑی میں تھی اس عمل سے ہمیشہ کے واسطے غارت ہو جاتی ہی — اگر ایک روٹی کو کھا دیں یا اسے دریا میں ڈال دیں یا وہ اتفاقاً جل جاوے یا بسبب پرانی ہونے کے بگڑ جاوے تو ان سب حالتوں میں فائدہ جو اسکے

اُسکے نکلنے سے جاتا رہتا ہی اور ہم کہتے ہیں کہ روٹی خرچ میں آئی — بیان
مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہی کہ آیا دولت سے کچھ فائدہ نکلا ہو یا نہیں اسباب کے
خرچ میں کچھ فرق نہیں آتا کیونکہ دونوں حالتوں میں مفاد جو اُسمیں تھا جاتا رہتا
ہی یہہ ایک قاعدہ ہستی میں پایا جاتا ہی کہ ہم کسی قدر کو بدون غارت
کرنے دوسرے قدر کے پیدا نہیں کر سکتے اگر کوئی شخص کسی درخت کو کاٹکر
اُسکے تختے بنا دے تو وہ درخت ہونے کی قدر کو آئی سبب سے ہمیشہ کے لیے غارت
کر دیتا ہی کیونکہ اب درخت مذکور سے مسافروں کو سایہ نہیں پہنچ سکتا اور
اُسکے سیاح کی طبیعت کو فرحت نہیں ہو سکتی — اگر کوئی آدمی ایک گھوڑے
کو حلال کرکر اُسکا گوشت کسی کام میں لاوے تو اُس سے فائدہ باربرداری کا
جو اُس سے حاصل ہوتا تھا ہمیشہ کے لئے جاتا رہتا ہی — اگر ہم ایک سیب کو
کھا دیں تو ہمیشہ کے واسطے اُس فائدہ کو جو اُسمیں خوشبو کی کسی اور ذی روح
کو تھا غارت کر دینگے — یہاں سے معلوم ہوتا ہی کہ خرچ عموماً گویا ایک قسم کا معاوضہ
ہی جسمیں ہم ایک طرح کی قدر کو واسطے پیدا کرنے کسی اور قدر یا رفع کرنے
اپنی خواہش کی غارت کرتے ہیں جسکو رفع کرنے خواہش کو بہ نسبت اُس قدر کے
جو غارت کیجاتی ہی زیادہ سود مند اور مفید خیال کرتے ہیں — خرچ
کی دو قسمیں ہیں **اوّل** خرچ محنت یا اصل کا — اگر کوئی شخص ایک روپیہ کی
شیشم کی لکڑی خریدکے کسی نجار سے ایک میز بنوا دے اور اسکو دو روپیہ محنتانہ
دیوے تو وہ دو روپیہ کی محنت اور ایک روپیہ کی اصل میز کی بنوائی میں خرچ
کریگا — اگر بجای نجار سے بنوائی کی وہ میز کو اپنے ہات سے بنوا دے تو وہ اتنی ہی
اپنی محنت خرچ کریگا — چونکہ کسی آدمی کی خود اُسکا فہم دونوں حالتوں میں آیا وہ محنت

کرے یا بیکار رہے یکساں ہوتا ہی اسلیئے ہمارے بیچ میں ایکدن کی صرف ہونیکو
خرچ ہونا ایک دن کی محنت کا خیال کرنا چاہیئے — لوگوں کو ہر وقت خیال کرنے
اُس خوشی کا جو انہیں تعطیلوں سے حاصل ہوتی ہی یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر دسہ
جو انہیں گذرتا ہی خرچ ہونا انکی محنت کا ہی — اور فوائد خرچ کے بموجب مفاد
اُس نتیجے کے جو اُس سے نکلی اندازہ ہوسکتے ہیں — دُوم خرچ جزئی ہوتا ہی یا کلی —
کبھی کبھی یہہ ہوتا ہی کہ ہر وقت غارت ہونی ایک قدر کسی شی کے آگے اور
زیادہ فائدہ کی قدر اُسمیں باقی رہتی ہی اگر ایک چیز انڈیا ربر[*] کا بہت استعمال
میں آوے تو وہ قابل پھینکنے کے نرہیگا یہہ بھی اُس سے کیڑا بن سکتا ہی —
ایک کپڑے کا اگر کچھہ بسبب استعمال کے پھٹ جاوے اور اسکی قدر بیشتر
ہونے کی شبہے بعد بھی وہ نزدیک ایک کاغذی کے ایک بڑی قیمت رکھہ
سکتا ہی برخلاف اسکے چونکہ روٹی صرف ایک ہی قیمت رکھتی ہی اگر ہم اوسکو
کہا دیں تو اسکی قیمت غارت ہوجاویگی اور اس حال میں خرچ کلی واقع
ہوگا جبکہ یا ثروت آتشزدگی میں صرف ہوتی ہی اور عموماً جب ہم کچھہ چیز واسطے
اپنی خواہش کے رفع کرنے کے خرچ میں لاتے ہیں اسوقت میں یہی حال ہوتا ہی
بیان مذکورۂ الصدر سے فوائد خرچ کرنے ہر طرح کی قدر کی جو ایک چیز میں ہی
معلوم ہوتے ہیں — اسکے مفاد نہیں صرف کرنے کسی چیز کا واسطے رفع
کرنے احتیاج کی جب تک وہ احتیاج منجملہ ضروریات کے نہو دریافت ہوتا ہی
سوم خرچ با ارادہ ہوتا ہی یا بے ارادہ — با ارادہ خرچ وہ ہوتا ہی جسکو
ہم ارادتاً واسطے کسی مطلب کے کرتے ہیں اور بے ارادہ جو اتفاقاً وقوع میں

India Rubber

[*] انڈیا ربر

مین آتا ہی — ایک انبار لکڑیون کا بارادہ گرمی پونہچانے یا کسی چیز کے پکانے کی جلایا جاسکتا ہی برخلاف اسکے وہ اتفاقاً جلکر بالکل راکھہ ہوسکتا ہی — قدر لکڑی کی ان دونون حالتون مین غارت ہوجاتی ہی اور فرق فقط نتیجہ کا ہی علاوہ بیلے ارادہ خرچ کی ایک اور خرچ خودبخود بواعث قدرتی ہمیشہ وقوع مین آتا رہتا ہی — اگر قابل زوال اشیا کو مشغول نکرو اور بادوباران اور بورسیدے کے اختلاف موسم سے موثر ہونے دینے تو بالکل بیکار ہوجاوینگے اسحالت مین اسکی قدر اسی طور سے غارت ہوجاتی ہی جیسا کہ آگ مین جلنے سے ہوئی ہوتی — اگر بسبب بے پروائی اور غفلت کے ایک روٹی مین پھپوندی لگ جاوے تو اسکی قدر استعمال مین دیسی ہی خرچ ہوجاوے گی جیسا کہ نعمت ناد ہوجانے کے اگر وہ آگ مین گر پڑے اور جل جاوے — نباتات گلا جاتی ہین اور مادہ حیوانی سڑ جاتا ہی اور مکانات گھس جاتی ہین — اسطور سے جہان مین ہمیشہ خرچ ہوتا رہتا ہی اور اسکی قدر جو ہم پیدا کرتے ہین غارت ہوجاتی ہی اگر ہم انکی حفاظت ساتھہ احتیاط دائمی کے نکرین — وہ بے پروائی جو طفل مزاجی اور مجہولی سے وقوع مین آتی ہی واسطے مفلس کردینے کسی شخص کے کافی ہی اگرچہ ہوا سے اسمین بے پروائی کی اسمین کوئی عیب نہو دے —

چہارم خرچ جلد ہوتا ہی یا بتدریج — خرچ ہونا لکڑی کا بروقت جلایا جانے کے مثال خرچ جلد کی ہی اور صرف ہونا خبر کا بخصلے وسیلہ سے لکڑی کاٹی جاتی ہی یا صرف ہونا آگ کا جسے لکڑی جلتی ہی مثالین خرچ بتدریج کی ہین لیکن دونون صورتون مین خرچ بیشک وقوع مین آتا ہی اور اسی لئے اگر کوئی شخص اپنے خرچ کا صحیح حساب لگانا چاہے تو اسکو چاہیئے کہ وہ دونون طرح کی خرچ کو حساب مین

اوسے — اگر کوئی آدمی ایک مکان بنا کر اسمین بیس برس رہے تو بسبب اسکا
خرچ مندرج کی قیمت مکان کی کم ہو جاویگی اور اگر انجام عرصہ مذکور مین
شخص مذکور قیمت مکان کی برابر صرف اوسکی تیاری کے لگا دے تو وہ قیمت
وصلی اپنے ملک سے زیادہ طلب کریگا — یہی حال درباب اور اسباب اور ان
چیزون کے جو ہم استعمال مین لاتے ہین درست آتا ہی —

اس بات کے بیان کرنے کی چندان ضرورت نہین ہی کہ خرچ سالانہ آمدنی شخص کا
برابر حاصل جمع اون قیمتون کے ہی جو وہ اپنے کامون یا اپنے خاندان کیواسطے
خرچ کرتا ہی — اگر شخص مذکور برابر خرچ سالانہ کے پیدا کرے تو وہ قرضدار
ہو جاویگا برخلاف اسکی جتنا کہ اسکا خرچ سالانہ بہ نسبت پیدایش یا آمدنی
کے کم ہووے گا اتنا ہی وہ زیادہ زردار ہوتا جاویگا — یہانسے معلوم
ہوتا ہی کہ مطلب ہر ایک کفایت شعار آدمی کا یہہ ہوتا ہی کہ وہ بقیہ آمدنی اور
خرچ کو جتنا کہ ہوسکے زیادہ کرے یعنے جہانتک ہوسکے تھوڑا خرچ کرے اور بہت پیدا

بیان غرض خرچ کا

غرض جو خرچ سے ہوتی ہی آسانی معلوم ہوسکتی ہی — چونکہ خرچ غارت
ہونا کسی قدر کا ہی اسلئے وہ زوال کی قسم سے ہی اور یہی باعث ہی کہ ہم
کسو چیز بغیر از امید اسبابات کی نہین صرف کرتے ہین کہ کوئی زیادہ فائدہ
بہ نسبت اوسکے جو ہم غارت کرتے ہین حاصل ہووے — یہہ فائدہ دو طرحکا
ہوسکتا ہی — اول یہہ کہ ہم کسی قدر کو واسطے پیدا کرنے ایک اور زیادہ
فائدہ کی قدر کی خرچ کرتے ہین — دوم یہہ کہ ہم کسی قدر کو واسطے رفع
خواہش یعنے واسطے زیادہ کرنے آرام ذاتی کے خرچ کرین —

غرض خرچ کے

اوّل بیان خرچ کا واسطے زیادہ کرنے قدر کے — واسطے زیادہ کرنے
قدر کے ایک کسان بیج اور کہات اور محنت اور اوزار خرچ کرتا ہی تاکہ بہ
وساطت انکی وہ قابل پیدا کرنے ایک فصل کے ہووے — وصنکار
رُوئی اور محنت اور کلون اوزار اور چیزون کو واسطے بنانے کپڑے کے
خرچ کرتا ہی — ایک خیاط کپڑے اور تاگی اور سُوئیون اور محنت کو واسطے
بنانے ایک نئی پوشاک کے خرچ کرتا ہی — اسی طور سے مختلف پیشہ والے
ہر ایک قسم کا سرمایہ اور محنت واسطے پیدا کرنے کسی مفید یا آرام دہ یا
شاندار جنس کے خرچ کرتی ہین —

دُوم بیان اُس خرچ کا جو واسطے رفع خواہش کے ہوتا ہی — بعضی خواہشین
ہماری زندگی اور آرام اور تندرستی سے متعلق ہوتا ہین — منجملہ اِن خواہشوں
کے ناج اور کپڑا اور مکان اور مختلف آرام کی چیزین ہین جنسے گرمی گرما اور
سردی سرما کے اثر سے محفوظ رہ سکتے ہین — اور خواہشین صرف واسطے
حواس کی رضامندی کی ہوتی ہین اور اُنسے سوا اسکے اور کچھ فائدہ نہین
نکلتا — منجملہ اس طرح کی خواہشون کی خواہش رکہنے عمدہ چیزون خوراک
اور پوشاک اور ساز و یراق کی اور خواہش اُن وضع زندگی کی ہین جو رسم
رایج الوقت سے ہوتی ہی — سب طور خرچ کے بیان کرنے کی کچھہ ضرورت
نہین ہی اور عموماً قدر جو انہین صرف ہوتی ہی غارت ہو جاتی ہی اور فائدہ جو
اُسسے حاصل ہوتا ہی صرف رفع خواہش ہی — بلحاظ اُن دو
اقسام خرچ کے جنکا ہمنے ذکر کیا ہی یہہ بیان کرنا چاہیئے کہ وہ ایکدوسرے سے اکثر
ناموافق ہوتی ہین — اُس خرچ سے جو واسطے پیدا کرنے کسی چیز کی

کیا جاتا ہی اکثر خوشی حاصل نہین ہوتی — اُسکا عوض فائدہ ہی جو وسیلہ حاصل
کرنے خوشی کا کسی اور طور سے ہی — برخلاف اسکے اُس خرچ سے جو واسطے رفع
خواہش کے کیا جاتا ہی اکثر قدر بالکل غارت ہو جاتی ہی —
اُس سے کچھہ فائدہ نہین ہوتا ہی لیکن خوشی حاصل ہوتی ہی — سو روپیے اُس
شخص کے جو اُنکو کسی مفید کام مین لگاتا ہے ایک یا دو سال مین دو چند ہو سکتے
ہین اور جلدی اُس قدر زیادہ ہو سکتے ہین کہ اُنسے سو روپیہ سالانہ حاصل
ہووے — لیکن وہ شخص جو سو روپیہ ضیافت یا کسی اور خوشی کے کام مین
صرف کرتا ہی اُتنی نذر کو ہمیشہ کے لئے غارت کرتا ہی اور کبھی اُنکو پھر نہین
حاصل کر سکتا — نظر برین جب ہم شک مین ہوتے ہین کہ کس طور سے خرچ کرنا
روپیہ کا فرض مصلحت اور دانائی ہی تو اُس وقت بہتر ہی کہ نتایج کو جو ان
مختلف اقسام کی خرچ سے وقوع مین آتی ہین متوجہ اور بغور تمام دیکھین —
اسی سے دلیل اس بات کی معلوم ہو جاتی ہی کہ کیون ایام جوانی مین محنت
اور کفایت شعاری اور اپنی اوپر جبر کرنے سے لوگ ضرور دولتمند ہو جاتے
ہین اور کیون عادت رفع خواہش نفسانی موجب مفلسی اور خفاریت کا ہوتی ہی
— اُس شخص کو جو عادت در خرچی اور اُس فضول خرچی مین خوش ہوتا ہی جو
بسبب اوضاع رایج الوقت کے ظہور مین آتی ہی ضرورت کسی الہام کے واسطے
بیشتر سے بتلانے نتایج اوسکے چلن کے نہین کیونکہ نتایج مذکور اوسکی عادت
سے ہی عیان ہین

سوالات

(۱) مختلف مثالین خرچ کی بیان کرو — اپنی خرچ ذاتی ایک روز کی بتلاؤ —

سوالات

(۲) کوئی ایسی مثال تمکو معلوم ہی جسمین بغیر از خرچ محنت اور سرمایہ کے پیدا ہونا کسی شئی کا ممکن ہو۔

(۳) اس قاعدہ سے کونسی کارآمدنی بات ہمکو نکالنی چاہئے۔

(۴) کیا علم انتظام مدن مین درمیان خرچ ہونے ایک [illegible] سرمایہ اور صرف ہونے ایک روپیہ کی محنت کی کچھ فرق ہے۔

(۵) بموجب بیان سوال پیشتر کے کیا وہ شخص جو [illegible]

(۶) کیا دنیا مین اس قسم کا نقصان بہت ہوتا ہی۔

(۷) کیا قالین شوقی کی استعمال کرنے سے کفایت ہوتی ہی اور کیا [illegible]

(۸) کیون لاپروائی سے آدمی [illegible] کام کرنے [illegible]

(۹) [illegible]

(۱۰) [illegible] بات دیکھی ہی کہ وہ شخص جو آج کا کام کل پر ٹالتا ہی [illegible] اور مفلس ہوتا ہی اور یہہ بات کیون ہوتی ہی۔

(۱۱) اپنی طبیعت سے مثالین دو جسمین واسطے [illegible] پیدا کرنے کے خرچ واقع ہوا ہو۔

(۱۲) اپنی تجربہ سے مثالین خرچ کی جو واسطے رفع خواہش کے کیا جاتا ہی [illegible]

(۱۳) تشریح مثالین مذکورہ جواب بالا مین سے کونسی [illegible] ہین اور کونسی برخلاف اسکے۔

(۱۴) دس [illegible] عرصہ مین زید اور بکر کے حالتون مین کیا فرق ہوگا۔ زید نوسو روپیہ سالانہ [illegible] اور تماشہ کا ہونا اور تفنن طبع مین وغیرہ صرف کرتا ہی اور بکر اتنا ہی روپیہ [illegible] کاروبار مین اسطور سے لگاتا ہی کہ اصل [illegible]

ایک سال کے واسطے اگلے سال مین پندرہ روپیہ فی صدی حاصل ہوتا ہی —

باب دوم

بیچ بیان مختلف اقسام خرچ کے

خرچ دو قسم کا ہوتا ہی — خرچ ذاتی ہر ایک شخص اور خرچ تمام قوم کا — ہر ایک شخص کی خرچ ذاتی کی دو قسمین ہین اوّل واسطے دوبارہ پیدایش کے اور دوم واسطے رفع خواہش ذاتی کے — نظر برین یہہ باب تین فصلون مین منقسم کیا جاتا ہے اور انمین یہہ تینون باتین بیان ہووینگی

فصل اوّل دربابِ خرچ ذاتی کے جو واسطے دوبارہ پیدایش کے کیا جاتا ہی —

جس صورت مین مطلب خرچ کرنے والے کا یہہ ہوتا ہی کہ سرمایہ کسی مختلف شکل مین بدلکے جس مین خرچ کیا گیا اصل ہوتی ہی دوبارہ پیدا ہووے — اگر بغیر صرف کرنے کسی چیز کے پیدایش ممکن ہوتی تو وہ بہت خوب ہوتا لیکن یہہ برخلاف قاعدہ ہستی کے ہی — خرچ ہونا سرمایہ کا واسطے دوبارہ پیدا ہونے کے ضرور ہی لیکن اگر آدمی عقلمند ہو تو وہ جتنا اوس سے بہت کم خرچ کریگا — پیدایش عوض اس خرچ کا ہوتا ہی اور پیدا کرنے والا یہہ عقل سے ممتاز ہو تو وہ پیدایش مذکور جہانتک کہ ممکن ہی زیادہ کریگا — فایدہ جو اوسکو حاصل ہوتا ہی برابر فرق کے ہی جو درمیان خرچ اور پیدایش کے ہو اور جتنا زیادہ کہ یہہ فرق ہوگا وتنا ہی زیادہ اوسکا فایدہ ہوگا — نظر برین قاعدہ بموجب جسکی اوسکو عمل کرنا لازم

مختلف اقسام خرچ کے

لازم ہی یہہ ہی کہ اوسکو چاہئیے کہ حتے الوسع بہت مقدار پیداوار کی بوسیلہ
خرچ کرنے اپنے کم قدر کے جتنا کہ ممکن ہو پیدا کرے — پیدا کرنیوالی کی
خرچ دو قسم کی ہین یعنے خرچ سرمایہ اور خرچ محنت و کرنے سے سرمایہ — یہہ ہی
مین وہ اصول بموجب جنکے ہمکو اس قسم کے خرچ ہمکو کرنا چاہئیے
— اول خرچ سرمایہ اتنا کم ہونا چاہئیے جتنا کہ کسی مطلوب پیدا
ہو سکتا ہو — فرض کرو کہ ایک چمار کی عادت ہی کہ وہ چمڑے کو ایسی بیجا
پروائی سے تراشتا ہی کہ اسمین ایک جوڑہ جوتی کی بڑا چمڑا ضایع ہوتا ہی
تو وہ کبہی دولتمند نہین ہوگا — ایک کسان جو بروقت بونے ضرورت آٹھ
من بیج کی دس من صرف کرتا ہی اور دس من سے اتنا ہی کام نکلتا ہی جتنا کہ آٹھ
من سے تو گویا کہ وہ نصف بیج کو مفت برباد دیتا ہی — ولایت چین مین بیج
بجائے کہولے ہوئے پہینکنے کے ایک ایک کرکے بوتے ہین اور یہہ بات دریافت
کی گئی ہی کہ جو غلہ اس ترکیب سے بچتا ہی تمام رعایا اس ملک بزرگ کی خوراک کے
واسطے اکتفا کرتا ہی — دوم واسطے پیدا کرنے جنس مطلوبہ کے
سرمایہ ادنی قیمت کا صرف کرنا چاہئیے جتنی کی ضرورت ہو — اسلئے اسمین
ہر ایک شخص کا فائدہ ہی کہ وہ اوس طور کو دریافت کرے جسمین مطلب بآکثر حصہ
حاصل ہو سکتا ہو اور کم سے کم قیمت کا سرمایہ خرچ ہووے — ایک سوداگر
پیشتر اسکی کہ وہ ولایت بیگانہ سے اپنے ملک مین کوئی چیز لاوے یہہ خیال
کرتا ہی کہ اسکو کونسی چیز اپنے ملک مین سے باہر لیجانی چاہئیے تاکہ جنس بیگانہ
ملک کی بہت سستی مل سکے — اور ایک دستکار کو اگر وہ بہ عقلی سے کہتا
ابجا تمین تمام ترقی علوم و فنون سے مطلع رہنا چاہئیے تاکہ وہ اس وسیلہ سے بہت زیادہ

خرچ سرمایہ

کرسکے کہ بعوض کسی مہنگی چیز کی کونسی سستی جنس کے استعمال کرنے سے اوسکی مطلب
برآری بعینہٖ پیدا ہوتی ہی احتیاس خطا وبہ ہوسکتی ہی — اکثر اوقات لوگ بوسیلہ دریافت
ہونے ایک سستی رنگ یا استعمال مین لانے کسی سستی سرمایہ کی عوض اسکی جو قیمتی
مستعمل ہوتا تھا دولتمند اور صاحب زر ہوگئے ہین بعلاوہ ہر ایک فائدہ سے جو کسی شئی
بیکار مین ہو اچھی طرح اوس سے متمتع ہونا چاہیے — مثلاً تیل نکال لینے کے کولو مین تخم
سنان جس سے السی کا روغن حاصل ہوتا ہی عمدہ خوراک مویشی کی ہی —
علی ہذا القیاس بعد نکال لینے اجزا سے شیرینی کے چقندر مین سے بقیہ یعنی فضلہ بھی
اوسی کام آتا ہی — ایندھن کی جگہ وہ چھال جلانے مین آتی ہی جسمین سے پہلے کسان
مشی واسطے دباغت چمڑے کے نکال لیتے ہین گنگلیون کے بنانی ہین
ضایع ہوتا کسی قدر کا اجزا سے سنگ مین سے خوب واضح ہوتا ہی اول اچھے کارخانہ
مین جہان کہ کنگھیان بنائی جاتی ہین ہر ایک جز شاخ حیوانات کا یعنی مغز اور جسم
لوک اور [illegible] اور لیس کسی قدر کسی فائدہ کے کام مین لگایا جاتا ہی اور تلف
ہونے [illegible] پہنچے نہین پاتا اگر قدرین کسی شئی کا خرچ کیا
تو چاہیے کہ ہر ایک [illegible] کو اوسکی صرف کرنا [illegible] جس کا [illegible] سے ممکن ہو
اوسکی حصول مین کوتاہی [illegible] — مثلاً [illegible] کے چلانی مین بہت حرارت کا
ہونا ضروری ہی مگر اوس مین [illegible] صرف ہوتا ہی اور [illegible]
اتی کہ [illegible] خرچ سی یہ مطلب کلی حاصل ہووے اور جب حرارت کثرت سے پیدا
ہو تب لازم ہی کہ اوس سی جسقدر کام نکل سکتا ہو اونا نکالین — ہر ایک شخص نے
سنگ کے شعلہ کو دیکھکر دریافت کرلیا ہوگا کہ بہت سی حرارت جو وہان پیدا ہوتی ہی
بالکل ضایع و بیکار جاتی ہی — بعضے لوہے کے اشیا بنانی مین ایک بڑی اصلاح

جسکا منشا کفایت شعاری نہی عمل مین آتی ہی اور حرارت جو سینہ بیکار جاتی تہی اب ہوا اسکے گرم کرنے کے لئے جو بہٹی کے ہو نکنی مین کام آتی ہی صرف کیجاتی ہی — اس حکمت سے بچاو ایندہن کے خرچ کا ہو جاتا ہی۔ ذکر خرچ محنت — چونکہ محنت کے صرف ہونے مین خرچ قدر ہوتا ہی جیسا کہ سرمایہ کے صرف ہونے مین اس لئے از روی کفایت شعاری محنت بہی اتنی ہی صرف کرلی چاہئے جتنی مین ہمارا مطلب براری بخوبی تمام ہو سکتی ہو — اول ہمکو لازم ہی کہ جتنی محنت کی ضرورت ہو اسکا زیادہ نہین صرف کرین — بسبب بہت ہونے محنتون کے ہر ایک شخص کو طرف سستی کی رغبت ہوگی اور جسوقت کہ آدمی کو کہانے کمانے کی فرصت ہوگی تو عجب نہین کہ اور لوگ بہی اپنے وقت کو اسکی سستی مین صرف کردین —

دوم اس مقدار سے جسکی ضرورت ہی کم محنت نہین خرچ کرلی چاہئے جب بسبب نہونے بہت سی محنتون کے ایک ہی مزدور مختلف قسم کے کام کرتا ہی تب فوائد جو تقسیم محنت سے حاصل ہوتے ہین جاتے رہتے ہین اور ہم نقصان بیجا انتظامی اور برہمی کار کی اوٹہاتی ہین —

سوم ہمکو چاہئے کہ ویسی ہی قیمت کے محنت صرف کرین جتنی احتیاج ہی — کسی بڑے کام کو فرض کرلو تو معلوم ہوگا کہ بعضے حصون کار مذکور کی کرنے مین زیادہ عقل اور توجہ بہ نسبت اوروں کے درکار ہوتی ہی — بعض حصے ایسے ہوتے ہین کہ ان مین پانچ روپیہ روزینہ کے مزدورون کا کام ہوتا ہی اور بعضون مین آٹھ آنے

کفایت محنت کی
۱۹۔ زیادہ نہیں ـ خیال رکھنا اس بات کا بڑے کارخانہ میں بڑا فائدہ بخش ہی کہ
مزدوروں کو اس طرح جیسے کام پر معین کیا جانا چاہیئے کہ کوئی اُن میں سے زیادہ
مزدوری بہ نسبت اسکی جسقدر قیمت کی محنت وہ حقیقت میں کرتا ہی نہ پاوے ـ لیکن یہہ
بات بیان کرنی چاہیئے کہ ایک غلطی خلاف قسم کے واقع ہوسکتی ہی اور کم بہت
سستی محنت کو استعمال کرنا موجب اُسی قدر نقصان کا ہی جیسا کہ بہت مہنگی کا ـ
ایک صورت میں تو ہمکو بسبب زیادہ اُجرت دینے کے بہ نسبت کہ ضرورت ہی
نقصان ہوتا ہی اور صورت ثانی میں ہمارا مصالح بسبب ناکارے کاریگر نوکر
رکھنی کی خراب ہوتا ہی جو تیسے جتنی دیر کے واسطے ہمنے مزدور کو اُجرت دی ہی
لازم ہی کہ اُتنے اُس سارے وقت میں کام لیویں کیونکہ جو آدمی مزدور کے وقت کو
اپنے کام کے کروانے میں صرف ہونے کے لئے روپیہ خرچ کرتا ہی اسکو وہ وقت
اپنے روپیہ کے برابر عزیز ہوتا ہی اگر مزدور اُس وقت کو ضایع کرے اور کام
مفوضہ انجام نہ دیوے تو درحقیقت جو روپیہ کہ اہل سرمایہ نے اُجرت میں دیا
ہی ضایع ہوتا ہی اور روپیہ کے ضایع ہونے سے کوئی آدمی کبھی دولتمند نہیں ہوتا ـ
تاکہ مزدور سارے وقت میں محنت کرے چند باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے اور
منجملہ انکی یہہ ہیں جو آدمی مزدور نوکر رکھتا ہی اُسے چاہیئے کہ وہ اپنے کام کا خود
منصرم ہو کیونکہ کوئی آدمی ہمارے کام کو اُس دل سے اور درد سے انجام نہیں دلواتا ہی
جیسا کہ ہم اپنے آپ اور اگر ایسا ہو سکے یعنے اہل کارخانہ اپنے آپ منصرم اور داروغہ
نہ بن سکے تو اُسے لازم ہی کہ وہ اپنے کارخانہ میں ایسا بندوبست کرے اور
ایسے آدمیوں کی ذمہ واری اور جوابدہی میں اپنی کار کو تفویض کرے جو بوجہ
واقع ہونے کسی قصور کی کسی طرف سے صاحب کارخانہ یا کسی اور افسر کو اُسے مطلع

کرتے ہیں تاکہ وہ اسکا فی الفور تدارک کر دیوے — بسبب انتظام اور بند وبست کے
بہت وقت بچتا ہی — جب ایک مزدور کو دوسرے کے واسطے انتظار کھینچنا پڑتا ہی
تو بہت وقت ضایع ہوتا ہی واجب ہی کہ وہ آلات جنسے کام لیا جاتا ہی تیز اور صاف
اور اچھی حالت میں رکھی جاویں تاکہ مزدوروں کو کوئی عذر انکی خراب ہونیکا حیلہ
بہانہ جیسے وہ پڑے و بیکار رہنے میں نہ رہے —
ضرورت ان اصول پر عمل کرنے کی صاف عیاں ہی حاجت بیان نہیں — بازار میں ایک قسم کی
اشیاء جب وہ سب صفات میں برابر ہوں ایک ہی مول کو فروخت ہوتے ہیں —
کوئی آدمی یہہ امید نہیں کر سکتا کہ وہ بازار میں اپنی جنس کے واسطے جو اسکے
ہمسایہ کی جنس سے کسی نوع سے بہتر نہیں ہی زیادہ مول بہ نسبت اسکے جو اسکے
ہمسایہ کو ملتا ہی حاصل کر سکیگا — وہ کسی طور سے زیادہ فائدہ نہیں حاصل کر سکتا
الا اسکے کہ وہ ایسا بند وبست کرے کہ اسکی اجناس کم قیمت کو تیار ہوویں البتہ
اس حال میں وہ نسبت اپنی ہمسایہ کے بہت فائدہ حاصل کر سکیگا — اگر دو سوداگر
ہوں اور وہ دونوں ایک کپڑا فی گز آٹھ آنہ کو بیچتے ہوں لیکن ایک ان میں کا بسبب
اچھے انتظام او بند وبست اپنے کارخانہ کے فی گز ایک آنہ کم لاگت کو کپڑا تیار کرواتا
ہو تو ظاہر ہی کہ اسے فی گز ایک آنہ زیادہ فائدہ ہوگا اور اسلئے چند سال میں
دونوں سوداگروں کی سرمایہ میں بہت فرق واقع ہو جاویگا — ہر کار اور ہر
پیشہ میں یہہ اصل ایک ہی طور پر عمل کرتی ہی — دولت جیسا کہ بعضے آدمی تصور
تصور کرتے ہیں کچھہ بسبب مفید منصوبوں تجارت اور بڑے بڑے عزموں کے
نہیں حاصل ہوتی بلکہ بسبب ہر روز کفایت شعار اور محنتی ہونے کی اور اچھا انتظام
رکھنے کی — جو آدمی کہ ان وسیلوں سے دولت حاصل کرنی چاہے گا وہ آخرکار

اخرکار امیر اور صاحب دل ہوجاوے گا لیکن جو انکی علاوہ کسی اور چیز پر اعتماد کرے گا انجام مین دیوالا نکالنے لگا ـــ

سوالات

(۱) اس قاعدہ کو کسانون اور دستکارون وغیرہ کے مثالون مین بخوبی اور بہ توضیح بیان کرو کہ جہان تک ہوسکے نہایت تھوڑے خرچ سے بہت بڑی مقدار پیداواری کے تیار کرنی چاہیئے ـــ

(۲) اسباب کی وہ مثالین جو تمہین معلوم ہین بیان کرو کہ بسبب نوکر رکھنے کچھ کاریگرون کے بہت مصالح خراب ہوتا ہی ـــ

(۳) کوئی مثال تم ایسے دو جسّے یہہ معلوم ہوجاوے کہ بسبب سستے مصالح کے استعمال کرنے کی قیمت اشیا کی سستی ہوجاتی ہی ـــ

(۴) یہہ مذکور ہی کہ بنولون مین سے بہت اچھا تیل نکالا جاسکتا ہی اگر فی الحقیقت بنولون کو اسکام مین صرف کرین تو اسے روئی بونے والون اور اسے خرچ والون کے حالت پر کیا اثر ہوگا ـــ

(۵) مثالین اچھی اور بڑی بندوبست کیبیچ استعمال جزدی قیمت کے اشیا کے بیان کرو ـــ

(۶) تمنے کبھی نتیجہ نوکر رکھنے زیادہ مزدورون کا بہ نسبت کہ انکی احتیاج واسطے ایک کے انجام دینے کے ہی دیکھا ہی اور اگر دیکھا ہی تو اسے بیان کرو ـــ

(۷) تمنے کبھی نتیجہ تھوڑے مزدورون سے بہت کام لینے مین نکلتا ہی دیکھا ہی اور اگر دیکھا ہی تو اسے بیان کرو ـــ

(۸) فرض کرو کہ اچھے اور بیحد اجرت کا کاریگرون سے آسان محنت کروائی جاوے

سوالات

تو واسطے ان اشیاء کے قیمت پر جو انکی محنت سے تیار کردہ ای جاوین کیا اثر ہوگا

(۹) اس مثل کے کیا معنے ہین کہ مالک کے آنکھہ تلے گھوڑا موٹا ہو —

(۱۰) ایک کارخانہ مین اچھے اوزار آلات کے موجود رکھنے سے کیا نتیجہ نکلتا ہی —

(۱۱) کس طور سے تم امید کرسکتے ہو کہ تم دولتمند ہو جاوگے —

فصل دوم درباب خرچ ذاتی کسی شخص کے جو واسطے حصول آسائش اور آرام نفسانی کے کیا جاوے

اس صورت مین مقصود خرچ سے پیدا کرنا قدر کا نہین ہوتا بلکہ رفع کرنا خواہشات نفسانی کا ہر آدمی خواہ امیر ہو یا غریب بعضی خواہشون اور احتیاجون کے رفع کرنے مین ساعی رہتا ہی اور جنکی رفع کرنے مین مال صرف ہوتا ہی اسی وجہ سے ہر آدمی کو خواہ وہ امیر ہو یا غریب کفایت شعار ہونا چاہیئے غرض کفایت سے یہان یہہ ہی کہ جہان تک ممکن ہو اپنی خواہشون کو تھوڑے خرچ سے رفع کرنا اور اصول جسکا یہان لحاظ رکھنا چاہیئے بعینہ ویسی ہی ہین جیسے کہ پہلے بیان ہوئی ہین — لیکن یہہ بیان کردینا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ادنا ہدایتون مین جو آگے بہ تفصیل مذکور ہین یہہ تسلیم کرلیا ہی کہ ایک آدمی ارادہ لیکر کرنے اپنی اوقات کا طریقہ دیانت سے رکھتا ہی یعنے اسکا قصد ہی کہ آمدنی سے زیادہ صرف نکرے یا جسقدر مال اُس پاس ہی اُسی پر گذارہ کرے نہ یہہ کہ اپنی ہمسایہ سے کل زر — یہہ تسلیم رکھا گیا ہی کہ وہ اپنے پیشہ کے فوائد سے کما حقہ واقف ہی اور یہہ جانتا ہی کہ واسطے خرچ اپنی ذات اور عیال اور اطفال کی وہ از راہ دیانت کسقدر خرچ کرسکتا ہی — جس صورت مین کہ یہہ سب باتین تسلیم کرلی گئی ہوئی ہین تو اسکا ہم کفایت شعاری کا یہہ ہی کہ ایسے طریق کی ہدایت کرے جس سے بیا بجت مثلا

سلامت روی کے مصارف سے اوسکو کمال آسایش اور فراغ خاطر حاصل ہووے
جن لوگون کی نزدیک یہہ باتین قابل یاد رکہنے کے ہین اونکی حق مین بیان ذیل بموجب
فائدہ کا ہوگا — اوّل وہ چیز کبہی نہین خریدنی چاہئے
جسکی احتیاج نہو چونکہ ہمارا مطلب رفع کرنا خواہشون کا ہی تو وہ چیز ہم کیون خریدین
جسکی ہمین احتیاج نہین ہی — ایک چیز کتنی ہی خوبصورت یا کتنی ہی کم قیمت ہو لیکن
اگر اوسکی ہمین ضرورت نہین ہی تو یہہ مناسب ہی کہ ہم اوسے ہرگز نہین خریدین
اور اوسے کسی اور کی واسطے جسکو اوسکی احتیاج ہو چہوڑ دین —
دوم ہمکو چاہئے کہ کوئی چیز مقدار احتیاج سے زیادہ نہ خریدین کیونکہ اگر زیادہ
خریدینگی تو وہ محض بیکار رہوگی اور اتنا مال مفت ضایع ہو جاویگا — علاوہ
اسکی جب کوئی چیز افراط سے خریدی جاتی ہی تو ہم اوسی کفایت خرچ نہین کرتے
اور اسی سبب سے بہت خرچ فضول واقع ہوتا ہی — مگر خلاف اسکی بیدلی واجبی کی
کفایت مین ہی کام بگڑ جاتا ہی — جو آدمی چار گرہ کپڑے کی کفایت کے واسطے اپنا
انگرکہا خراب کرتا ہی وہ اوسیقدر بیوقوف ہی جتنا کہ وہ شخص جو چار گرہ زیادہ
خرید لیتا ہی اور ضایع کرتا ہی — سوم جو چیز خریدی جاوے
اوسکی سب قدر و نکو بالکل مستعمل کرنا چاہئے — یہہ ممکن ہی کہ جب ایک قدر کسی
چیز کی خرچ ہو جاوے تو اوسمین دوسری باقی رہی اور اگر اوسکو ضایع نہونی دیوین
تو اوسسے فائدہ ہوگا اور اس طور پر عمل کرنے سے بہت مال بچتا ہی — ہر سال
بہت مال بسبب غفلت اور بے پروائی کی خراب اور ضایع ہو جاتا ہی — شالی کپڑون
مین کیڑا لگ جاتا ہی اور روٹیون مین پہپوندی لگ جاتی ہی اور گوشت سڑ جاتا ہی اور
ادہا شیشہ مین بیفائدہ کا رہنا صرف ہو جاتا ہی — اسطرح پایا جاتا ہی کہ اکثر گہرونمین

بہت حصہ ان قدردان اجناس کا جو خریدی جاتی ہین ایسی بیکار طور سے صرف
ہوتا ہی کہ کسی ایک فرد کو بھی اُس سے فائدہ نہین ہوتا اور کسی کو خاک بھی اُس سے
آرام اور آسایش نہین حاصل ہوتی — واسطے آرام
اور آسایش کے بخوبی فادر ہونے کی لازم ہی کہ آلات گہر کے اچھے ہون کیونکہ انکی
اچھا ہونے سے تہوڑے خرچ اسباب اور محنت سے بہت آرام اور آسایش بدست
رس ہو جاتی ہی — سرد دالانون مین موجود رکہنا اچھے انگیٹھیون کا جنمین تہوڑا
ایندہن جلے منجملہ مقتضیات اچھے بند و بست اور کفایت شعاری کے ہی —
وہ اصول جنکی بموجب محنت مین کفایت شعاری کیجاتی ہی بعینہ ویسی ہین جیسے کہ اوپر
بیان ہوئے، الا یہہ بات بیان کرنی ضرور معلوم ہوتی ہی کہ سرانجام دہی امور
خانگی اور اوس کار خانجات مین یہہ لحاظ رکہنا چاہئے کہ جتنی محنت کی ضرورت ہو
اتنی ہی کا استعمال کرین اور ایک ذرہ بھی زیادہ نہ صرف کرین — اور کہ ویسی
قسم کی محنت کو مستعمل کرین جیسی کی ضرورت ہمارے کام کو بخوبی انجام دلوانی کے
واسطے ہو — کفایت اخراجات خانگی مین منحصر ہی اوپر دانائی اور اچھے
انتظام اہل خانہ یا منصرم امور خانگی کی — انتظام امور خانگی کا اکثر گہر والے
یا اہل خانہ کی ذمہ داری مین ہوتا ہی — اُسکا یہہ فرض ہی کہ وہ ہوشیار رہے
یہہ بات دیکہتی ہی کہ گہر مین کوئی چیز خراب نہونے پاوے اور ہر چیز مناسب
کام مین صرف ہو اور کہ ہر فرد ونوکر سے اُسکی محنت کے سارے وقت مین کام لیا
جاوے اور وہ ذرا بھی بیکار نرہے — اہل خانہ کو اس امر سے مطلع ہونا چاہئے
کہ ہر کام گہر کا کسکے انجام دینا ہی اور کہ وہ کیونکر کیا جاویگا — اگر وہ آپ گہر کے کام
انجام دلوانی مین تندہی نکرے تو کون غیر اسکے کام کو کریگا — اگر وہ بے پروا رہے

رہے اور طفولیت کو سکار فرما دے اور اہتمام امور خانگی کا اپنے ذمہ نہ لیوے تو اسکی گھر میں بے بندوبستی بدرجہ کمال ظہور پکڑے گی اور کوئی گھر کا آدمی بھی آرام اوقات بسر نہیں کر سکے گا اور اسپر کمال خجالت اور بدنامی عائد ہوگی — نتیجے بے پروائی کا ایسے کاموں ظاہر ہی کیونکہ جب اخراجات بہت فضول ہوتے ہیں تب کتنی ہی آمدنی ہو وہ کفایت نہیں کرتی . اور آخرکار خواہشیں فضول خرچوں کے خواب خیال کو دور کر سکے اور انکو مدرسہ افلاس میں تربیت دیکر سبق کفایت شعاری کا سکھلاتے ہیں —

سوالات

(۱) کسواسطے ایک دولتمند آدمی کو کفایت شعار ہونا چاہیئے
(۲) کیا غریب آدمی بدون کفایت شعار ہونے کے کبھی دولتمند ہو سکتے ہیں —
(۳) کیا تم کبھی کوئی چیز فقط اسواسطے خریدتے ہو کہ وہ سستی ملتی ہی اور تمہیں یاد ہی کہ ایسی چیزوں کی خریدنے کا کیا نتیجہ ہوا ہی —
(۴) واسطے اخراجات ذاتی کی تھوڑے تھوڑے اسباب کا خریدنا اچھا ہی یا بہت کا ایک دفعہ —
(۵) تم مثالیں ایسی دو جنسی معلوم ہو کہ اسباب خود بخود بسبب غفلت مالک کے خراب ہو جاتا ہی —
(۶) کیا کبھی تمہاری ذات کا اسباب اسطور پر نہیں ضایع ہو جاتا ہی —
(۷) اہل خانہ یا گھر کے مالک کی کیا فرایض ہیں —
(۸) واسطے انجام دینے گھر کے کاموں کی بہت آدمیوں کی مصروف کرنی میں کیا نقصان اور کیا تکلیفیں عائد ہوتی ہیں —

(۹) اگر اہل خانہ اپنے فرایض کو بدرستی نہ انجام دیوے اور غفلت مین رہے تو اُسکے کیا نقصان نکلتے ہین —

فصل سوم دربابِ اخراجات سرکاری

عدالتون کے کاروبار کے اجرا ہونے مین بہت خرچ ہوتا ہی — بادشاہ اور افسرون اور سپاہ اور منصفون اور اور ہر قسم کے عہدہ دارون کے واسطے انتظام کرنا چاہیے یعنے اونکو تنخواہین اور مواجب مناسب دینے چاہیئن — اگر سرکار اپنے دشمنون سے لڑے تو زر واسطے جمیع اخراجات لڑائی کے دینا چاہیے — ان سب باتون کے واسطے ہر سال روپیہ جمع ہونا چاہیے — اصول جنکے بموجب ان اخراجات کی کفایت کرنی چاہیے ویسی ہی ہین جیسا کہ اور صورتون مین — اگر سرکار روپیہ کو بیکار کام مین صرف کرے تو وہ ضایع ہوگا اور رعایا کی ملک مین احتیاج ہوگی — اور اگر وہ اُسے کسی فائدہ کے کام مین لگاوے تو اُسے نفع ہووے گا — خرچ کیا روپیہ کا گو وہ سرکار کی طرف سے ہو یا خواہ آدمیون کی طرف سے ہر دو صورت مین ایک نوع کا نقصان ہی اگر اسکے عوض مین ویسی ہی چیز حاصل نہ ہووے

اب ہم پہلی یہہ بیان کرینگے کہ محاصل کیونکر جمع کیے جاتے ہین اور بعد ازان یہہ کہ وہ کن کامون مین صرف ہوتے ہین — محاصل کبھی صریح اور کبھی غیر صریح تحصیل کیے جاتے ہین — محصول صریح وہ ہی جو بحساب فی صدی کے محصول ادا کرنے والون کی مال سے لے لیا جاتا ہی اور جو مقدار مین اتنا ہوتا ہے کہ اُسے بوقت تحصیل کیا جانے کے تقدیر چاہیئے کہ تحصیل ہوجاوے — ایسے حال مین سب آدمیون کا مال ایک نقشہ مین قلم بند ہو جاتا ہی اور ہر اسم کے

سامنے لکھا ہوتا ہی کہ اسکو اتنا محصول دینا ہی وہ افسر جو محصول تحصیل کرنے کے واسطے معین ہوتے ہین اُسے لوگونسے وصول کرکے خزانہ عامہ مین ارسال کرتے ہین — اس ترکیب محصول لینے مین کئی فائدے ہین اسحال مین ہر آدمی محصول بموجب اندازہ اپنے مال کے دیتا ہی اور نہ بموجب اپنے خرچ کے —

غیر صریح محصول وہ ہی جو لوگونسے نہین لیا جاتا بلکہ اُن اشیا پر لگایا جاتا ہی جو کسی ملک مین وارد ہوتے ہین — جہان یہہ طریق محصول لینے کا مروج ہوتا ہی وہان صاحب پرمٹ ہر کشتی کو جو غیر ملک سے آتے ہین روکتا ہی اور کسی چیز کو جسپر محصول لگتا ہی بدون لینے محصول یا اقرار نامہ کے کہ یہہ محصول اتنی مدت مین ادا کیا جاویگا جانے نہین دیتا جیسا کہ ہندوستان مین نمک اور روئی اور کپڑا بدون محصول دینے کے لین پرمٹ کے باہر نہین جا سکتے — انگلستان مین شراب انگوری اور چربی اور سن اور چاء پر محصول لگتا ہی اور یہہ چیزین ممالک غیر سے اس ولایت مین نہین آسکتی جب تک اُنکا محصول نہ ادا کیا جاوے اس محصول کو محصول پرمٹ کہتے ہین — لیکن اُن چیزون پر جو شہر مین تیار ہوتے ہین جیسا کہ دہلی مین شراب اور انگلستان مین اسپرٹ اور کاغذ اور شمعین اور صابن وغیرہ پر محصول لیا جاتا ہی اُسے زبان انگریزی مین اکسائز اور ہندی مین فقط محصول یا سایر کہتے ہین — یہہ سب محصول سوداگر یا دستکار دیتے ہین اور افسران پرمٹ اُسے تحصیل کرکے خزانہ سرکاری مین داخل کرتے ہین اور جہانسے وہ اخراجات سرکاری مین صرف ہوتا ہی — سوداگر اور دستکار ان محصولون کو معہ اپنے نفع کے قیمت اشیا مین بڑہا دیتے ہین اور درحقیقت وہ خریدارون اشیا محصولی کے

سکے جب خاص سے ادا کیا جاتا ہے — اسطرح ہر آدمی اُس شہر مین جہان محصول کا
رواج ہوتا ہی بوقت خریدنے اشیاء محصولی کے کچھہ کچھہ حصہ محصول کا ادا کرتے
ہین — اعتراض جو اسطور پر محصول لینے مین پیش کئی جاتے ہین سہہ ہین — اول تو
یہہ نہین معلوم ہوتا کہ انہون نے کتنا محصول ادا کیا ہی بہت کم آدمی بوقت اشیا
کے خریدنے کے یہہ خیال کرتے ہین کہ چونکہ ان چیزون پر محصول لیا جاتا ہی تو
انکی قیمت گران ہوگئی ہی اور کہ انکو فیصدی بہت روپیہ محصول مین دینا پڑتا ہی
— جسحال مین لوگ ان باتون سے واقف نہین تو وہ بے پروا ہو جاتے ہین
اور نہین خیال کرتے کہ اب سرکار خرچ بیجا اور بہت کرتی ہی یا بجا اور کم
— چونکہ محصول سیدہا آدمیون سے نہین لیا جاتا ہی بلکہ اجناس
سے تو جبتک کوئی آدمی اشیاء محصولی کو اپنے صرف کے واسطے مول نہین لیتا ہی
تک اسکو محصول نہین دینا پڑتا اور یہان یہہ بات پائی جاتی ہی کہ اگر ایک بڑا
امیر نسبت ایک غریب کے اشیاء محصولی کو زیادہ نہ خرچ کرے تو وہ دونون برابر محصول
دیتے ہین — اور یہہ امر خلاف مقتضیات اچھے اور مناسب اصول محصول
لینے کے معلوم ہوتا ہی کیونکہ انصاف مقتضی اسبات کا ہی کہ جسقدر آدمی بچاتا ہی
کہ سرکار اسکی حمایت اور حفاظت کرے اُتنا ہی لازم ہی کہ وہ محصول دیوے
یعنی کسی شخص کی جتنے مال کی سرکار حفاظت کرے اُسی اندازہ سے اسکو
محصول دینا چاہئے اور یہان سے امیرون کو زیادہ محصول دینا ضرور معلوم ہوتا
ہی اور اگر ہم کبھی خلاف قاعدہ بالا کے کام کرین تو چاہئے کہ اسمین غربا کا
فائدہ منظور ہو کیونکہ امیر آدمی بدون تکلیف کے بسہولت محصول ادا کر سکتے
ہین مگر خلاف اسکے غریبون کے حق مین بہت مصیبت ہوتی ہی کیونکہ اکثر اوقات اکثر

محصول کا انکی آسایش اور آرام کے وسیلوں کو گھٹا دیتا ہے —
فرض کرو کہ محصول تحصیل ہوگئی اب دریافت کرنا چاہئے کہ وہ کسطرح سے اور کن کاموں میں صرف کرنی چاہئیں — ہمیشہ یہہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ سرکار کے پاس کچھہ نہیں ہے اور اسکو کسی چیز پر دسترس نہیں — یہہ تمام روپیہ جو محصولوں میں جمع ہوتا ہی سرکار کا مال نہیں ہی بلکہ سارے ملک کا سرکار فقط اسکو خرچ کرنے کے واسطے مقرر ہوئی ہی مگر اسکو یہہ اختیار نہیں ہی کہ ایک کوڑی بھی آئین سے ایسے کام میں لگا دے جسّے ملک کا فایدہ متصور نہو — اول کچھہ حصہ اس روپیہ کا بیچ تقرری دفتروں اور کچہریوں دیوانی اور فوجداری اور ادا کرنے تنخواہ عمّال اور اہل عدالت کے صرف ہوتا ہی تہوڑا افسروں اور کچہریوں کا ضلعوں میں بہ ضرور ہی اور اسی لئے انکی تنخواہیں اور خرچ کے دینے میں دریغ نہیں کرنا چاہئے — اس بات میں سب کا فایدہ متصور ہی کہ صاحب استعداد اور متدین صاحبان عدالت مقرر ہووین اور اچھی تجویزیں اور منصفی ترویج پکڑ رکھی جاوے اور یہہ باتیں بدون بیش قیمت تنخواہ کے میسر نہیں ہو سکتیں دوم یہہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ہر آدمی کچھہ کچھہ تربیت پاوے اور واسطے سرکار کے بہتر ہے کہ اگر سرکار لوگوں سے روپیہ لیوے اور اسے ولایت کے لوگوں کی تعلیم میں صرف کرے جہاں سے وہ لیا گیا ہی تو یہہ امر بہت مناسب ہوا اور تحصیل ہونا اس روپیہ کا بموجب قانون سرکاری کے انسب معلوم ہوتا ہی —
سوم بعضے ملکوں میں مصارف جاری رکھنے مذہبی سعادت کے سرکاری محصولوں سے ادا کئے جاتے ہیں اور بعضے ملکوں میں لوگ اپنی خوشی سے اسکے لئے روپیہ دیتے ہیں

کلیسا انگلستان کا بیشتر اُس جایداد سے ہوتا ہی جو اسکے لئے معین ہی اور اُس مین
سرکار کا کچھہ تعلق نہین سوا اسکے اور بہی آمدنی قوانین کے سایہ حمایت
مین اسکے مصارف کے لئے ہین مگر ہر شخص کو اختیار ہی کہ کسی اور مذہبی امور کے
لئے اگر اسکا جی چاہے روپیہ صرف کرے — چہارم مصارف ان
کامون کا جنسے ملک بہتر ہوتا ہی لوگون سے دلوانا چاہئے مثلا خرچ تعمیر کرنے
سڑکون اور منارون اور اُن مکانون کا جہان روشنی کی جاتی ہی تا کہ مسافران
بحری کو معلوم ہو جاوے کہ یہان پہاڑ ہی اور یہان سے جہاز کو بچانا چاہئے لوگون کی
بجیت سے اُٹھتا ہی — ان چیزون سے خلق کو فائدہ ہوتا ہی اور اسلئے اسکو اُنکا صرف ادا
کرنا چاہئے پنجم مفلسون کی پرورش کا خرچ لوگون کے مال مین سے
ادا کیا جاتا ہی — بہت آدمی جب بوڑھے ہو جاتے ہین تو انکا کوئی ایسا لواحق
نہین رہتا کہ اُنکی پرورش کرے اسحال مین اگر کوئی انکی دستگیری نکرے تو وہ
مرجاوین لیکن جب تک انکی دستگیری سب لوگون کی مرضی پر چھوڑی جاوے تب
تک کوئی انکی پرورش نہین کریگا پس لازم آیا کہ سرکار اس امر مین مداخلت کرے
اور جب یہہ کار سرکار کے ذمہ ہوا تو اُسے چاہئے کہ بہت خبرداری کرے
تا کہ جو لوگ حقیقت مین مفلس ہین وہی اسطور سے پرورش پاوین اور اُسے
ایسا بندوبست کرنا چاہئے کہ محتاج جتنے الوسع محنت کرکر پرورش پاوین اگر
سرکار ان باتون کا لحاظ رکہیگی تو ضرور لوگون کے ذمہ سے خرچ مفلسون کی
پرورش کرنے کا بہت گھٹ جاویگا — ششم ایک اور بڑا صرف
جو لوگون کی مال مین سے کیا جاتا ہی لڑائیون کا ہی — یہان اسباب کا بیان کرنا ضرور
نہین کہ آیا لڑائیان بجا اور موافق احکام شرعی کے ہین یا نہین — لڑائیون مین حجت

مال ضایع اور برباد ہوتا ہی لیکن جب لڑائی واقعی شروع ہو جاوے تو کفایت شعاری اس امر کی مقتضی ہوتی ہی کہ اسکی واسطے سامان بہت مناسب اور درست طور سے تیار کیا جاوے — سلاح اور گولا بارود موافق احتیاج کے بہم کرنی چاہئیں اور اچھے موقع کے مقاموں پہ مورچہ بندی کرنی چاہئے اور سپاہ کو ایسی تربیت دینی چاہئے کہ وہ سامان جنگ کو بہت فائدہ سے استعمال کر سکیں اور دشمن کے گروہ میں بہت خونریزی اور غدر واقع —

سوالات

(۱) اس دعوے کو ثابت کرو کہ ایک آدمی اور سارے ملک یعنے سرکار کے خرچ میں بلحاظ اصل کے کچھہ فرق نہیں ہی —

(۲) فرض کرو کہ جس شہر میں تم رہتے ہو اُسمیں سے پچاس ہزار روپیہ کا محصول جمع کرنا ہی اب ہم سوال کرتے ہیں کہ یہہ امر کیونکر عمل میں آ سکتا ہی —

(۳) فرض کرو کہ نی سو روپیہ کے کہانڈ پچاس روپیہ محصول لینا ہی اب بتلاؤ کہ یہہ محصول کیونکر لیا جا سکتا ہی —

(۴) محاصل صریح اور غیر صریح میں کیا کیا فائدے اور کیا کیا نقصان ہیں —

(۵) ہم جب یہہ بات کہتے ہیں کہ سرکار کے قبضہ میں کچھہ چیز نہیں ہی اسسے ہماری کیا مُراد ہوتی ہی —

(۶) کسواسطے مصارف مدرسوں کی لوگوں کی مال سے ادا ہونے چاہئیں

(۷) کسواسطے اخراجات اُن مقاموں کے جہاز اسطے آگاہ کرنی جہازوں کی مقام خطر کے روشنی کیجاتی ہی سرکار کے ذمہ میں ہیں —

(۸) مفلسوں کی پرورش کرنیکا خرچ کس کی ذمہ ہونا چاہئے اور سرکار کو کسی مفلسوں کی پرورش کرنی ہی

صحیح نامہ اغلاط علم انتظام مدن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۵	مالک مال کا	مالک ہونی کا
ایضاً	ایضاً	صرف محنت کیا ہی	محنت صرف کی ہی
۶	۱۹	سے لیکن	لیں گی
۷	۹	[illegible]	مختلف
۳۲	۱۹	کیون سود ہین	کیون سود مند ہین
۶۴	۱۴	یا ڈ دو فٹ	یا د و فٹ
۶۷	۳	خود سالی	خرد سالی
۷۶	۱۹	فایدون جو	فایدون کی جو
۸۰	۶	مصرف	مصارف
۸۵	۱۸	ہوشیا کی سی	اشیا کی لی
۸۷	۱۰	اقتدا بہون	اقتدار بہو
۸۸	۱۲	خاص لوگو کی	خاص لوگون کی
۸۹	۷	صرف کرنے خواہش	صرف کرنے کی خواہش
۹۰	۵	لنکر کا ہون	لنکر کا ہون سکے
۹۳	۴	منظوری سے	منظور ہونی سے
۹۵	۲۰	درکار ہو	درکار ہون
۹۷	۶	[illegible] مین	مختصانہ مین [illegible]
۱۰۱	۱۰	اسی کلام کی	اسی کلام [illegible]
۱۰۲	۶	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۲	۱۳	ہوتی اور کری	ہوتی ہی اور کری
۱۱۳	۱۶	اسی در	اسی قدر
۱۲۶	۱۲	قرض دجاوی	قرض دیا جاوی
ایضاً	۱۴	ہوجاوی	ہوجاوی گا
۱۲۷	ایضاً	ہیہ رشخص	ہیہ شخص
۱۲۸	۱۷	درکاربین	درکار ہی
۱۳۲	۱۲	کرد اگر سکا	ادا کر سکا
ایضاً	۲۰	اول مقدور	اول حسب مقدور
۱۴۱	۱۳	در ب اب	دستیاب
۱۷۱	۹	اگر جمع	اکر جمع
۱۷۳	۱۳	اٹھایا ہی ہوجاتا ہی	اٹھاتا ہی
۱۸۰	۱	کاری اس	بکاری میں
ایضاً	۸	سکڑ ان سکتا ہی	[illegible]
ایضاً	۳	سکہ ہر در	کہ ہر [illegible]
۱۸۱	۳	اور قرق سط	اور قرق فقط
۱۸۲	۱۲	جتنا کہو سکی	جتنا کہ ہو سکی
۱۸۴	۱۰	متعلق دہی ہیں	متعلق ہوتی ہیں
۱۸۸	۵	سر ممتنع	سے ممتنع
۱۹۲	۱۲	خرچ والوں	خرچ لی والوں
۱۹۳	۳	نکا ی	نکلتا ہی
۱۹۴	۱۱	پہلی دو حصی	پہلی درجی
۱۹۴	۱۳	اکر کہ	اگر کہہ
۱۹۶	۴	کامون نظامرہی	[illegible]

ACC. No. ١٣٨٠

Date | No. | Date | No.

Maulana Azad Library
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.